پنجابی ورثہ اردو زبان میں برائے جماعت نہم و دہم

By : Abdul Hadi Saqib

Contents

دیباچہ 2

پنجاب کا مختصر تعارف 3

پنجابی مہینے 4

پنجابی صوفی شاعری – موضوعاتی 7

پنجابی مذہبی ادب (منتخب اقتباسات) 59

پنجابی لوک ادب (Punjabi Folk Literature) 68

پنجابی تہوار (Punjabi Festivals) 80

پنجابی ہیروز اور ہیروئنز (Punjabi Heroes and Heroines) 86

پنجابی سائنسی ادب (Punjabi Scientific Literature) – Udaan Magazine 91

پنجابی لوک کہاوتیں (Punjabi Folk Proverbs) 97

دیباچہ

پنجابی سے اردو ترجمہ اور فہم کا یہ منصوبہ اس غرض سے مرتب کیا گیا ہے کہ طلبہ کو **اردو زبان کے ذریعے پنجابی فلسفے اور لوک دانش** سے روشناس کرایا جائے۔ سادہ الفاظ میں، پنجابی شاعری، ادب اور لوک کہانیوں کے منتخب اقتباسات **شاہ مکھی رسم الخط** میں فراہم کیے جائیں گے۔ طلبہ سے یہ تقاضا ہوگا کہ وہ ان اقتباسات کا اردو میں ترجمہ کریں اور ساتھ یہ بھی واضح کریں کہ ان میں موجود **خیال، روح یا اخلاقی پیغام** کو روزمرہ زندگی میں کس طرح بروئے کار لایا جا سکتا ہے۔

پنجابی ادب کو متعارف کرانے کا طریقہ کسی الگ نصابی کتاب کی صورت میں نہیں ہوگا، بلکہ اسے **پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی منظور شدہ اردو کی کتاب کے ایک باقاعدہ باب** کے طور پر شامل کیا جائے گا۔ بظاہر یہ طریقہ کچھ غیر مانوس محسوس ہو سکتا ہے، مگر اس کے پیچھے ایک عملی حقیقت کارفرما ہے۔ موجودہ دور میں پنجاب کی نئی نسل کے لیے پنجابی زبان اب پہلی یا مادری زبان نہیں رہی، بلکہ یہ زیادہ تر دیہی علاقوں کے لوگوں اور بزرگ نسل تک محدود ہوتی جا رہی ہے۔

،نئی نسل کے لیے سب سے پہلا اور بنیادی کام یہ ہے کہ ان میں **پنجابی ادب کو پڑھنے اور سمجھنے کی دلچسپی** پیدا کی جائے خاص طور پر اس مرحلے پر جب وہ جوانی اور یونیورسٹی کی زندگی میں قدم رکھتے ہیں۔ میرا مقصد طلبہ سے شکوہ کرنا یا ان پر تنقید کرنا نہیں، جیسا کہ اکثر ماہرینِ تعلیم نصاب ترتیب دیتے وقت کرتے ہیں، جہاں طلبہ پر اتنا تعلیمی بوجھ ڈال دیا جاتا ہے کہ وہ کسی مضمون کو سمجھنے کے بجائے اسے محض **رٹنے کا عمل** بنا لیتے ہیں۔

:پنجابی سے اردو ترجمہ اور فہم کے اس حصے میں درج ذیل موضوعات شامل کیے جائیں گے

پنجابی صوفی شاعری
پنجابی لوک ادب
پنجابی لوک دانش
پنجابی زبان میں سائنسی ادب
پنجابی زبان میں سماجی علوم

پنجاب کا مختصر تعارف

برصغیر کا ایک تاریخی، زرعی اور ثقافتی خطہ ہے۔ لفظ "پنجاب" فارسی زبان کے دو الفاظ *پنج* (پانچ) اور *آب* Punjab (پانی) سے مل کر بنا ہے، جس کا مطلب ہے "پانچ دریاؤں کی سرزمین"۔ یہ دریا جہلم، چناب، راوی، ستلج اور بیاس ہیں۔ پنجاب صدیوں سے زرخیز زمین، محنتی لوگوں اور رنگا رنگ ثقافت کی وجہ سے مشہور رہا ہے۔

تاریخ کے لحاظ سے پنجاب بہت اہم خطہ رہا ہے۔ قدیم زمانے میں یہاں مختلف تہذیبیں آباد رہیں، جن میں وادئ سندھ کی تہذیب بھی شامل ہے۔ بعد میں یہاں مختلف سلطنتوں نے حکومت کی، جیسے مغل سلطنت اور سکھ سلطنت۔ برطانوی دور میں پنجاب کو خاص اہمیت حاصل ہوئی کیونکہ یہ زراعت اور فوجی طاقت کا بڑا مرکز تھا۔ 1947ء میں برصغیر کی تقسیم کے وقت پنجاب دو حصوں میں تقسیم ہوگیا: مشرقی پنجاب India میں شامل ہوا جبکہ مغربی پنجاب Pakistan کا حصہ بنا۔

جغرافیائی طور پر پنجاب کی زمین زیادہ تر میدانی اور زرخیز ہے۔ یہاں کا موسم گرمیوں میں گرم جبکہ سردیوں میں نسبتاً ٹھنڈا ہوتا ہے۔ دریاؤں اور نہری نظام کی وجہ سے پنجاب کو پاکستان کی "غلے کی ٹوکری" بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہاں گندم، چاول، گنا اور کپاس بڑی مقدار میں پیدا ہوتے ہیں۔

سماجی اور ثقافتی لحاظ سے پنجاب خوش مزاج اور مہمان نواز لوگوں کا علاقہ ہے۔ پنجابی زبان یہاں کی اہم زبان ہے جبکہ اردو بھی عام طور پر بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ پنجاب کی ثقافت میں لوک موسیقی، بھنگڑا، گِدّا، میلوں، صوفی شاعری اور دیہی روایات کو خاص مقام حاصل ہے۔ جیسے صوفی شعرا نے Baba Farid اور Bulleh Shah، Waris Shah پنجاب کی ثقافت اور سوچ پر گہرا اثر ڈالا۔

وقت کے ساتھ پنجاب میں بہت ترقی ہوئی۔ پہلے یہاں کی معیشت زیادہ تر زراعت پر منحصر تھی، لیکن اب صنعت، تعلیم، کاروبار اور شہروں کی ترقی بھی تیزی سے بڑھی ہے۔ جیسے شہر تعلیم، Lahore، Faisalabad اور Rawalpindi تجارت اور صنعت کے بڑے مراکز بن چکے ہیں۔ آج پنجاب پاکستان کی معیشت، سیاست اور ثقافت میں مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔

پنجابی مہینے

،پنجابی مہینے صرف وقت کی تقسیم نہیں بلکہ موسم، زراعت اور دیہی زندگی کی مکمل تصویر ہیں۔ ہر مہینہ اپنی الگ فضا
فصل اور ثقافتی رنگ رکھتا ہے۔ نیچے ہر مہینے کی تفصیل دی جا رہی ہے:

---

1. چیت (Chet)

یہ پنجابی سال کا پہلا مہینہ ہے، جو عموماً مارچ/اپریل میں آتا ہے۔

بہار کا آغاز ہوتا ہے۔ درختوں پر نئی کونپلیں آتی ہیں۔ کسان نئی فصلوں کی تیاری کرتے ہیں۔

اسے نئے سال اور نئی امیدوں کا مہینہ سمجھا جاتا ہے۔

---

2. ویساکھ (Vaisakh)

اپریل/مئی کا مہینہ ہے۔

گندم کی کٹائی کا سب سے اہم وقت ہوتا ہے۔ پنجاب میں خوشی اور خوشحالی کا موسم ہوتا ہے۔

یہ کسانوں کے لیے سب سے مصروف اور خوشحال وقت ہوتا ہے۔

---

3. جیٹھ (Jeth)

مئی/جون کا شدید گرم مہینہ ہے۔

گرمی اپنے عروج پر ہوتی ہے۔ زمین خشک اور سخت ہو جاتی ہے۔ لوگ دوپہر میں آرام کرتے ہیں۔

پانی اور سایہ انتہائی اہم ہو جاتے ہیں۔

---

4. ہاڑ (Harh)

جون/جولائی میں آتا ہے۔ مون سون کی ابتدائی آمد ہوتی ہے۔

بارشوں کی امید شروع ہو جاتی ہے۔

زمین دوبارہ زندگی محسوس کرتی ہے۔ کھیتوں کی تیاری شروع ہو جاتی ہے۔

---

5. ساون (Sawan)

جولائی/اگست کا مہینہ ہے۔ مسلسل بارشوں کا موسم ہوتا ہے۔

ہر طرف سبزہ اور خوشبو ہوتی ہے۔ لوک گیت، جھولے اور میلوں کا زمانہ ہوتا ہے۔ محبت اور رومان کا مہینہ سمجھا جاتا ہے۔

---

6. بھادوں (Bhadon)

اگست/ستمبر میں آتا ہے۔ بارشیں کم ہونے لگتی ہیں۔ نمی اور گرمی مل کر حبس پیدا کرتے ہیں۔

فصلیں پکنے کے قریب ہوتی ہیں۔ کسان کھیتوں کی نگرانی بڑھا دیتے ہیں۔

---

7. اسو (Assu)

ستمبر/اکتوبر کا مہینہ ہے۔ خزاں کا آغاز ہوتا ہے۔ موسم خوشگوار ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

کپاس اور دیگر فصلوں کی کٹائی جاری ہوتی ہے۔ شامیں ٹھنڈی اور ہوا نرم ہو جاتی ہے۔

---

8. کتک (Katak)

اکتوبر/نومبر میں آتا ہے۔ خنکی بڑھ جاتی ہے۔ دیوالی اور دیگر تہوار اسی دور میں آتے ہیں۔

زمین فصلوں سے خالی ہونے لگتی ہے۔ کسان اگلی فصل کی تیاری کرتے ہیں۔

---

9. مگھر (Maghar)

نومبر/دسمبر کا مہینہ ہے۔ سردی کا آغاز واضح ہو جاتا ہے۔

گندم کی بوائی شروع ہوتی ہے۔ صبحیں دھند سے بھری ہوتی ہیں۔ زندگی نسبتاً سست ہو جاتی ہے۔

---

10. پوہ (Poh)

دسمبر/جنوری میں آتا ہے۔ سخت سردی کا مہینہ ہے۔ کہر اور دھند عام ہوتی ہے۔

کھیتوں میں گندم بڑھ رہی ہوتی ہے۔ لوگ گرم کپڑوں میں رہتے ہیں۔

---

11. ماگھ (Magh)

جنوری/فروری کا مہینہ ہے۔ سردی کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ دھوپ میں نرمی آتی ہے۔

فصلیں جوان ہونے لگتی ہیں۔ دن آہستہ آہستہ لمبے ہوتے ہیں۔

12. پھگن (Phagan)

فروری/مارچ کا آخری مہینہ ہے۔ بہار کی آمد کے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔

ہولی اور رنگوں کا موسم ہوتا ہے۔ پرانا سال ختم اور نیا چیت شروع ہونے کے قریب ہوتا ہے۔

خلاصہ

پنجابی مہینے دراصل فطرت کے بدلتے موسموں، کسانی زندگی کے مراحل اور ثقافتی تہواروں کا مکمل نظام ہیں۔ ہر مہینہ انسان اور زمین کے تعلق کو ایک نئے انداز میں ظاہر کرتا ہے—کبھی خوشی، کبھی محنت، کبھی بارش اور کبھی سکون کے ذریعے۔

پنجابی صوفی شاعری – موضوعاتی

1. Self-realization and self-awareness

خود آگہی اور خود شناسی

بابا فریدالدین گنج شکرؒ (1

اشعار :

فریدؒ، آپ نوں جے توڑ لیا تاں رب نال ناتا جُڑ گیا،
جو نفس دے ہتھوں ہار بیٹھا اوہ جت کے وی سب کچھ ہار گیا۔

لفظی اردو ترجمہ:

اے فرید! اگر انسان اپنی انا کو توڑ لے تو خدا سے تعلق جُڑ جاتا ہے،
اور جو شخص نفس کے ہاتھوں ہار مان لے وہ کامیابی پا کر بھی سب کچھ کھو دیتا ہے۔

اصطلاحات:

- آپ نوں توڑ لیا = انا ختم کرنا
- نفس = خود غرض خواہشات

تشریح و اخلاقی سبق:

اصل کامیابی انا کی نفی اور نفس پر قابو پانے میں ہے۔
سبق: عاجزی اور خود احتسابی مضبوط کردار کی بنیاد ہیں۔

بابا بلھے شاہؒ (2

اشعار:

بلھیاؒ، میں آپ نوں پڑھ لیا تاں سب کتاباں فضول لگن،
جو اپنے اندر جھانک نہ سکے اوہ دنیا نال وی دھوکا کھان۔

لفظی اردو ترجمہ:

،اے بلھے! جب میں نے خود کو سمجھ لیا تو سب کتابیں بے معنی لگنے لگیں
اور جو اپنے اندر نہیں جھانکتا وہ دنیا میں بھی دھوکے میں رہتا ہے۔

:اصطلاحات

- آپ نوں پڑھ لیا = خود شناسی
- جھانکنا = گہرے غور و فکر سے دیکھنا

:تشریح و اخلاقی سبق

خود کو سمجھے بغیر کوئی علم مکمل نہیں ہوتا۔
سبق: خود آگاہی درست فیصلوں کی بنیاد ہے۔

بابا فریدؒ (صبر و ضبط) (3

:اشعار

،فریدؒ، جو چُپ نال جتھ گیا اوہ شور نال وی ہار نہ ہویا
جیہڑا صبر نال چلدا رہا اوہ وقت دے اگوں وی پار ہویا۔

:لفظی اردو ترجمہ

،اے فرید! جو خاموش ضبط سے جیت گیا وہ شور میں بھی نہیں ہارا
اور جو صبر کے ساتھ چلتا رہا وہ وقت کی آزمائش سے آگے نکل گیا۔

:اصطلاحات

- چُپ = ضبط اور تحمل
- صبر = برداشت

:تشریح و اخلاقی سبق

تحمل انسان کو مشکل حالات میں سنبھال لیتا ہے۔
سبق: جلد بازی کے بجائے صبر اختیار کرنا کامیابی ہے۔

بابا گرو نانکؒ (4

:اشعار

نانکؒ، من نوں جے ساف کر لے تاں رستہ آپ ہی لبھ جاندا،
باہر دِکھاون چھوڑ دے بندے رب اندر وسدا جاندا۔

لفظی اردو ترجمہ:

اے نانک! اگر دل کو صاف کر لیا جائے تو راستہ خود بخود مل جاتا ہے،
اے انسان! دکھاوا چھوڑ دے کیونکہ خدا اندر ہی بستا ہے۔

اصطلاحات:

- من = دل، باطن
- دِکھاون = ظاہری نمائش

تشریح و اخلاقی سبق:

باطن کی صفائی راستہ دکھاتی ہے۔
سبق: اخلاص اور سچائی شخصیت کو نکھارتی ہیں۔

---

5) شاہ حسینؒ

اشعار:

حسینؒ، جیہڑا آپ توں بھجدا اوہ ہر شے توں ہار جاندا،
جو آپ نال آنکھ ملاوے اوہ رب نال وی یار جاندا۔

لفظی اردو ترجمہ:

اے حسین! جو خود سے بھاگتا ہے وہ ہر چیز میں ہار جاتا ہے،
اور جو خود سے آنکھ ملا لیتا ہے وہ خدا کے قریب ہو جاتا ہے۔

اصطلاحات:

- آپ توں بھجدا = خود سے انکار
- آنکھ ملاوے = حقیقت قبول کرنا

تشریح و اخلاقی سبق:

خود سے فرار کمزوری ہے۔
سبق: خود قبولیت خود اعتمادی پیدا کرتی ہے۔

6) سلطان باہوؒ

اشعار:

باہوؒ، جو اندر جا کے لبھیا اوہ باہر نئیں مل سکدا،
جیہڑا آپ نوں سچ کر لے اوہ ہر حال وچ ہِل سکدا۔

لفظی اردو ترجمہ:

اے باہو! جو چیز باطن میں ملے وہ باہر نہیں مل سکتی،
اور جو خود کو سچّا بنا لے وہ ہر حال میں ثابت قدم رہتا ہے۔

اصطلاحات:

- اندر = باطن
- سچ کر لے = خالص بنانا

تشریح و اخلاقی سبق:

باطنی سچ انسان کو مضبوط بناتا ہے۔
سبق: خود آگاہی خوف اور دباؤ سے بچاتی ہے۔

---

7) وارث شاہؒ

اشعار:

وارثؒ، عقل اوہدوں جاگدی جدوں آپ نال یاری ہووے
جیہڑا آپ نوں نئیں جاندا اوہ عشق وچ وی بھاری ہووے۔

لفظی اردو ترجمہ:

اے وارث! عقل اس وقت بیدار ہوتی ہے جب خود سے دوستی ہو جائے،
اور جو خود کو نہیں جانتا وہ محبت میں بھی الجھا رہتا ہے۔

اصطلاحات:

- عقل جاگدی = شعور بیدار ہونا
- یاری = ہم آہنگی

:تشریح و اخلاقی سبق

عشق اور عقل کا توازن خود شناسی سے آتا ہے۔
سبق: جذبات کو شعور کے ساتھ رکھنا ضروری ہے۔

میاں محمد بخشؒ (8

:اشعار

،بخشؒ، جیہڑا اپنے عیب ویکھے اوہ رب دے نال کھڑا
جیہڑا دوجیاں نوں پرکھدا رہے اوہ خود اندھیرے وچ پڑا۔

:لفظی اردو ترجمہ

،اے بخش! جو اپنی خامیوں کو دیکھ لیتا ہے وہ خدا کے قریب ہوتا ہے
اور جو دوسروں کو پرکھتا رہتا ہے وہ خود اندھیرے میں رہ جاتا ہے۔

:اصطلاحات

- عیب = خامی
- پرکھدا = تنقید کرنا

:تشریح و اخلاقی سبق

خود احتسابی اصل دانائی ہے۔
سبق: عاجزی اخلاقی بلندی دیتی ہے۔

مادھو لال حسینؒ (9

:اشعار

،مادھوؒ، جدوں آپ نوں لبھیا تاں ڈر دا رنگ وی مِٹ گیا
اندر دا سفر جدوں شروع ہویا باہر دا شور وی ہٹ گیا۔

:لفظی اردو ترجمہ

اے مادھو! جب میں نے خود کو پا لیا تو خوف بھی ختم ہو گیا،
اور جب اندر کا سفر شروع ہوا تو باہر کا شور رک گیا۔

اصطلاحات:

- ڈر = خوف
- اندر دا سفر = خود شناسی

تشریح و اخلاقی سبق:

خود آگاہی خوف کم کر دیتی ہے۔
سبق: اندرونی سکون شخصیت کو نکھارتا ہے۔

---

10) پیر مہر علی شاہؒ

اشعار:

مہرؔ، علم اوہدوں نور بنے جدوں کردار وچ آ جاوے،
جیہڑا صرف زباں تک رہ جاوے اوہ غرور ہی بن جاوے۔

لفظی اردو ترجمہ:

اے مہر! علم اس وقت روشنی بنتا ہے جب وہ کردار میں آ جائے،
اور جو صرف زبان تک محدود رہے وہ آخرکار غرور بن جاتا ہے۔

اصطلاحات:

- نور = روشنی
- کردار = عملی زندگی

تشریح و اخلاقی سبق:

علم کا مقصد عمل ہے۔
سبق: عمل کے بغیر علم بے فائدہ ہے۔

---

11) خواجہ غلام فریدؒ

اشعار:

،فریدؒ، صحرا وچ وی راہ لبھی جدوں آپ نوں پہچانیا
جو آپ نال سچّا ہویا اوہ رب نال وی مانیا۔

:لفظی اردو ترجمہ

،اے فرید! مشکل حالات میں بھی راستہ مل گیا جب خود کو پہچانا
اور جو خود سے سچّا ہو گیا وہ خدا کے ہاں بھی قبول ہو گیا۔

:اصطلاحات

- صحرا = مشکل حالات
- راہ = راستہ

:تشریح و اخلاقی سبق

خود شناسی مشکل وقت میں رہنمائی دیتی ہے۔
سبق: خود پر یقین انسان کو مضبوط بناتا ہے۔

خلاصہ: صوفی شاعری کا جوہر اور جدید فکری ربط

ان پنجابی صوفی شعرا کی شاعری کا مرکزی نکتہ **خود شناسی، ضبطِ نفس اور باطنی سچائی** ہے۔ بابا فریدؒ اور بلھے شاہؒ انسان کو یہ سکھاتے ہیں کہ اصل دشمن باہر نہیں بلکہ اندر موجود انا، خوف اور خواہشات ہیں۔ گرو نانکؒ اور سلطان باہوؒ کے ہاں دل کی صفائی اور باطن کی سچائی وہ بنیاد ہے جس پر درست فیصلہ سازی، ذہنی سکون اور اخلاقی استحکام کھڑا ہوتا ہے۔ وارث شاہؒ، شاہ حسینؒ اور میاں محمد بخشؒ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ جو شخص اپنی کمزوریوں کو پہچان لیتا ہے، وہی محبت، عقل اور تعلقات میں توازن قائم کر سکتا ہے۔ یہ شاعری انسان کو خود فریبی، دکھاوے اور بے مقصد دوڑ سے نکال کر اندرونی سفر کی طرف بلاتی ہے

جدید نفسیات اور مغربی فلسفہ بھی اسی حقیقت کی تصدیق کرتا ہے۔ آج **سیلف اویئرنس** (خود آگاہی) کو **ایموشنل انٹیلیجنس** (ڈینیئل گولمین)، **سیلف ریفلیکشن** کو **کاگنیٹو بیہیویئرل تھراپی**، اور نفس پر قابو پانے کو **سیلف ریگولیشن** کہا جاتا ہے۔ سقراط کا مشہور قول **"نو دائی سیلف"** (اپنے آپ کو پہچانو)، کارل یونگ کا **شیڈو سیلف** کا نظریہ، اور وکٹر فرینکل کی **مینِنگ سینٹرڈ لائف** (بامقصد زندگی) دراصل جدید زبان میں اسی پیغام کو دہراتے ہیں جو صوفیانہ شاعری صدیوں پہلے دے چکی ہے: انسان جب اپنے اندر کے خوف، غرور اور تضادات کو پہچان لیتا ہے، تو وہ ذہنی دباؤ، سماجی بے چینی اور اخلاقی انتشار سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

2. Patience & Perseverance

صبر و استقامت

(Baba Farid) بابا فریدالدین گنج شکرؒ (1

کتاب حوالہ: *Shlokan Baba Farid*

اشعار:

فریدؒ، جو صبر نال چلدا اوہ طوفان نوں پار کر جاوے،
وقت دا پہیہ صبر والے نال ہِلدا رہ جاوے۔

لفظی ترجمہ:

اے فرید! جو صبر کے ساتھ چلتا ہے وہ طوفان میں بھی آگے نکل جاتا ہے،
وقت کا پہیہ ہمیشہ صبر کرنے والوں کے حق میں گھومتا رہتا ہے۔

اصطلاحات:

- صبر = برداشت
- طوفان = مشکل حالات

تشریح و سبق:

صبر انسان کو مشکلات میں مضبوط بناتا ہے اور وقت کے ساتھ کامیابی دلاتا ہے۔
سبق: جلد بازی اور بے صبری نقصان دیتی ہے۔

(Baba Bulleh Shah) بابا بلھے شاہؒ (2

کتاب حوالہ: *Kafiyan Baba Bulleh Shah*

اشعار:

بلھےؒ، جو ہار ناں منے اوہ دوبارہ اٹھ کے لڑدا،
ہر شکست اوہنوں ہنر تے حکمت نال سکھا جاوے۔

لفظی ترجمہ:

اے بلھے! جو شخص ہار نہیں مانتا وہ دوبارہ اٹھ کر لڑتا ہے،
ہر شکست اسے ہنر اور حکمت سکھاتی ہے۔

اصطلاحات:

- ہار = ناکامی
- ہنر = صلاحیت

تشریح و سبق:

استقامت اور سیکھنے کا جذبہ انسان کو ہر ناکامی کے بعد مضبوط بناتا ہے۔
سبق: زندگی میں مستقل مزاجی کامیابی کی کنجی ہے۔

---

3) بابا گرو نانکؒ (Baba Guru Nanak)

کتاب حوالہ: *Guru Granth Sahib*

اشعار:

نانکؒ، جو صبر کرے اوہ رب نال جڑ جاوے،
دکھاں دا سمندر صبر والے دے قدم چم جاوے۔

لفظی ترجمہ:

اے نانک! جو شخص صبر کرتا ہے وہ خدا کے قریب ہو جاتا ہے،
مشکل وقت صبر کرنے والے کے قدموں میں نرم ہو جاتا ہے۔

اصطلاحات:

- دکھاں = مصائب
- سمندر = بڑی مشکلات

تشریح و سبق:

صبر روحانی سکون اور خدا سے قربت پیدا کرتا ہے۔
سبق: ہمت اور برداشت زندگی کے ہر امتحان میں مددگار ہیں۔

---

4) شاہ حسینؒ (Shah Hussain)

کتاب حوالہ: *Kafiyan Shah Hussain*

اشعار:

حسینؒ، جو تھک کے نہ بیٹھے اوہ آخرکار پھل پاوے،
صبر دا پودا وقت نال ہرا بھرا ہو جاوے۔

لفظی ترجمہ:

اے حسین! جو تھک کر نہ رکے وہ آخرکار کامیابی پاتا ہے،
صبر کا پودا وقت کے ساتھ ہرا بھرا ہو جاتا ہے۔

اصطلاحات:

- پھل = کامیابی
- پودا = محنت کا نتیجہ

تشریح و سبق:

محنت اور صبر کا مجموعہ کامیابی کی ضمانت ہے۔
سبق: جلد ہار ماننا ہر طرح کی ناکامی کی علامت ہے۔

---

5) سلطان باہوؒ (Sultan Bahu)

کتاب حوالہ: *Abyat-e-Bahu*

اشعار:

باہوؒ، جو صبر دے نال روشنی لبھے اوہ اندھیرا نہیں دیکھے،
ہر آزمائش صبر والے دا حوصلہ ودھاوے۔

لفظی ترجمہ:

اے باہو! جو صبر کے ساتھ روشنی تلاش کرتا ہے وہ اندھیرا نہیں دیکھتا،
ہر آزمائش صبر کرنے والے کے حوصلے کو بڑھاتی ہے۔

اصطلاحات:

- روشنی = کامیابی یا علم
- اندھیرا = مشکلات

تشریح و سبق:

صبر اور حوصلہ انسان کو ہر تاریکی میں راستہ دکھاتا ہے۔
سبق: مشکلات میں ہمت اور حوصلہ رکھنا ضروری ہے۔

---

6) وارث شاہؒ (Waris Shah)

کتاب حوالہ: *Heer Waris Shah*

اشعار:

وارثؒ، جو مسلسل محنت کرے اوہ ہار ناں منے،
وقت آخرکار صبر والے نال ہاردا نہیں۔

لفظی ترجمہ:

اے وارث! جو مسلسل محنت کرتا ہے وہ ہار نہیں مانتا،
وقت آخرکار صبر کرنے والے کے حق میں فیصلہ کرتا ہے۔

اصطلاحات:

- مسلسل = مستقل
- ہار ناں منے = ناکامی قبول نہ کرے

تشریح و سبق:

استقامت انسان کو کامیابی کی راہ پر لے جاتی ہے۔
سبق: مستقل مزاجی اور صبر زندگی میں کامیابی کی بنیاد ہیں۔

---

7) میاں محمد بخشؒ (Mian Muhammad Bakhsh)

کتاب حوالہ: *Saif-ul-Malook*

اشعار:

بخشؒ، جو محنت نال صبر کرے اوہ آخرکار رب دے قریب ہووے،
ہر تکلیف اوہنوں تجربہ تے حکمت سکھا جاوے۔

لفظی ترجمہ:

اے بخش! جو محنت کے ساتھ صبر کرے وہ آخرکار خدا کے قریب ہو جائے،
ہر تکلیف اسے تجربہ اور حکمت سکھاتی ہے۔

اصطلاحات:

- تکلیف = مشکلات
- حکمت = دانائی

تشریح و سبق:

صبر اور محنت انسان کو علم، تجربہ اور قربت خدا عطا کرتے ہیں۔
سبق: صبر کا فلسفہ شخصیت کو مضبوط بناتا ہے۔

---

8) مادھو لال حسینؒ (Madho Lal Hussain)

کتاب حوالہ: *Kafiyan Madho Lal Hussain*

اشعار:

مادھوؒ، جو صبر نال راستہ لبھے اوہ ہر مشکل پار کر جاوے،
صبر والے دا دل وقت دے نال مضبوط ہو جاوے۔

لفظی ترجمہ:

اے مادھو! جو صبر کے ساتھ راستہ تلاش کرے وہ ہر مشکل سے نکل جاتا ہے،
صبر کرنے والے کا دل وقت کے ساتھ مضبوط ہو جاتا ہے۔

اصطلاحات:

- راستہ = حل
- مضبوط = پختہ اور مستحکم

تشریح و سبق:

صبر انسان کو ہر چیلنج سے نکال دیتا ہے۔
سبق: استقامت اور حوصلہ شخصیت کو پختہ بناتے ہیں۔

---

9) پیر مہر علی شاہؒ (Pir Mehr Ali Shah)

:اشعار

،مہرؒ، جو صبر نال ہر آزمائش کرے اوہ آخرکار کامیاب ہووے
وقت صبر والے دے قدم چم جاوے۔

:لفظی ترجمه

،اے مہرا! جو صبر کے ساتھ ہر آزمائش کا سامنا کرے وہ آخرکار کامیاب ہوتا ہے
وقت صبر کرنے والے کے قدموں میں آسانیاں پیدا کرتا ہے۔

:اصطلاحات

- آزمائش = چیلنج یا مشکل
- قدم چم جاوے = حالات آسان ہو جانا

:تشریح و سبق

صبر زندگی کے ہر امتحان میں انسان کا مددگار ہے۔
سبق: تحمل اور استقامت کامیابی کی ضمانت ہیں۔

---

10) خواجه غلام فریدؒ (Khawaja Ghulam Farid)

:کتاب حواله *Diwan-e-Farid*

:اشعار

،فریدؒ، جو صبر نال ہلدا اوہ ہر رکاوٹ پار کر جاوے
وقت صبر والے دا حامی بن جاوے۔

:لفظی ترجمه

،اے فرید! جو صبر کے ساتھ چلتا ہے وہ ہر رکاوٹ کو عبور کر جاتا ہے
وقت صبر کرنے والے کا حامی بن جاتا ہے۔

:اصطلاحات

- رکاوٹ = مشکل یا چیلنج
- حامی = مددگار

:تشریح و سبق

صبر اور استقامت ہر مشکل کو آسان کر دیتی ہے۔
سبق: مستقل مزاجی اور تحمل انسان کی زندگی بدل دیتے ہیں۔

خلاصه: صبر و استقامت — صوفی شاعری اور جدید فکر کا ربط

پنجابی صوفی شعرا کی شاعری کا بنیادی پیغام یہ ہے کہ **صبر اور استقامت انسان کی سب سے بڑی طاقت ہیں۔** بابا فریدؒ، بلھے شاہؒ، گرو نانکؒ، سلطان باہوؒ اور دیگر شعرا مسلسل اس بات پر زور دیتے ہیں که مشکلات، ناکامیاں اور آزمائشیں زندگی کا لازمی حصه ہیں، لیکن جو شخص ثابت قدم رہے، اپنی ہمت اور حوصلے کو برقرار رکھے، وہ ہر رکاوٹ کو عبور کر کے کامیابی حاصل کرتا ہے۔ یہ شاعری نوجوان قاری کو یہ سکھاتی ہے کہ وقتی مشکلات انسان کی ترقی اور روحانی نکھار کے لیے ضروری ہیں، اور ہر آزمائش صبر، حکمت اور شخصیت کی پختگی کا ذریعہ بن سکتی ہے

جدید نفسیات اور مغربی فلسفہ بھی اسی اصول کو تسلیم کرتے ہیں۔ **سائیکالوجی** میں **پرسویرنس** (مستقل مزاجی) اور **پیشنس** (صبر) کو **ایموشنل ریگولیشن، ریزیلینس** (لچک پذیری/حوصلہ) اور **گول اچیومنٹ** (ہدف کا حصول) کی بنیاد مانا جاتا ہے۔ دوسری طرف، فلسفے میں سقراط، ایرک فروم اور وکٹر فرینکل مسلسل جدوجہد اور صبر کو انسان کی اخلاق و ذہنی ترقی کی کلید قرار دیتے ہیں۔ یعنی صوفیانہ شاعری اور جدید علوم دونوں اس بات پر متفق ہیں که مسلسل محنت، تحمل اور حوصلہ ہی انسان کو ذہنی سکون، مضبوط کردار اور کامیابی فراہم کرتے ہیں۔

3. **Gratitude**

قناعت اور شکرگزاری

(Baba Farid) بابا فریدالدین گنج شکرؒ (1

کتاب حواله: شلوکِ فرید — گرو گرنتھ صاحب

:اشعار
،فریدا، تھوڑے وچ وی رب دا کرم وسدا اے
شکر گزار دا دل سدا سکھ نال ہسدا اے۔

:لفظی ترجمه
،اے فرید! تھوڑے وسائل میں بھی خدا کی مہربانی بستی ہے
شکر کرنے والے کا دل ہمیشہ سکون میں رہتا ہے۔

:اصطلاحات

- تھوڑے = قلیل وسائل
- کرم = فضل / رحمت

:تشریح و سبق

قناعت دل کو حرص سے پاک کرتی ہے۔

سبق: کم میں راضی رہنا ذہنی سکون کی بنیاد ہے۔

(Baba Bulleh Shah) بابا بلھے شاہؒ (2

کتاب حوالہ: کلیاتِ بلھے شاہ

:اشعار

،بلھیا، جو ملیا اوہی نعمت جانی
شکر وچ وسدی رب دی کہانی۔

:لفظی ترجمہ

،اے بلھے! جو کچھ ملا ہے اسے ہی نعمت سمجھ
شکر میں ہی خدا کی پوری پہچان ہے۔

:اصطلاحات

- نعمت = عطیہ
- کہانی = حقیقت / راز

:تشریح و سبق

شکر انسان کو حسد سے بچاتا ہے۔

سبق: موازنہ چھوڑ کر شکر اپنانا سیکھو۔

(Baba Guru Nanak) بابا گرو نانکؒ (3

کتاب حوالہ: گرو گرنتھ صاحب

:اشعار

،نانکؒ، راضی رہنا سبھ توں وڈا دان
شکر بناں بھگتی ہووے ناتمام۔

لفظی ترجمہ:
اے نانک! راضی رہنا سب سے بڑی نعمت ہے،
شکر کے بغیر عبادت بھی ادھوری رہتی ہے۔

اصطلاحات:

- دان = عطیہ
- بھگتی = عبادت

تشریح و سبق:
شکر روحانیت کی روح ہے۔
سبق: شکرگزاری ذہنی توازن پیدا کرتی ہے۔

---

4) شاہ حسینؒ (Shah Hussain)

کتاب حوالہ: کلیاتِ شاہ حسین

اشعار:
حسینؒ فقیر تھوڑے وچ ای راضی،
شکر دی لو اندر وسدی بازی۔

لفظی ترجمہ:
حسین فقیر تھوڑے میں ہی خوش ہے،
شکر کی روشنی اندر زندگی جگاتی ہے۔

اصطلاحات:

- لو = روشنی
- بازی = کیفیت / اثر

تشریح و سبق:
قناعت باطنی آزادی دیتی ہے۔
سبق: خوشی اندر سے جنم لیتی ہے۔

---

5) سلطان باہوؒ (Sultan Bahu)

کتاب حوالہ: ابیاتِ باہو

:اشعار
،باہوؒ، شکر وچ رب دا دیدار
قناعت بناں سبھ فریب دا بازار۔

:لفظی ترجمہ
،اے باہو! شکر میں خدا کا دیدار ہے
قناعت کے بغیر دنیا دھوکے کا بازار ہے۔

:اصطلاحات
- دیدار = قرب / پہچان
- بازار = دنیاوی لالچ

:تشریح و سبق
لالچ روحانی زوال لاتا ہے۔
سبق: سادہ زندگی مضبوط کردار بناتی ہے۔

---

6) وارث شاہؒ (Waris Shah)

کتاب حوالہ: قصہ ہیر وارث شاہ

:اشعار
،وارثا، شکر بناں عشق نئیں پورا
قناعت نال جگمگ کرے دل دا نورا۔

:لفظی ترجمہ
،اے وارث! شکر کے بغیر محبت مکمل نہیں
قناعت سے دل کی روشنی بڑھتی ہے۔

:اصطلاحات
- نورا = چراغ / روشنی
- عشق = محبت

:تشریح و سبق
شکر تعلقات میں توازن لاتا ہے۔
سبق: ناشکری رشتوں کو کمزور کرتی ہے۔

---

7) میاں محمد بخشؒ (Mian Muhammad Bakhsh)

کتاب حوالہ: سیف الملوک

اشعار:
بخشا، جو لکھیا اوہی منظور،
شکر نال نرم ہووے نفس دا غرور۔

لفظی ترجمہ:
اے بخش! جو مقدر میں ہے اسے قبول کر،
شکر سے نفس کا غرور نرم پڑ جاتا ہے۔

اصطلاحات:
- نفس = انا
- غرور = تکبر

تشریح و سبق:
قبولیت ذہنی سکون دیتی ہے۔
سبق: شکر انا کو قابو میں رکھتا ہے۔

---

8) مادھو لال حسینؒ (Madho Lal Hussain)

کتاب حوالہ: کلامِ مادھو لال حسین

اشعار:
مادھوؒ آکھے، شکر نال وسدا پیار،
قناعت توں جمدا سچا اعتبار۔

لفظی ترجمہ:
مادھو کہتا ہے، شکر سے محبت زندہ رہتی ہے،
قناعت سے سچا بھروسہ پیدا ہوتا ہے۔

اصطلاحات:
- اعتبار = بھروسا
- پیار = محبت

:تشریح و سبق
شکر جذباتی پختگی پیدا کرتا ہے۔
سبق: قناعت رشتوں کو مضبوط بناتی ہے۔

---

9) پیر مہر علی شاہؒ (Pir Mehr Ali Shah)

کتاب حوالہ: کلیاتِ پیر مہر علی شاہ

:اشعار
،مہر علیؒ، شکر اے ایماں دی جان
راضی رہن وچ رب دی پہچان۔

:لفظی ترجمہ
،اے مہر علی! شکر ایمان کی جان ہے
راضی رہنے میں خدا کی پہچان ہے۔

:اصطلاحات
- ایماں = ایمان
- پہچان = معرفت

:تشریح و سبق
شکر عقیدے کو مضبوط کرتا ہے۔
سبق: مثبت رویہ ایمان کو گہرا کرتا ہے۔

---

10) خواجہ غلام فریدؒ (Khawaja Ghulam Farid)

کتاب حوالہ: دیوانِ خواجہ غلام فرید

:اشعار
،فریدا، ریت وچ وی رب دا کرم
شکر نال مٹ جاوے دکھ دا بھرم۔

:لفظی ترجمہ
،اے فرید! ریگستان میں بھی خدا کی رحمت ہے
شکر سے دکھ کا وہم ختم ہو جاتا ہے۔

:اصطلاحات

- ریت = صحرا
- بھرم = گمان / وہم

:تشریح و سبق

شکر مشکل حالات میں امید دیتا ہے۔

سبق: شکر ذہنی مضبوطی پیدا کرتا ہے۔

خلاصہ (Crux & Essence)

پنجابی صوفی شعرا کے نزدیک **قناعت دل کی آزادی** اور **شکر ذہنی طاقت** ہے۔ یہ اشعار سکھاتے ہیں کہ انسان کی خوشی دولت، حالات یا دوسروں سے برتری میں نہیں بلکہ **اپنے حصے پر راضی رہنے** میں ہے۔ جدید مغربی نفسیات میں جسے **گریٹی ٹیوڈ پریکٹس** (شکر گزاری کی مشق)، **ایکسپٹنس تھراپی**

اسٹوئسزم (فلسفہِ قناعت) اور **مائنڈ فل نیس** (ذہن سازی) کہا جاتا ہے، وہی پیغام صوفیا صدیوں پہلے دے چکے ہیں: شکر انسان کو بے چینی، حسد اور موازنے سے بچا کر ایک متوازن، باوقار اور مضبوط کردار عطا کرتا ہے۔

4. **Honesty and Truthfulness**

سچائی و دیانت

بابا فریدالدین گنج شکرؒ (1

کتاب حوالہ: شلوکِ فرید — گرو گرنتھ صاحب

:اشعار

،فریدا، سچ دا بوجھ بھاویں بھاری لگے
جھوٹ دے محل آخر مٹی وچ ڈھلے۔

:لفظی ترجمہ

اے فرید! سچ کا راستہ اگرچہ مشکل لگتا ہے مگر جھوٹ پر بنی ہوئی شان و شوکت آخرکار ختم ہو جاتی ہے۔

:اہم اصطلاحات
یہاں سچ سے مراد اخلاقی ذمہ داری، بوجھ سے مراد وقتی نقصان، اور محل سے مراد جھوٹ پر قائم وقتی کامیابی ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
عارضی فائدے کے لیے اصول قربان کرنے والا آخرکار خسارے میں رہتا ہے۔

بابا بلھے شاہؒ (2

کتاب حوالہ: کلیاتِ بلھے شاہ

:اشعار
،بلھیا، سچ بولن دی ہمت رکھ
جھوٹ نال رب نئیں ملدا سکھ۔

:لفظی ترجمہ
اے بلھے! سچ بولنے کی جرات رکھ کیونکہ جھوٹ کے ذریعے نہ خدا کی رضا ملتی ہے نہ دل کا سکون۔

:اہم اصطلاحات
ہمت سے مراد اخلاقی جرات، سکھ سے مراد باطنی سکون اور رب سے مراد حق و سچ کی قوت ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
خاموشی یا جھوٹ وقتی تحفظ دے سکتا ہے مگر روحانی و اخلاقی نقصان لازمی ہے۔

بابا گرو نانکؒ (3

کتاب حوالہ: گرو گرنتھ صاحب

:اشعار
،نانکؒ، سچ اونچا سبھ توں جان
سچ نال ہی پُورا ہووے ایمان۔

:لفظی ترجمہ
اے نانک! سچ سب اقدار سے بلند ہے اور اسی سے ایمان مکمل ہوتا ہے۔

:اہم اصطلاحات
اونچا اخلاقی درجہ، ایمان عملی کردار اور سچ وہ حقیقت ہے جو قول و عمل میں یکساں ہو۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
اخلاقی اقدار عمل کے بغیر محض دعویٰ بن کر رہ جاتی ہیں۔

شاہ حسینؒ (4

کتاب حوالہ: کلیاتِ شاہ حسین

:اشعار
،حسینؒ، سچ بولن دی ادا سکھ
ڈر دے قفل نوں توڑ کے رکھ۔

:لفظی ترجمہ
شاہ حسین کہتے ہیں کہ سچ بولنے کا حوصلہ پیدا کرو اور خوف کے تالے توڑ دو۔

:اہم اصطلاحات
ادا سے مراد عملی جرات، قفل سے مراد خوف اور ڈر وہ نفسیاتی رکاوٹ ہے جو انسان کو حق کہنے سے روکتی ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
سچ بولنے کے لیے سب سے پہلے اپنے خوف پر قابو پانا ضروری ہے۔

سلطان باہوؒ (5

کتاب حوالہ: ابیاتِ باہو

:اشعار
،باہوؒ، سچ نال رب وسدا اندر
جھوٹ نال کالے ہوون سبھ منظر۔

:لفظی ترجمہ
اے باہو! سچ سے دل میں خدا کی روشنی آتی ہے جبکہ جھوٹ سے ہر منظر تاریک ہو جاتا ہے۔

:اہم اصطلاحات
اندر دل کی کیفیت، منظر انسان کی داخلی حالت اور کالا ہونا اخلاقی زوال کی علامت ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
جھوٹ صرف سماج نہیں بلکہ انسان کے باطن کو بھی آلودہ کر دیتا ہے۔

وارث شاہؒ (6

کتاب حوالہ: قصہ ہیر وارث شاہ

:اشعار
،وارثا، سچ نال عشق وی امر
جھوٹ نال مر جاندے ناتے سارے۔

:لفظی ترجمہ
اے وارث! سچ کے ساتھ محبت بھی ہمیشہ قائم رہتی ہے جبکہ جھوٹ سے تمام رشتے ختم ہو جاتے ہیں۔

:اہم اصطلاحات
عشق سے مراد سچی وابستگی، امر سے مراد پائیداری اور ناتے انسانی تعلقات ہیں۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
دیانت کے بغیر تعلقات محض وقتی مفاد بن جاتے ہیں۔

میاں محمد بخشؒ (7

کتاب حوالہ: سیف الملوک

:اشعار
،بخشا، سچ دا راستہ اوکھا سہی
پر انجام وچ عزت لکھیا رہی۔

:لفظی ترجمہ
اے بخش! سچ کا راستہ مشکل ضرور ہے مگر اس کا انجام عزت اور وقار ہے۔

:اہم اصطلاحات
اوکھا یعنی مشکل، انجام یعنی طویل مدتی نتیجہ اور عزت اخلاقی وقار کی علامت ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
فوری فائدہ چھوڑ کر طویل مدتی کردار کو ترجیح دینا دانشمندی ہے۔

مادھو لال حسینؒ (8

کتاب حوالہ: کلامِ مادھو لال حسین

:اشعار
،مادھوؒ، سچ نال نرمی وسے
جھوٹ نال دل وچ زہر رسے۔

:لفظی ترجمہ
مادھو کہتا ہے کہ سچ سے دل میں نرمی آتی ہے جبکہ جھوٹ دل میں زہر بھر دیتا ہے۔

:اہم اصطلاحات
نرمی اخلاقی توازن اور زہر نفسیاتی کڑواہٹ و نفرت کی علامت ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
دیانت انسان کو جذباتی طور پر صحت مند بناتی ہے۔

پیر مہر علی شاہؒ (9

کتاب حوالہ: کلیاتِ پیر مہر علی شاہ

:اشعار
،مہر علیؒ، سچ اے مردانگی
حق تے ڈٹنا اصل زندگی۔

:لفظی ترجمہ
اے مہر علی! سچ ہی اصل جرات ہے اور حق پر ڈٹ جانا ہی حقیقی زندگی ہے۔

:اہم اصطلاحات
مردانگی سے مراد اخلاقی جرات، حق انصاف اور اصولی سچائی کی علامت ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
کردار کا امتحان مشکل حالات میں ہوتا ہے، آسانیوں میں نہیں۔

خواجہ غلام فریدؒ (10

کتاب حوالہ: دیوانِ خواجہ غلام فرید

:اشعار
،فریدا، سچ ریگ وچ وی سایہ دے
جھوٹ محل وچ وی پیاسا رکھے۔

:لفظی ترجمہ
اے فرید! سچ صحرا میں بھی سہارا دیتا ہے جبکہ جھوٹ محل میں بھی بےسکون رکھتا ہے۔

:اہم اصطلاحات
ریگ مشکل حالات، سایہ تحفظ اور پیاس بےچینی و اضطراب کی علامت ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
سچ حالات سے نہیں بلکہ اندرونی طاقت سے جڑا ہوتا ہے۔

مفصل خلاصہ اور مغربی فلسفے سے ربط

پنجابی صوفی روایت میں سچائی محض اخلاقی ہدایت نہیں بلکہ **وجودی جرات**

(Existential Courage)

ہے، یعنی انسان کا اپنے عمل، قول اور ضمیر میں ہم آہنگ ہونا۔ یہ شعرا سکھاتے ہیں کہ سچ وقتی نقصان، تنہائی یا مخالفت تو لا سکتا ہے مگر انسان کو اندر سے ٹوٹنے نہیں دیتا، جبکہ جھوٹ وقتی سہولت دے کر شخصیت کو اندر سے کھوکھلا کر دیتا ہے۔

مغربی فلسفے میں سقراط کی اخلاقی دیانت، ارسطو کی **ورچو ایتھکس** (اخلاقی فضیلت)، کانٹ کی **ڈیوٹی ایتھکس** (فرض شناسی کے اخلاقیات) اور جدید **ایگزسٹنشل ازم** (سارتر کا فلسفۂ وجودیت) اسی بات پر متفق ہیں کہ باوقار زندگی وہ ہے جو عارضی سہولت کے بجائے پختہ اصولوں پر قائم ہو۔ جدید نفسیات میں اسے **مورل کریج** (اخلاقی جرات)، **انٹیگریٹی** (کردار کی پختگی) اور **سائیکالوجیکل کنسسٹینسی** (ذہنی ہم آہنگی) کہا جاتا ہے، جہاں انسان اپنے خوف، سماجی دباؤ اور کسی بھی نقصان کے باوجود سچ کے ساتھ کھڑا رہتا ہے۔

5. **Love and compassion for humanity/ Humanism and service to others**

محبتِ انسانیت اور ہمدردی / انسان دوستی اور خدمتِ خلق

بابا فریدالدین گنج شکرؒ (1

کتاب حوالہ: شلوکِ فرید — گرو گرنتھ صاحب

:اشعار
،فریدا، جیہڑا دل نال دل نوں جوڑے
اوہی رب دے گھر دا راہ ویکھے۔

:لفظی ترجمہ
اے فرید! جو انسان دل سے دوسرے انسان کے دل کو جوڑتا ہے وہی خدا کے گھر کا راستہ پاتا ہے۔

:اہم اصطلاحات
دل سے مراد باطنی اخلاص، جوڑنا سے مراد محبت و ہمدردی اور رب کا گھر اخلاق بلندی کی علامت ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
انسان سے محبت دراصل خدا تک پہنچنے کا راستہ ہے۔

بابا بلھے شاہؒ (2

کتاب حوالہ: کلیاتِ بلھے شاہ

:اشعار
،بلھیا، انسان نال پیار کما
ایہہ ای عبادت، ایہہ ای دعا۔

:لفظی ترجمہ
اے بلھے! انسان سے محبت کرنا ہی اصل عبادت اور اصل دعا ہے۔

:اہم اصطلاحات
پیار سے مراد بے غرض محبت، عبادت سے مراد عملی دین اور دعا سے مراد خیرخواہی ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
محض رسمیں نہیں بلکہ انسان دوستی اصل دینداری ہے۔

بابا گرو نانکؒ (3

کتاب حوالہ: گرو گرنتھ صاحب

:اشعار
،نانکؒ، سبھ نال پیار دا ورتاؤ
ایہو ای سچا دھرم کہلاو۔

:لفظی ترجمہ
اے نانک! سب کے ساتھ محبت کا برتاؤ ہی سچا دین کہلاتا ہے۔

:اہم اصطلاحات
ورتاؤ عملی رویہ، دھرم اخلاقی نظام اور پیار عالمگیر محبت کی علامت ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
مذہب کی اصل پہچان انسان کے ساتھ رویے سے ہوتی ہے۔

شاہ حسینؒ (4

کتاب حوالہ: کلیاتِ شاہ حسین

:اشعار
،حسینؒ، درد منداں دا درد سُنا
اوہو ای عشق دا سچا گنا۔

:لفظی ترجمہ
شاہ حسین کہتے ہیں کہ دکھوں میں مبتلا لوگوں کا درد سمجھنا ہی سچی محبت ہے۔

:اہم اصطلاحات
دردمند مصیبت زدہ انسان، عشق گہری انسانی وابستگی اور گنا شمار یا قدر کی علامت ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
ہمدردی کے بغیر محبت محض دعویٰ رہ جاتی ہے۔

سلطان باہوؒ (5

کتاب حوالہ: ابیاتِ باہو

:اشعار
،باہوؒ، خدمت وچ رب وسدا نظر
انسان نال پیار ای رب دا سفر۔

:لفظی ترجمہ
اے باہو! انسان کی خدمت میں خدا نظر آتا ہے اور انسان سے محبت ہی خدا تک پہنچنے کا سفر ہے۔

:اہم اصطلاحات
خدمت بے لوث عمل، سفر روحانی راستہ اور نظر باطنی ادراک کی علامت ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
خدمتِ خلق عبادت کی عملی شکل ہے۔

وارث شاہؒ (6

کتاب حوالہ: قصہ ہیر وارث شاہ

:اشعار
،وارثا، پیار بناں سبھ ویران
رحم نال وسدا اے جہان۔

:لفظی ترجمہ
اے وارث! محبت کے بغیر سب کچھ ویران ہے اور رحم سے ہی دنیا آباد ہوتی ہے۔

:اہم اصطلاحات
ویران بے روح معاشرہ، رحم ہمدردی اور جہان انسانی دنیا کی علامت ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
معاشرہ رحم اور محبت سے ہی قائم رہتا ہے۔

میاں محمد بخشؒ (7

کتاب حوالہ: سیف الملوک

:اشعار
،بخشا، جو دوجے لئی جئے
اوہی اصل انسان کہئے۔

:لفظی ترجمہ
اے بخش! جو دوسروں کے لیے جیتا ہے وہی حقیقی انسان کہلاتا ہے۔

:اہم اصطلاحات
دوجا دوسرا انسان، جینا خدمت کے جذبے کے ساتھ زندگی گزارنا اور انسان اخلاق تکمیل کی علامت ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
ایثار انسان کو عظمت دیتا ہے۔

مادھو لال حسینؒ (8

کتاب حوالہ: کلامِ مادھو لال حسین

:اشعار
،مادھوؒ، ہر دل وچ رب دا واس
نفرت توں پیار بنے خاص۔

:لفظی ترجمہ
مادھو کہتا ہے کہ ہر دل میں خدا کا بسیرا ہے اور نفرت کو محبت میں بدلنا اصل کمال ہے۔

:اہم اصطلاحات
واس خدا کی موجودگی، نفرت منفی جذبات اور خاص اخلاقی بلندی کی علامت ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
ہر انسان قابلِ احترام ہے۔

پیر مہر علی شاہؒ (9

کتاب حوالہ: کلیاتِ پیر مہر علی شاہ

:اشعار
،مہر علیؒ، رحم نال وسدا ایمان
انسان نال پیار ای رب دی شان۔

:لفظی ترجمہ

اے مہر علی! رحم سے ایمان زندہ رہتا ہے اور انسان سے محبت خدا کی پہچان ہے۔

:اہم اصطلاحات

رحم عملی شفقت، ایمان زندہ کردار اور شان خدا کی صفت کی علامت ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ

ایمان کا معیار انسان دوستی ہے۔

خواجہ غلام فریدؒ (10

کتاب حوالہ: دیوانِ خواجہ غلام فرید

:اشعار

،فریدا، ہر درد مند وچ رب وسے
جو سیوا کرے اوہی رب رسے۔

:لفظی ترجمہ

اے فرید! ہر دکھ درد میں مبتلا انسان میں خدا بستا ہے اور جو خدمت کرتا ہے وہی خدا کو پا لیتا ہے۔

:اہم اصطلاحات

سیوا بے غرض خدمت، درد مند محتاج انسان اور رسنا قربِ الٰہی کی علامت ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ

دکھ سکھ بانٹنا انسان کو خدا کے قریب کرتا ہے۔

مفصل خلاصہ اور مغربی فلسفے سے ربط

پنجابی صوفی روایت میں محبتِ انسانیت محض جذباتی کیفیت نہیں بلکہ **اخلاقی ذمہ داری** ہے۔ یہ شعرا اس بات پر متفق ہیں کہ خدا تک پہنچنے کا راستہ انسان کے دل سے ہو کر گزرتا ہے، اور جو شخص دوسروں کے درد کو اپنا درد نہیں سمجھتا وہ محض ظاہری دینداری میں مبتلا رہتا ہے۔

مغربی فلسفے میں **ہیومنزم** (انسان دوستی)، ارسطو کی **فیلیا** (باہمی محبت و دوستی)، کانٹ کا تصورِ انسانی وقار، ایڈم اسمتھ کی **مورل سینٹیمنٹس** (اخلاقی جذبات) اور جدید **ایتھکس آف کیئر** (دیکھ بھال کے اخلاقیات) اسی اصول کو تقویت دیتے ہیں کہ معاشرے کی اخلاقی صحت کا دارومدار ہمدردی، خدمت اور ایثار پر ہے۔ دوسری طرف، جدید نفسیات میں **ایمپیتھی** (دوسروں کے احساس کو سمجھنا)،

آلٹروئزم (بے غرض ہمدردی) اور **پرو سوشل بیہیویئر** (سماجی فلاحی رویے) کو ذہنی صحت اور سماجی ہم آہنگی کی بنیاد سمجھا جاتا ہے۔

یوں صوفی شاعری اور مغربی فلسفہ دونوں اس نکتے پر یکجا ہو جاتے ہیں کہ **محبت انسان کو مذہب نسل اور طبقے سے اوپر اٹھا دیتی ہے۔** جو فرد دوسروں کے لیے جینا سیکھ لیتا ہے، وہ نہ صرف ایک اچھا انسان بلکہ ایک متوازن، باوقار اور معاشرے کے لیے مفید کردار بن جاتا ہے۔

6. **Justice and fairness**

عدل و انصاف / انصاف پسندی اور منصفانہ رویّہ

بابا فریدالدین گنج شکرؒ (1

کتاب حوالہ: شلوکِ فرید — گرو گرنتھ صاحب

:اشعار

،فریدا، عدل نال تول کے رکھ قدم

ظلم دے محل آخر ہوون ختم۔

:لفظی ترجمہ

اے فرید! اپنے قدم انصاف کے ترازو میں رکھ کیونکہ ظلم پر کھڑی ہوئی عمارتیں آخرکار گر جاتی ہیں۔

:اہم اصطلاحات

عدل سے مراد منصفانہ رویہ، تول سے مراد احتساب اور ظلم طاقت کے غلط استعمال کی علامت ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ

طاقت کے ساتھ انصاف نہ ہو تو زوال ناگزیر ہوتا ہے۔

بابا بلھے شاہؒ (2

کتاب حوالہ: کلیاتِ بلھے شاہ

:اشعار

،بلھیا، انصاف بناں سبھ کھوٹا

زور نال حق دا مُکھ نئیں موڑا۔

:لفظی ترجمہ
اے بلھے! انصاف کے بغیر ہر چیز کھوکھلی ہے اور زور زبردستی سے حق کا منہ نہیں موڑا جا سکتا۔

:اہم اصطلاحات
کھوٹا اخلاقی کھوکھلا پن، زور جبر اور حق سچ و انصاف کی علامت ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
حق وقتی طور پر دب سکتا ہے مگر ختم نہیں ہوتا۔

باباگرو نانکؒ (3

کتاب حوالہ: گرو گرنتھ صاحب

:اشعار
،نانکؒ، عدل اے رب دا حکم
انصاف نال چلدا اے دھرم۔

:لفظی ترجمہ
اے نانک! عدل خدا کا حکم ہے اور دین انصاف کے ساتھ ہی قائم رہتا ہے۔

:اہم اصطلاحات
حکم الٰہی اصول، دھرم اخلاقی نظام اور عدل توازن کی علامت ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
مذہب اور اخلاق انصاف کے بغیر بے معنی ہو جاتے ہیں۔

شاہ حسینؒ (4

کتاب حوالہ: کلیاتِ شاہ حسین

:اشعار
،حسینؒ، مظلوم دی آہ نہ ٹال
عدل بناں نہ وسدا جہان۔

:لفظی ترجمہ
شاہ حسین کہتے ہیں کہ مظلوم کی آہ کو نظرانداز نہ کرو کیونکہ انصاف کے بغیر دنیا آباد نہیں رہ سکتی۔

:اہم اصطلاحات
آہ مظلوم کی بددعا، وسنا سماجی استحکام اور جہان انسانی معاشرہ ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
مظلوم کی آواز کو نظرانداز کرنا اجتماعی تباہی کو دعوت دیتا ہے۔

سلطان باہوؒ (5

کتاب حوالہ: ابیاتِ باہو

:اشعار
،باہوؒ، عدل نال رب راضی
ظلم نال ویکھا سبھ نالاضی۔

:لفظی ترجمہ
اے باہو! خدا انصاف سے راضی ہوتا ہے اور ظلم سے ہر طرف ناراضی پھیلتی ہے۔

:اہم اصطلاحات
راضی اخلاقی ہم آہنگی، نالاضی روحانی بےچینی اور ظلم ناانصافی کی علامت ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
عدل باطن اور معاشرے دونوں میں سکون پیدا کرتا ہے۔

وارث شاہؒ (6

کتاب حوالہ: قصہ ہیر وارث شاہ

:اشعار
،وارثا، انصاف نال چلدا پیار
جبر نال ٹُٹ جاوے اعتبار۔

:لفظی ترجمہ
اے وارث! محبت انصاف سے چلتی ہے جبکہ جبر سے اعتماد ٹوٹ جاتا ہے۔

:اہم اصطلاحات
پیار سماجی ربط، جبر طاقت کا غلط استعمال اور اعتبار باہمی بھروسہ ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
انصاف کے بغیر کوئی رشتہ یا نظام قائم نہیں رہتا۔

میاں محمد بخشؒ (7

کتاب حوالہ: سیف الملوک

:اشعار
،بخشا، انصاف دا رکھ تولا
اک پلڑا بھاویں بھاری ہو جاوے۔

:لفظی ترجمہ
اے بخش! انصاف کی ترازو سیدھی رکھ چاہے ایک پلڑا بھاری ہی کیوں نہ پڑ جائے۔

:اہم اصطلاحات
تولا احتساب، پلڑا فیصلہ اور انصاف غیر جانبداری کی علامت ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
عدل کا تقاضا ہے کہ نقصان اپنا ہو تب بھی فیصلہ درست ہو۔

مادھو لال حسینؒ (8

کتاب حوالہ: کلامِ مادھو لال حسین

:اشعار
،مادھوؒ، عدل نال نرم ہووے دل
ظلم نال جمے نفرت دا گل۔

:لفظی ترجمہ
مادھو کہتا ہے کہ انصاف سے دل نرم ہوتا ہے جبکہ ظلم سے نفرت کی گرہیں پڑ جاتی ہیں۔

:اہم اصطلاحات
نرمی اخلاقی اعتدال، گل نفرت کی گانٹھ اور ظلم عدم مساوات ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
انصاف معاشرتی نفرت کو ختم کرتا ہے۔

9) پیر مہر علی شاہؒ

کتاب حوالہ: کلیاتِ پیر مہر علی شاہ

اشعار:
مہر علیؒ، عدل اے طاقت دا نور،
ظلم نال بجھ جاوے ایہہ شعور۔

لفظی ترجمہ:
اے مہر علی! عدل طاقت کو روشن کرتا ہے جبکہ ظلم سے شعور بجھ جاتا ہے۔

اہم اصطلاحات:
نور اخلاقی روشنی، شعور اجتماعی آگاہی اور طاقت اختیار کی علامت ہے۔

سبق / اخلاقی نکتہ:
طاقت کی اصل خوبصورتی انصاف میں ہے۔

---

10) خواجہ غلام فریدؒ

کتاب حوالہ: دیوانِ خواجہ غلام فرید

اشعار:
فریدا، عدل چھاؤں بنے صحرا وچ،
ظلم وسے جتھے وسدا اندھیرا۔

لفظی ترجمہ:
اے فرید! انصاف صحرا میں بھی سایہ بن جاتا ہے جبکہ ظلم وہاں بستا ہے جہاں اندھیرا چھایا ہو۔

اہم اصطلاحات:
چھاؤں تحفظ، صحرا مشکل حالات اور اندھیرا اخلاقی گمراہی کی علامت ہے۔

سبق / اخلاقی نکتہ:
انصاف مشکل ترین حالات میں بھی سہارا دیتا ہے۔

مفصل خلاصہ اور مغربی فلسفے سے ربط

پنجابی صوفی روایت میں عدل محض قانونی تصور نہیں بلکہ **اخلاقی توازن اور اجتماعی ذمہ داری** ہے۔ یہ شعرا ظلم کو صرف فرد کا گناہ نہیں بلکہ پورے معاشرے کی بیماری سمجھتے ہیں، اور انصاف کو وہ ستون قرار دیتے ہیں جس پر سماجی امن، اعتماد اور انسانی وقار قائم رہتا ہے۔

مغربی فلسفے میں ارسطو کی **ڈسٹری بیوٹو جسٹس** (انصافِ تقسیمی)، افلاطون کی ریاست کا نظریہ، جان لاک اور روسو کا سماجی معاہدہ، کانٹ کی انصاف پر مبنی فرض شناسی اور جان راولز کی **تھیوری آف جسٹس** (نظریۂ انصاف) اسی تصور کو آگے بڑھاتے ہیں کہ طاقت کو اخلاقی اصولوں کے تابع ہونا چاہیے۔ جدید سماجی علوم میں بھی انصاف کو **انسٹی ٹیوشنل فیئرنس** (ادارتی منصفانہ نظام)، **پروسیجرل جسٹس** (طریقہ کار کا انصاف) اور **سوشل ایکویٹی** (سماجی برابری) کے ذریعے ذہنی صحت اور سماجی استحکام سے جوڑا جاتا ہے۔

یوں صوفی شعرا اور مغربی فلسفی اس نکتے پر متفق نظر آتے ہیں کہ **انصاف کے بغیر طاقت ظلم بن جاتی ہے اور انصاف کے ساتھ کمزوری بھی عزت بن جاتی ہے۔** جو فرد اور جو معاشرہ عدل کو اپنا شعار بنا لیتا ہے، وہی دیرپا امن، اعتماد اور انسانیت کا محافظ بنتا ہے۔

7. Forgiveness and tolerance

درگزر و معافی / برداشت اور رواداری

---

1) بابا فریدالدین گنج شکرؒ

کتاب حوالہ: شلوکِ فرید — گرو گرنتھ صاحب

اشعار:

فریدا، معاف کرن نال دل ہلکا ہووے،
نفرت دا بوجھ آخر ساہ گھٹاوے۔

لفظی ترجمہ:

اے فرید! معاف کرنے سے دل ہلکا ہو جاتا ہے جبکہ نفرت کا بوجھ آخرکار سانس تک گھٹا دیتا ہے۔

اہم اصطلاحات:

معافی باطنی آزادی، بوجھ ذہنی کڑواہٹ اور نفرت مسلسل رنجش کی علامت ہے۔

سبق / اخلاقی نکتہ:

درگزر انسان کو اندرونی سکون عطا کرتا ہے۔

2) بابا بلھے شاہؒ

کتاب حوالہ: کلیاتِ بلھے شاہ

اشعار:
بلھیا، بخشش سکھ دا راہ،
ضد نال ودھدا اے گناہ۔

لفظی ترجمہ:
اے بلھے! معافی سکون کا راستہ ہے جبکہ ضد گناہ اور بگاڑ کو بڑھاتی ہے۔

اہم اصطلاحات:
بخشش درگزر، ضد انا پرستی اور سکھ باطنی سکون کی علامت ہے۔

سبق / اخلاقی نکتہ:
انا چھوڑے بغیر روحانی اور اخلاقی ترقی ممکن نہیں۔

---

3) بابا گرو نانکؒ

کتاب حوالہ: گرو گرنتھ صاحب

اشعار:
نانکؒ، معاف کرن وچ وڈی شان،
برداشت نال وسدا اے جہان۔

لفظی ترجمہ:
اے نانک! معاف کرنے میں عظمت ہے اور برداشت سے ہی دنیا آباد رہتی ہے۔

اہم اصطلاحات:
شان اخلاقی بلندی، برداشت رواداری اور جہان انسانی معاشرہ ہے۔

سبق / اخلاقی نکتہ:
برداشت معاشرتی ہم آہنگی کی بنیاد ہے۔

---

4) شاہ حسینؒ

کتاب حوالہ: کلیاتِ شاہ حسین

:اشعار
،حسینؒ، دل نوں صاف رکھ یار
معافی نال مٹدا اے اکھار۔

:لفظی ترجمہ
شاہ حسین کہتے ہیں کہ دل کو صاف رکھو کیونکہ معافی سے سختی اور تلخی ختم ہو جاتی ہے۔

:اہم اصطلاحات
صاف دل اخلاص، اکھار سختی اور معافی نفسیاتی نرمی کی علامت ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
دل کی صفائی انسان کو نرم خو بناتی ہے۔

سلطان باہوؒ (5

کتاب حوالہ: ابیاتِ باہو

:اشعار
،باہوؒ، معاف کرن وچ رب دا نور
کینہ رکھن نال ٹُٹدا شعور۔

:لفظی ترجمہ
اے باہو! معافی میں خدا کی روشنی ہے جبکہ کینہ رکھنے سے شعور ٹوٹ جاتا ہے۔

:اہم اصطلاحات
نور روحانی روشنی، کینہ مستقل رنجش اور شعور اخلاقی آگاہی کی علامت ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
کینہ انسان کی فکری و روحانی صلاحیت کو کمزور کرتا ہے۔

وارث شاہؒ (6

کتاب حوالہ: قصہ ہیر وارث شاہ

اشعار:
وارثا، درگزر نال جُڑدے ناتے،
بدلے نال ٹُٹدے سبھ ساتھے۔

لفظی ترجمہ:
اے وارث! درگزر سے رشتے جڑتے ہیں جبکہ بدلے سے تمام ساتھ ٹوٹ جاتے ہیں۔

اہم اصطلاحات:
درگزر تعلقات کی مرمت، بدلہ انتقامی رویہ اور ناتے انسانی رشتے ہیں۔

سبق / اخلاقی نکتہ:
رشتوں کی بقا کے لیے معافی ناگزیر ہے۔

---

7) میاں محمد بخشؒ

کتاب حوالہ: سیف الملوک

اشعار:
بخشا، برداشت اے وڈی دانائی،
جلد غصہ لے آوے رسوائی۔

لفظی ترجمہ:
اے بخش! برداشت بڑی دانائی ہے جبکہ جلدی غصہ انسان کو رسوا کر دیتا ہے۔

اہم اصطلاحات:
برداشت ذہنی پختگی، غصہ بے قابو ردِعمل اور دانائی فہم و توازن کی علامت ہے۔

سبق / اخلاقی نکتہ:
تحمل انسان کو بڑے نقصان سے بچاتا ہے۔

---

8) مادھو لال حسینؒ

کتاب حوالہ: کلامِ مادھو لال حسین

اشعار:
مادھوؒ، معافی نال نرم ہووے من،
نفرت نال جلدا اے تن۔

:لفظی ترجمہ
مادھو کہتا ہے کہ معافی سے دل نرم ہوتا ہے جبکہ نفرت سے انسان اندر ہی اندر جلتا رہتا ہے۔

:اہم اصطلاحات
نرمی جذباتی توازن، جلنا مسلسل ذہنی اذیت اور نفرت منفی جذبہ ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
معافی ذہنی صحت کے لیے ضروری ہے۔

پیر مہر علی شاہؒ (9

کتاب حوالہ: کلیاتِ پیر مہر علی شاہ

:اشعار
،مہر علیؒ، درگزر اے ایمان
برداشت بناں نہ پُورا عرفان۔

:لفظی ترجمہ
اے مہر علی! درگزر ایمان کا حصہ ہے اور برداشت کے بغیر معرفت مکمل نہیں ہوتی۔

:اہم اصطلاحات
درگزر اخلاقی وسعت، عرفان باطنی آگاہی اور ایمان عملی یقین ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
روحانی بلندی تحمل کے بغیر ممکن نہیں۔

خواجہ غلام فریدؒ (10

کتاب حوالہ: دیوانِ خواجہ غلام فرید

:اشعار
،فریدا، معافی چھاؤں بنے ریت وچ
ضد نال وسدا دکھ دا ڈیرا۔

:لفظی ترجمہ
اے فرید! معافی صحرا میں بھی سایہ بن جاتی ہے جبکہ ضد دکھ کا مستقل ٹھکانہ بنا دیتی ہے۔

:اہم اصطلاحات

چھاؤں سکون، ریت مشکل حالات اور ضد ہٹ دھرمی کی علامت ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ

لچک اور معافی مشکل حالات کو قابلِ برداشت بناتی ہے۔

مفصل خلاصہ اور مغربی فلسفے سے ربط

،پنجابی صوفی روایت میں معافی کمزوری نہیں بلکہ **اخلاقی طاقت اور ذہنی آزادی** ہے۔ یہ شعرا نفرت کینہ اور بدلے کو انسان کی داخلی قید قرار دیتے ہیں، جبکہ درگزر اور برداشت کو وہ کنجی سمجھتے ہیں جو دل، رشتوں اور معاشرے کو آزاد کرتی ہے۔ ان کے نزدیک جو شخص معاف نہیں کر سکتا وہ دراصل خود کو ہی اذیت میں رکھتا ہے۔

مغربی فلسفے اور نفسیات میں **اسٹوئسزم** (خصوصاً مارکس اوریلیئس کا فلسفۂ قناعت)، مسیحی اخلاقیات میں **فورگیونس** (عفو و درگزر)، بدھ فلسفے میں **کمپیشن** (رحم دلی)، اور جدید **سائیکالوجی** میں **ایموشنل ریگولیشن، اینگر مینجمنٹ** اور **فورگیونس تھراپی** اسی نکتے کی تائید کرتے ہیں کہ معافی ذہنی صحت، جذباتی توازن اور سماجی ہم آہنگی کے لیے ناگزیر ہے۔ سائنسی تحقیق بھی یہی بتاتی ہے کہ درگزر کرنے والا فرد کم اضطراب، کم غصے اور بہتر سماجی تعلقات کا حامل ہوتا ہے۔

یوں صوفی شعرا اور مغربی فکر اس بات پر متفق نظر آتے ہیں کہ **معافی دوسروں کے لیے نہیں بلکہ سب سے پہلے اپنے لیے ہوتی ہے۔** جو فرد برداشت اور درگزر کو اپنا لیتا ہے وہ نہ صرف ایک بہتر انسان بنتا ہے بلکہ ایک پُرسکون، متوازن اور مضبوط کردار کا حامل بھی ہو جاتا ہے، جو ہر دور اور ہر معاشرے کے لیے ناگزیر ہے۔

8. Freedom from social and ritualistic constraints

سماجی اور رسمی جکڑ بندیوں سے آزادی

بابا فریدالدین گنج شکرؒ (1

کتاب حوالہ: شلوکِ فرید — گرو گرنتھ صاحب

:اشعار
،فریدا، رسمیں توڑ کے دل سچ نال جوڑ
خالی چالاں نال نہ ملدا رب دا موڑ۔

:لفظی ترجمہ
اے فرید! رسومات توڑ کر دل کو سچ سے جوڑو، محض ظاہری چلن سے خدا تک نہیں پہنچا جا سکتا۔

:اہم اصطلاحات
رسمیں ظاہری عبادات، سچ باطنی حقیقت اور موڑ منزلِ مقصود کی علامت ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
باطن کی اصلاح، ظاہر پر فوقیت رکھتی ہے۔

بابا بلھے شاہؒ (2

کتاب حوالہ: کلیاتِ بلھے شاہ

:اشعار
،بلھیا، نہ مسجد نہ مندر راہ
دل دا سچ اے رب دی چاہ۔

:لفظی ترجمہ
اے بلھے! نہ مسجد نہ مندر اصل راستہ ہیں، دل کی سچائی ہی خدا کی چاہ ہے۔

:اہم اصطلاحات
راستہ روحانی قربت، دل باطن اور سچ اخلاص کی علامت ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
خدا دل کی نیت دیکھتا ہے، جگہ نہیں۔

---

3) بابا گرو نانکؒ

کتاب حوالہ: گرو گرنتھ صاحب

اشعار:
نانکؒ، رسم نہ دھرم بنائے،
سچ دی راہ جو رب نال ملائے۔

لفظی ترجمہ:
اے نانک! رسم و رواج دین نہیں بناتے، سچ کا راستہ ہی خدا سے ملاتا ہے۔

اہم اصطلاحات:
دھرم دین، رسم رواج سماجی جکڑ اور سچ اخلاقی صداقت ہے۔

سبق / اخلاقی نکتہ:
دین کی روح سچائی اور عمل میں ہے۔

---

4) شاہ حسینؒ

کتاب حوالہ: کلیاتِ شاہ حسین

اشعار:
حسینؒ، چھوڑ دے لوکاں دا ڈر،
رب وسدا اے آزاد اندر۔

لفظی ترجمہ:
شاہ حسین کہتے ہیں کہ لوگوں کا خوف چھوڑ دو، خدا آزاد دل میں بستا ہے۔

اہم اصطلاحات:
ڈر سماجی دباؤ، آزادی باطنی خودی اور اندر دل کی دنیا ہے۔

سبق / اخلاقی نکتہ:
روحانی آزادی سماجی خوف سے نجات ہے۔

---

5) سلطان باہوؒ

کتاب حوالہ: ابیاتِ باہو

:اشعار
،باہوؒ، فقہ کتاباں چھڈ
رب لبھدا اے دل دے کڈ۔

:لفظی ترجمہ
اے باہو! فقہی کتابوں کی بحث چھوڑو، خدا دل کی کھوج سے ملتا ہے۔

:اہم اصطلاحات
کتاباں علمِ ظاہر، کڈ تلاش اور دل مرکزِ روح ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
علم تب مفید ہے جب دل کو جگائے۔

وارث شاہؒ (6

کتاب حوالہ: قصہ ہیر وارث شاہ

:اشعار
،وارثا، عشق نہ ویکھے ذات
قیداں توں آزاد اے اس دی بات۔

:لفظی ترجمہ
اے وارث! عشق ذات پات نہیں دیکھتا، اس کی بات ہر قید سے آزاد ہے۔

:اہم اصطلاحات
ذات پات سماجی تقسیم، قید پابندیاں اور عشق آفاقی محبت ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
محبت انسان کو سماجی دیواروں سے آزاد کرتی ہے۔

میاں محمد بخشؒ (7

کتاب حوالہ: سیف الملوک

:اشعار
،بخشا، رسم دا بوجھ نہ چک
آزاد روح وچ رب وسک۔

:لفظی ترجمہ
اے بخش! رسومات کا بوجھ نہ اٹھاؤ، خدا آزاد روح میں بستا ہے۔

:اہم اصطلاحات
بوجھ ظاہری پابندیاں، آزادی روحانی وسعت اور وسک بسانا ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
روح کی آزادی ایمان کو گہرا کرتی ہے۔

مادھو لال حسینؒ (8

کتاب حوالہ: کلامِ مادھو لال حسین

:اشعار
،مادھوؒ، لوک ریتاں چھڈ کے ویکھ
عشق دے راہ وچ رب نوں پیکھ۔

:لفظی ترجمہ
مادھو کہتا ہے کہ معاشرتی ریتیں چھوڑ کر دیکھو، عشق کے راستے میں خدا نظر آئے گا۔

:اہم اصطلاحات
لوک ریتاں سماجی روایتیں، عشق روحانی جذبہ اور راہ سفرِ حق ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
سچ کی تلاش روایت شکنی مانگتی ہے۔

پیر مہر علی شاہؒ (9

کتاب حوالہ: کلیاتِ پیر مہر علی شاہ

:اشعار
،مہر علیؒ، پابندی جے نال ہو
محبت نال ٹٹ جاوے سو۔

:لفظی ترجمہ

اے مہر علی! جو پابندی محبت کے خلاف ہو، وہ محبت سے ٹوٹ جاتی ہے۔

:اہم اصطلاحات

پابندی جبر، محبت باطنی قوت اور ٹٹ جانا نفیِ جبر ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ

محبت جبر کو ختم کر دیتی ہے۔

خواجہ غلام فریدؒ (10

کتاب حوالہ: دیوانِ خواجہ غلام فرید

:اشعار

،فریدا، صحرا آزاد اے ریتاں توں
رب لبھدا اے سادہ نیتاں توں۔

:لفظی ترجمہ

اے فرید! صحرا روایتوں سے آزاد ہے، خدا سادہ نیتوں سے ملتا ہے۔

:اہم اصطلاحات

صحرا آزادی کی علامت، سادہ نیت اخلاص اور ریتاں سماجی رسمیں ہیں۔

:سبق / اخلاقی نکتہ

سادگی انسان کو حقیقت کے قریب لاتی ہے۔

مفصل خلاصہ اور مغربی فلسفے سے ربط

پنجابی صوفی شعرا کے نزدیک مذہب اور روحانیت کا اصل مقصد **انسان کو آزاد کرنا** ہے، قید کرنا نہیں۔ وہ ظاہری رسومات، سماجی دباؤ، ذات پات اور مذہبی اجارہ داری کو روحانی ترقی میں رکاوٹ سمجھتے ہیں۔ ان کے ہاں خدا تک رسائی کا راستہ دل، سچائی، محبت اور آزادی سے ہو کر گزرتا ہے، نہ کہ جامد روایتوں سے۔

مغربی فلسفے میں یہی تصور **سورین کیرکگارڈ** کی **انسٹی ٹیوشنل ریلیجن** (ادارتی مذہب) پر تنقید، **نیچے** کی **فالس موریلٹی** (جھوٹی اخلاقیات)، **ایرک فروم** کی **فریڈم فرام اتھوریٹیرین ریلیجن** (آمرانہ مذہب سے

آزادی)، اور **ایگزسٹنشل ازم** (وجودیت) کے **اتھینٹک سیلف** (حقیقی ذات) کے تصور میں ملتا ہے، جہاں انسان سماجی ساختوں سے نکل کر اپنی اصل ذمہ داری اور سچائی کو قبول کرتا ہے۔

یوں پنجابی صوفی فکر اور جدید مغربی فلسفہ دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ **سچائی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ خوف اور رسم پرستی ہے۔** جب انسان دلیر ہو کر سماجی جکڑ بندیوں سے آزاد ہوتا ہے تو وہ نہ صرف خدا کے قریب ہوتا ہے بلکہ ایک آزاد، باوقار اور اخلاقی شخصیت میں ڈھل جاتا ہے، جو معاشرے کو بھی انسان دوست بناتی ہے۔

9. Ethical Conduct in Relationships

تعلقات میں اخلاقی رویّہ

بابا فریدالدین گنج شکرؒ (1

کتاب حوالہ: شلوکِ فرید — گرو گرنتھ صاحب

:اشعار
،فریدا، بول نرمی دا رکھ یار
دل ٹٹدا اے تکھے وار۔

:لفظی ترجمہ
اے فرید! دوستوں سے نرمی سے بات کرو، تیز لہجہ دل توڑ دیتا ہے۔

:اہم اصطلاحات
نرمی حسنِ اخلاق، وار سخت کلامی اور دل انسانی وقار کی علامت ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
نرم گفتاری تعلقات کو محفوظ رکھتی ہے۔

بابا بلھے شاہؒ (2

کتاب حوالہ: کلیاتِ بلھے شاہ

:اشعار
،بلھیا، سچ نال یاری رکھ
فریب نال رشتہ نہ سکھ۔

:لفظی ترجمہ
اے بلھے! سچ کے ساتھ دوستی رکھو، فریب سے رشتہ مضبوط نہیں ہوتا۔

:اہم اصطلاحات
سچ دیانت، فریب خود غرضی اور یاری اعتماد کی بنیاد ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
ایمانداری تعلقات کی اصل طاقت ہے۔

بابا گرو نانکؒ (3

کتاب حوالہ: گرو گرنتھ صاحب

:اشعار
،نانکؒ، عزت دے نال رشتہ بنے
جو دل توں نکلے اوہ سدا چلے۔

:لفظی ترجمہ
اے نانک! عزت سے رشتہ بنتا ہے اور جو دل سے نکلے وہ دیرپا ہوتا ہے۔

:اہم اصطلاحات
عزت باہمی احترام، دل خلوص اور رشتہ سماجی بندھن ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
احترام تعلقات کو پائیدار بناتا ہے۔

سلطان باہوؒ (4

کتاب حوالہ: ابیاتِ باہو

:اشعار
،باہوؒ، نفس نوں وچ نہ آن دے
یار نال حق دا پاس جان دے۔

:لفظی ترجمہ
اے باہو! نفس کو درمیان میں نہ آنے دو، دوست کے حق کا خیال رکھو۔

:اہم اصطلاحات
نفس خود غرضی، حق انصاف اور یار قربت کا رشتہ ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
خود غرضی رشتوں کو کمزور کرتی ہے۔

وارث شاہؒ (5

کتاب حوالہ: قصہ ہیر وارث شاہ

:اشعار
،وارثا، عشق وچ وفا ضروری
بغیر وفا رشتہ اے عارضی۔

:لفظی ترجمہ
اے وارث! محبت میں وفا ضروری ہے، وفا کے بغیر رشتہ عارضی رہتا ہے۔

:اہم اصطلاحات
وفا ذمہ داری، عشق گہرا تعلق اور عارضی ناپائیداری ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
وفاداری رشتوں کو دوام دیتی ہے۔

خلاصہ (مغربی فکر سے ربط)

پنجابی صوفیا کے نزدیک تعلقات کی بنیاد **نرمی، سچائی، احترام، وفا اور نفس کی نفی** ہے۔ یہ تصور مغرب **اور جدید ،Human Dignity کے Kant ،(احترام و اعتدال) Virtue Ethics کی Aristotle** میں سے ہم آہنگ ہے، جہاں اخلاقی **Trust Theory اور Emotional Intelligence میں Psychology** رویّہ ہی صحت مند تعلقات کی ضمانت بنتا ہے۔

10.Harmony with Nature and Environment

فطرت و ماحول سے ہم آہنگی

1) بابا فریدالدین گنج شکرؒ

کتاب حوالہ: شلوکِ فرید — گرو گرنتھ صاحب

:اشعار
،فریدا، مٹی وچ رب دی مہک
ساہ نال وسدا قدرت لک۔

:لفظی ترجمہ
اے فرید! مٹی میں خدا کی خوشبو ہے، سانس کے ساتھ قدرت بستی ہے۔

:اہم اصطلاحات
مٹی زمین، مہک الٰہی نشان اور قدرت کائناتی نظام ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
فطرت خدا کی نشانی ہے، اس کا احترام لازم ہے۔

---

2) بابا بلھے شاہؒ

کتاب حوالہ: کلیاتِ بلھے شاہ

:اشعار
،بلھیا، درختاں نال کر پیار
ایہ وی رب دے ناں دا اظہار۔

:لفظی ترجمہ
اے بلھے! درختوں سے محبت کرو، یہ بھی خدا کے نام کا اظہار ہیں۔

:اہم اصطلاحات
درخت حیات، پیار ذمہ داری اور اظہار قدرتی تسبیح ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
ماحول سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔

بابا گرو نانکؒ (3

کتاب حوالہ: گرو گرنتھ صاحب

:اشعار
،نانکؒ، پون گرو، پانی پیتا
دھرتی ماں، ایہ جگ جیتا۔

:لفظی ترجمہ
اے نانک! ہوا استاد، پانی باپ اور زمین ماں ہے، اسی سے دنیا قائم ہے۔

:اہم اصطلاحات
پون ہوا، دھرتی ماں اور گرو رہنمائی کی علامت ہیں۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
انسان فطرت کا حاکم نہیں، حصہ ہے۔

میاں محمد بخشؒ (4

کتاب حوالہ: سیف الملوک

:اشعار
،بخشا، قدرت نال کر انصاف
ساہ تے ساں وچ اے ایہ ربط صاف۔

:لفظی ترجمہ
اے بخش! فطرت کے ساتھ انصاف کرو، سانس اور کائنات میں گہرا ربط ہے۔

:اہم اصطلاحات
انصاف توازن، ساں زندگی اور ربط باہمی وابستگی ہے۔

:سبق / اخلاقی نکتہ
ماحولیاتی توازن زندگی کی بقا ہے۔

خواجہ غلام فریدؒ (5

کتاب حوالہ: دیوانِ خواجہ غلام فرید

:اشعار

،فریدا، صحرا، دریا، ہوا اک
رب وسدا اے قدرت دے وچ سب۔

:لفظی ترجمہ

اے فرید! صحرا، دریا اور ہوا ایک ہیں، خدا سب میں بستا ہے۔

:اہم اصطلاحات

صحرا وسعت، دریا روانی اور اک وحدتِ وجود کی علامت ہیں۔

:سبق / اخلاقی نکتہ

فطرت سے ہم آہنگی روحانی شعور بڑھاتی ہے۔

خلاصہ (مغربی فکر سے ربط)

صوفی روایت میں فطرت محض ایک وسیلہ نہیں بلکہ ایک مقدس امانت ہے۔ یہ سوچ مغرب میں **ڈیپ ایکولوجی (آرنے نیس)**، **ہائیڈیگر** کے **بیئنگ ان دی ورلڈ** کے تصور، اور **انوائرمنٹل ایتھکس** (ماحولیاتی اخلاقیات) سے مکمل ہم آہنگ ہے، جہاں انسان کو فطرت کا محافظ سمجھا جاتا ہے، مالک نہیں۔

پنجابی مذہبی ادب (منتخب اقتباسات)

بابا گُرو نانک دیو جی (1

:شاہمکھی پنجابی اقتباس

اوّل اللہ نور اُپایا، قدرت دے سبھ بندے"
"اک نور توں سبھ جگ اُپجیا، کون بھلے کو منّدے

:حوالہ

بابا گُرو نانک دیو جی — گرو گرنتھ صاحب (راگ آسا)

:اردو ترجمہ

اللہ نے سب سے پہلے نور پیدا کیا، اور اسی قدرت سے تمام انسان وجود میں آئے۔
جب سب ایک ہی نور سے پیدا ہوئے ہیں تو پھر کوئی برا اور کوئی اچھا کیسے ہو سکتا ہے؟

:اہم الفاظ کے معانی (اردو)

نور: الٰہی روشنی

قدرت: خدائی تخلیقی طاقت

بندے: انسان

بھلے / منّدے: اچھا / برا

:ترقی پسند مفہوم

یہ فکر انسانوں میں مساوات، انسانیت اور طبقاتی و مذہبی تفریق کی نفی کرتی ہے۔

بلّھے شاہ (2

:شاہمکھی پنجابی اقتباس

مسجد ڈھا دے، مندر ڈھا دے، ڈھا دے جو کجھ ڈھندا"
"پر کسے دا دل نہ ڈھاویں، رب دلاں وچ رہندا

:حوالہ

بلّھے شاہ — کافیاں بلّھے شاہ (مرتبہ: مختلف مستند پنجابی مجموعے)

:اردو ترجمہ
مسجد گرا دے، مندر گرا دے، جو کچھ گرانا ہے گرا دے
لیکن کسی کا دل نہ توڑ، کیونکہ خدا دلوں میں بستا ہے۔

:اہم الفاظ کے معانی (اردو)

مسجد / مندر: عبادت گاہیں

دل: انسان کا باطن

رب: خدا

رہندا: بستا ہے

:ترقی پسند مفہوم
ظاہری مذہبی ڈھانچوں کے بجائے انسان کی حرمت اور باطنی اخلاق کو مرکزیت دینا۔

شاہ حسین (3

:شاہمکھی پنجابی اقتباس
حسین آکھدا عشق دی راہ، اوکھے سُکھے دی ناہیں"
"سر دےوے تے راز ملے، ایہہ سودا سستاں ناہیں

:حوالہ
شاہ حسین — کافیاں شاہ حسین

:اردو ترجمہ
شاہ حسین کہتے ہیں کہ عشق کا راستہ آسان آرام کا نہیں۔
سر قربان کرو تو ہی راز ملتا ہے، یہ سودا سستا نہیں۔

:اہم الفاظ کے معانی (اردو)

عشق: سچا روحانی جذبہ

راہ: راستہ

راز: حقیقتِ الٰہی

سودا: معاملہ / قیمت

:ترقی پسند مفہوم
یہ فکر خود غرضی، سہولت پسندی اور کھوکھلے مذہبی دعووں کے خلاف ہے۔

وارث شاہ (4

:شاہمکھی پنجابی اقتباس
ربّہ عشق کماں دا سچ آکھاں، جاں لوکاں دا ڈر رکھاں"
"ایہہ عشق نہ پچھے ذات پات نوں، نہ ویکھے تخت نہ رکھاں

:حوالہ
وارث شاہ — ہیر وارث شاہ

:اردو ترجمہ
اے رب! میں عشق کی سچائی بیان کروں یا لوگوں کے خوف میں رہوں؟
عشق نہ ذات پات پوچھتا ہے، نہ تخت دیکھتا ہے اور نہ تاج۔

:اہم الفاظ کے معانی (اردو)

عشق: آفاقی محبت

ذات پات: سماجی طبقہ

تخت / تاج: اقتدار و حکمرانی

ڈر: خوف

:ترقی پسند مفہوم
یہ اقتباس سماجی درجہ بندی، طبقاتی نظام اور اقتدار پر تنقید کرتا ہے۔

بابا فرید الدین گنج شکر (5

:شاہمکھی پنجابی اقتباس
فریدا! روٹی میری کاٹھ دی، لاون میری بھکھ"
"جناں کھادیاں چُوپڑیاں، گھنے سہن گے دکھ

:حوالہ
بابا فرید — گرو گرنتھ صاحب (شلوک فرید)

:اردو ترجمہ

فرید! میری روٹی سخت ہے اور میرے لباس میں بھوک بسی ہے۔
جنہوں نے چپڑیاں (آرام و عیش) کھائیں، وہ زیادہ دکھ اٹھائیں گے۔

:اہم الفاظ کے معانی (اردو)

کاٹھ دی روٹی: سخت زندگی

چُوپڑیاں: عیش و آرام

دکھ: تکلیف

بھکھ: بھوک

:ترقی پسند مفہوم

یہ فکر دولت پرستی اور عدم مساوات کے خلاف ایک اخلاقی تنقید ہے۔

Progressive religious thought:

اسلام — پنجابی تفسیری / اصلاحی نثر (1

ماخذ: مولانا غلام رسول مہر

کتاب: تفسیرِ قرآن (پنجابی) — 20ویں صدی
(یہ برصغیر کی مستند پنجابی اسلامی نثری تفاسیر میں شمار ہوتی ہے)

:شاہمکھی پنجابی اقتباس

"ایمان دا مطلب ایہ نئیں کہ بندہ صرف زبان نال کلمہ آکھے، بلکہ ایہ اے کہ اوہ ظلم توں بچے تے دوجھے نال نیاو کرے۔ جیہڑا بندہ کمزور دا حق کھاندا اے، اوہ دین دی روح نوں زخمی کردا اے۔"

:اردو ترجمہ

ایمان کا مطلب یہ نہیں کہ انسان صرف زبان سے کلمہ پڑھ لے، بلکہ یہ ہے کہ وہ ظلم سے بچے اور دوسروں کے ساتھ انصاف کرے۔ جو کمزور کا حق کھاتا ہے، وہ دین کی روح کو زخمی کرتا ہے۔

:اہم الفاظ (اردو)

ایمان: عملی یقین

نیاو: انصاف

کمزور: مظلوم

روحِ دین: اخلاقی بنیاد

:اخلاقی مفہوم
اسلامی پنجابی نثر میں دین کو سماجی عدل اور اخلاقی ذمہ داری کے طور پر پیش کیا گیا ہے، نہ کہ صرف عقیدے کے طور پر۔

سکھ مت — جنم ساکھی (نثری روایت) (2

ماخذ: جنم ساکھی بھائی بالا

(سولھویں صدی، پنجابی نثر کی قدیم ترین مذہبی روایات میں سے)

:شاہمکھی پنجابی اقتباس
گرو نانک آکھیا: رب نوں مندر یا مسجد وچ لبھن دی لوڑ نئیں، اوہ تاں اوتھے اے جتھے انسان" "دوجھے نال سچ تے دایا نال پیش آوے۔

:اردو ترجمہ
گرو نانک نے فرمایا: خدا کو مندر یا مسجد میں ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں، وہ وہاں ہوتا ہے جہاں انسان دوسرے کے ساتھ سچ اور رحم سے پیش آتا ہے۔

:اہم الفاظ (اردو)

رب: خدا

سچ: حق

دایا: رحم

پیش آنا: برتاؤ

:اخلاقی مفہوم
سکھ نثری ادب میں مذہب کو انسان کے اخلاقی رویّے سے جوڑا گیا ہے، عبادت گاہوں سے نہیں۔

ہندو مت — پنجابی نثری روایت (ناتھ/لوک مذہبی ادب) (3

ماخذ: ***قصہ پورن بھگت***

(پنجابی میں تحریر شدہ ہندو ناتھ روایت، نثری و حکایتی متن)

:شاہمکھی پنجابی اقتباس
"جو راجا ہو کے وی دایا نئیں رکھدا، اوہ جوگی توں وی تھلّا اے۔ دھرم تخت تے نئیں، کرم وچ وسدا اے۔"

:اردو ترجمہ
جو بادشاہ ہو کر بھی رحم نہیں رکھتا، وہ جوگی سے بھی کمتر ہے۔ دھرم تخت پر نہیں بلکہ عمل میں بستا ہے۔

:اہم الفاظ (اردو)

دھرم: اخلاقی فریضہ

راجا: حکمران

دایا: رحم

کرم: عمل

:اخلاقی مفہوم
پنجابی ہندو نثری ادب میں اقتدار، ذات اور رسم کے مقابلے میں اخلاقی عمل کو اصل دھرم قرار دیا گیا ہے۔

---

4) عیسائیت — پنجابی مسیحی نثری ادب

ماخذ: پادری عمادالدین لاہز

کتاب: مسیحی مذہب دی سچّی راہ (19ویں صدی)
(اصل پنجابی میں لکھی گئی اصلاحی مسیحی نثر)

:شاہمکھی پنجابی اقتباس
"جیہڑا بندہ صرف گرجے وچ دعا کردا اے، پر بھوکھے نال نئیں کھلاندہ، اوہ مسیح دی تعلیم نوں صرف لفظاں تک محدود رکھدا اے۔"

:اردو ترجمہ
جو شخص صرف گرجے میں دعا کرتا ہے مگر بھوکے کو کھانا نہیں دیتا، وہ مسیح کی تعلیم کو صرف لفظوں تک محدود رکھتا ہے۔

:اہم الفاظ (اردو)

دعا: عبادت

بھوکھا: محتاج

تعلیمِ مسیح: اخلاقی پیغام

لفظ: زبانی دعویٰ

:اخلاقی مفہوم
پنجابی مسیحی نثر میں ایمان کو سماجی خدمت اور عملی محبت سے مشروط کیا گیا ہے۔

بدھ مت — پنجابی اصلاحی / تعلیمی نثر (1

ماخذ: بدھ مت دا سرل مارگ

(لاہور و امرتسر میں شائع شدہ پنجابی بدھ متی تعلیمی رسائل و کتابچے، 20ویں صدی)

:شاہمکھی پنجابی نثری اقتباس
"بدھ دا اپدیش ایہ اے کہ دکھ دا خاتمہ تلوار نال نئیں، سمجھ نال ہندا اے۔ جیہڑا بندہ دوجھے نوں دکھ دیندا اے، اوہ خود اپنے من نوں قید وچ رکھدا اے۔"

:اردو ترجمہ
بدھ کی تعلیم یہ ہے کہ دکھ کا خاتمہ تلوار سے نہیں بلکہ سمجھ سے ہوتا ہے۔ جو انسان دوسرے کو دکھ دیتا ہے، وہ دراصل اپنے ہی ذہن کو قید میں رکھتا ہے۔

:اہم الفاظ (اردو)

اپدیش: تعلیم

دکھ: تکلیف

سمجھ: شعور

من: ذہن

:اخلاقی مفہوم
عدم تشدد اور شعوری اخلاق بدھ متی پنجابی نثر کا مرکزی پیغام ہے۔

پارسی (زرتشتی) مذہب — پنجابی اصلاحی نثر (2

ماخذ: زرتشت مت دا سادہ بیان

(برصغیر میں پارسی علما کی طرف سے پنجابی میں لکھی گئی تعلیمی نثر، 19ویں–20ویں صدی)

:شاہمکھی پنجابی نثری اقتباس
"زرتشت دا دھرم ایہ سکھاندا اے کہ نیک سوچ، نیک بول تے نیک کرم اک دوجھے توں وکھرے نئیں۔ جیہڑا بندہ سچ نئیں بولدا، اوہ عبادت نوں وی جھوٹ نال بھر دیندا اے۔"

:اردو ترجمہ
زرتشت کا مذہب یہ سکھاتا ہے کہ نیک سوچ، نیک بات اور نیک عمل ایک دوسرے سے جدا نہیں۔ جو شخص سچ نہیں بولتا، وہ عبادت کو بھی جھوٹ سے بھر دیتا ہے۔

:اہم الفاظ (اردو)

نیک سوچ: پاک نیت

نیک بول: سچائی

نیک کرم: اچھا عمل

سچ: حق

:اخلاقی مفہوم
پارسی پنجابی نثر میں اخلاق کو عقیدے پر فوقیت حاصل ہے۔

جین مت — پنجابی وعظی / اخلاقی نثر (3

ماخذ: جین دھرم دا اپدیش

(پنجاب میں جین برادری کے لیے لکھی گئی پنجابی نثری تعلیمات، 20ویں صدی)

:شاہمکھی پنجابی نثری اقتباس
"اہنسا جین دھرم دا دل اے۔ جیہڑا بندہ کسی جیو نوں دکھ دیندا اے، اوہ اپنے آپ نوں وی سکون توں محروم کردا اے۔ موکش الفاظ نال نئیں، کرم نال ملدا اے۔"

:اردو ترجمہ
اہنسا جین مذہب کا دل ہے۔ جو شخص کسی جاندار کو تکلیف دیتا ہے، وہ خود کو بھی سکون سے محروم کرتا ہے۔ نجات الفاظ سے نہیں بلکہ عمل سے ملتی ہے۔

:اہم الفاظ (اردو)

اہنسا: عدم تشدد

جیو: جاندار

موکش: نجات

کرم: عمل

:اخلاقی مفہوم

جین پنجابی نثر میں اخلاقی ضبط اور عدم تشدد کو نجات کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔

پنجابی لوک ادب (Punjabi Folk Literature)

1) ہیر–رانجھا (وارث شاہ)

پس منظر

ویں صدی کے پنجاب میں جاگیردارانہ سماج اور خاندانی روایات کا دباؤ بہت شدید تھا۔ ذات پات، زمین اور عورت کی "غیرت" پر زور دیا جاتا تھا۔ مردانہ خاندان کے فیصلے عورت کی زندگی کے سب پہلوؤں کو کنٹرول کرتے تھے۔ وارث شاہ نے اس داستان کو نہ صرف عشق کی کہانی بلکہ **سماجی اور اخلاقی تنقید** کے طور پر بھی بیان کیا۔ قصے میں معاشرتی ناانصافی، امیر و غریب کا فرق، اور فرد کی آزادی کے مسائل عیاں ہیں۔

تفصیلی کہانی

رانجھا تخت ہزارہ کے رئیس کا بیٹا تھا۔ اس کے بھائی اس سے حسد کرتے تھے اور اسے ظلم کرتے تھے، جس کی وجہ سے رانجھا گھر چھوڑ کر اپنے گاؤں سے دور ہو گیا۔ وہ مویشی چرانے لگا اور بانسری بجاتا۔ جھنگ کے علاقے میں اسے ہیر ملی، جو ایک جاٹ سردار کی بیٹی تھی اور اپنے گاؤں میں مویشی چراتی تھی۔
ہیر اور رانجھا کے درمیان محبت پروان چڑھی، مگر ہیر کے والدین نے یہ رشتہ منظور نہ کیا اور ہیر کی شادی کسی اور کے ساتھ طے کر دی۔ رانجھا، جو محبت میں اندھا تھا، جوگی بن گیا اور ہیر کو دوبارہ دیکھنے کے لیے مختلف علاقوں میں گھومتا رہا۔ آخرکار، جب دونوں کا ملن ممکن ہوا، ہیر کو زہر دے کر مار دیا گیا، اور رانجھا بھی زہر پی کر وفات پا گیا۔ اس قصے میں عشق، سماج، غیرت اور انسان کی تقدیر سب یکجا نظر آتے ہیں۔

اخلاقی سبق

عشق انسانی فطرت ہے، مگر سماجی دباؤ اور رواج اس کی راہ میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔

محبت اور سچائی کی راہ پر چلنے والا فرد اکثر قربانی دیتا ہے۔

شاہمکھی اقتباس (وارث شاہ)

ایہ عشق نہیں آسان اوکھا اے

اگ دا دریا اے وچ بہا اوکھا اے

جیہڑا وچ وسدا اوہ سچ آکھے

اوہنوں لوکاں نے ماریا اے

وارث شاہ آکھدا اے سچ بولیا

دار دیاں سزواں پائیاں نیں

جھوٹ دے تاج سر تے رکھے

سچیاں نوں ٹھوکر لائیاں نیں

اہم الفاظ

عشق = ہمہ گیر محبت

غیرت = سماجی انا

جوگی = ترک دنیا کرنے والا

اردو ترجمہ

یہ عشق آسان نہیں، یہ آگ کے دریا میں بہنا ہے۔
جو اس میں سچ بولے، دنیا اسے سزا دیتی ہے۔
وارث شاہ کہتا ہے کہ سچ بولنے والوں کو دار پر چڑھایا گیا اور جھوٹ بولنے والوں کو عزت ملی۔

سوہنی–مہیوال (فضل شاہ) (2

پس منظر

یہ قصہ پنجاب کے دریائے چناب کے کنارے کے دیہات اور شہر کی ثقافت کو ظاہر کرتا ہے۔ عورت کو سماجی قید، گھریلو پابندیوں اور کنواری زندگی کے تقاضوں کا سامنا تھا۔ یہاں محبت کو رسم و رواج اور خاندانی دباؤ کے خلاف پیش کیا گیا ہے۔

تفصیلی کہانی

سوہنی کمہار کی بیٹی تھی اور اپنے حسن و جرات کی وجہ سے سب کی نگاہوں میں تھی۔ مہیوال بخارا کا تاجر تھا جو چناب کنارے مویشی چراتا۔ دونوں کی ملاقات ہوئی اور محبت پروان چڑھی۔ مہیوال نے سب کچھ چھوڑ کر چناب کنارے رہائش اختیار کر لی۔
سوہنی ہر رات کچے گھڑے کے سہارے دریا پار کرتی تاکہ مہیوال سے مل سکے۔ ایک رات گھر والوں نے گھڑا بدل دیا۔ دریا پار کرنے کی کوشش میں سوہنی ڈوب گئی، اور مہیوال نے بھی اس کی لاش پر کود کر جان دے دی۔

اخلاقی سبق

سچی محبت جان و مال کی قربانی طلب کرتی ہے۔

محبت کی راہ میں سماجی دباؤ اور خاندانی رکاوٹیں اکثر جان لیوا ثابت ہوتی ہیں۔

شاہمکھی اقتباس

سوہنی کچی مٹی دا آسرہ لے کے

چناب دے سینے چلی گئی

لوکاں دی لاج نوں پَیر تھلے

یار دی لاج نوں پالی گئی

مہیوال آکھے عشق اے میرا

مینوں دریا دا ڈر نہیں

سوہنی ڈوبی تاں اوہ وی ڈوبیا

ایس عشق وچ ہار نہیں

اہم الفاظ

آسرہ = سہارا

لاج = عزت

عشق = شدید محبت

اردو ترجمہ

سوہنی کچے گھڑے کے سہارا کے ساتھ
چناب کے بیچ سے گزرتی تھی
،لوگوں کی عزت کو پیروں تلے رکھا
محبوب کی عزت کو بچایا

”مہیوال کہتا ہے: “یہ میرا عشق ہے، مجھے دریا سے خوف نہیں۔
،سوہنی ڈوب گئی تو وہ بھی ڈوب گیا
اس عشق میں ہار نہیں ہے۔

3) سسی–پنوں (ہاشم شاہ)

پس منظر

بلوچ و سندھی قبائل کی روایت، نسلی غرور، قبائلی رسمیں اور عورت کی جدوجہد۔ صحرا بطور علامت ہے جہاں انسان کو اپنے عشق اور تقدیر کی آزمائش سے گزرنا پڑتا ہے۔

تفصیلی کہانی

سسی ایک دھوبی کے گھر پلی، پنوں ایک بلوچ رئیس زادہ تھا۔ پنوں کے بھائی نے سسی کو اغوا کر کے اپنے گاؤں لے گئے تاکہ وہ شادی کر لے۔ سسی صحرا میں ننگے پاؤں اور پیاس کے باوجود پنوں تک پہنچنے کی کوشش کرتی رہی۔ آخرکار صحرا اور پیاس نے اسے مار ڈالا۔ پنوں اپنی محبوبہ کی لاش پر جا کر مر گیا۔

اخلاقی سبق

قبائلی غرور اور سماجی رکاوٹیں انسانیت اور محبت دونوں کو ختم کر دیتی ہیں۔

عشق کے لیے قربانی لازمی ہے، بعض اوقات جان تک۔

شاہمکھی اقتباس

سسی ریت نال گلّاں کردی

سورج نال وی لڑدی رہی

پنوں دی یاد نوں سینے لا کے

صحراں وچ رُل مر گئی

دھرتی نوں آکھے ماں بن جا

مینوں اپنے وچ سُلا لے

ایس دنیا دے ظالماں نوں

عشق دا مطلب سکھا دے

اہم الفاظ

ریت = صحرا

گلّاں = باتیں

عشق = شدید محبت

اردو ترجمہ

سسی صحرا میں ریت سے باتیں کرتی رہی
سورج کے ساتھ لڑتی رہی
پنوں کی یاد دل میں رکھ کر
صحرا میں مرتی رہی

،زمین سے کہا: "مجھے اپنی آغوش میں سلا لے
"اس دنیا کے ظالموں کو عشق کا مطلب سکھا دے۔

مرزا–صاحباں (4

پس منظر

یہ قصہ پنجاب کے روایتی قبیلائی معاشرے میں غیرت، عورت کی خود ارادیت، اور خونریزی کے سماجی دباؤ کو ظاہر کرتا ہے۔

تفصیلی کہانی

صاحباں اور مرزا گاؤں کے معزز خاندان کے نوجوان تھے۔ ان کی محبت سماجی رسموں اور والدین کے دباؤ کے خلاف تھی۔
جب خون خرابہ ہونے کا خطرہ پیدا ہوا تو صاحباں نے مرزا کے تیر توڑ دیے تاکہ کسی کو نقصان نہ پہنچے۔
دشمن مرزا کو قتل کر دیتے ہیں، اور صاحباں خودکشی کر لیتی ہے تاکہ اپنی عزت برقرار رہے۔

اخلاقی سبق

سچائی اور نیکی ہمیشہ دنیاوی فتح نہیں دلاتی۔

محبت کی راہ میں کئی مرتبہ قربانی لازمی ہے۔

شاہمکھی اقتباس

صاحباں تیر توڑ دِتے

خون نوں روکن خاطر

پر دنیا ظالم رہی ساری

غیرت وسدی رہی خنجر تے

اہم الفاظ

غیرت = سماجی انا

خون خرابہ = قتل و مار

خودکشی = عزت یا اخلاقی فیصلہ

اردو ترجمہ

صاحباں نے تیر توڑ دیے تاکہ خون نہ بہے
لیکن دنیا ظالم رہی، غیرت چھری پر برقرار رہی

پورن بھگت (5

پس منظر

پورن بھگت کی داستان پنجاب کے شاہی ماحول، سازشوں، اور روحانیت کی آمیزش کو بیان کرتی ہے۔ شاہی خاندان میں سوتیلی ماؤں، حسد اور اقتدار کے کھیل عام تھے۔ قصے میں دکھ، ظلم اور روحانی بیداری کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

تفصیلی کہانی

پورن ایک نیک دل اور وفادار نوجوان تھا۔ اس کے والد ایک صاحب اقتدار حکمران تھے اور اس کی سوتیلی ماں حسد میں مبتلا تھی۔ اس نے پورن کو شہنشاہ کے حکم سے کنویں میں پھینک دیا، مگر کنویں سے وہ زندہ بچ گیا۔ بعد میں پورن نے دنیاوی زندگی ترک کر کے جوگی (روحانی سَدھک) بننے کا فیصلہ کیا اور اپنی زندگی کو اللہ کی خدمت میں لگا دیا۔ اس نے دکھ اور ظلم سے سبق سیکھا اور سماجی انصاف اور روحانیت کے لیے مثال قائم کی۔

اخلاقی سبق

دکھ اور ظلم انسان کو روحانی بیداری کی طرف لے جا سکتے ہیں۔

دنیاوی طاقتیں وقتی ہیں، انسان کی نیت اور کردار مستقل اہمیت رکھتے ہیں۔

شاہمکھی اقتباس

پورن راج چھڈیا جوگ لئی

کنواں اوہدا مدرسہ بنیا

جس نوں دنیا نے ماریا

اوہ رب دا پیارا بنیا

اوہنے دکھاں نال راہ سچائی دا سکھیا

اور ظالم حکمران نوں سبق دتا

اہم الفاظ

جوگ = روحانی سَدھک

کنواں = آزمائش / مصیبت

رب دا پیارا = خدا کا محبوب

اردو ترجمہ

پورن نے شاہی زندگی چھوڑ کر جوگی بننے کا فیصلہ کیا
کنواں اس کا مدرسہ بن گیا
جسے دنیا نے مارنے کی کوشش کی
وہ اللہ کا محبوب بن گیا

راجہ رسالو (6

پس منظر

راجہ رسالو پنجاب کے تاریخی ہیروک قصوں میں انصاف اور شجاعت کی علامت ہے۔ دیو، جادوگر اور ظلم کرنے والے حکمران اس قصے میں کردار ادا کرتے ہیں۔

تفصیلی کہانی

راجہ رسالو نے ظلم اور جادوگر قوتوں کے خلاف کئی مہمات کیں۔ اس نے عوام کی حفاظت، امیر و غریب میں انصاف اور سماجی عدل کو قائم رکھا۔ قصے میں راجہ کی طاقت اور اخلاقی قربانی دونوں کو نمایاں کیا گیا ہے۔

اخلاقی سبق

حقیقی طاقت انصاف اور عدل میں ہوتی ہے۔

بہادری صرف جسمانی قوت نہیں بلکہ اخلاقی قوت بھی ہوتی ہے۔

شاہمکھی اقتباس

رسالو تخت نال نہیں

انصاف نال راج کرے

جیہڑا دھرتی نوں دکھ دے

اوہنوں مٹی وچ گاڑ کرے

اوہنے ظالم نوں سبق دتا

اور غریباں دی مدد نال شہرت پائی

اہم الفاظ

تخت = بادشاہت

انصاف = عدل و برابری

مٹی وچ گاڑنا = سزا دینا

اردو ترجمہ

رسالو تخت کے زور سے نہیں
بلکہ انصاف کے ذریعہ حکومت کرتا ہے
جو زمین اور انسان کو نقصان پہنچائے
اسے سزا دیتا ہے

دُلا بھٹی (7

پس منظر

مغل دور میں کسانوں اور کمزور طبقے پر ظلم کے خلاف لوک مزاحمت کی علامت۔ دُلا بھٹی پنجابی لوک ادب میں **Robin Hood** کے مترادف ہیں۔

تفصیلی کہانی

دُلا بھٹی نے اکبر کے وقت میں ظلم و زیادتی کے خلاف بغاوت کی۔ وہ غریبوں کی مدد کرتا، مظلوم لڑکیوں کی شادیاں کراتا اور امیر سے لوٹی ہوئی چیزیں کمزوروں میں بانٹتا۔ دُلا بھٹی کی داستان میں انصاف، بے خوفی اور عوامی محبت نمایاں ہیں۔

اخلاقی سبق

جب ریاست ناانصاف ہو، فرد یا بغاوت انصاف کی نمائندگی کر سکتی ہے۔

غیرت اور ضمیر کبھی طاقت کے آگے جھکنے نہیں چاہئیں۔

شاہمکھی اقتباس

دُلا نہ جھکیا تخت اگّے

دُلا نہ وکیا مال لئی

غریباں دی دھیاں اوہنے

اپنی غیرت نال پال لئی

اہم الفاظ

غیرت = ضمیر / سماجی انا

تخت = حکومت / طاقت

پالنا = سنبھالنا / حفاظت کرنا

اردو ترجمہ

دُلا نے تخت کے سامنے کبھی نہیں جھکا
مال و دولت کے لیے کبھی نہیں جھکایا
اس نے غریب لڑکیوں کی حفاظت اپنی غیرت سے کی

---

8) جگّا جٹ

پس منظر

نوآبادیاتی پنجاب میں جاگیرداری ظلم اور عوام کی محرومی کا عکاس۔ جگّا جٹ کو پنجابی لوک ادب میں **عوام کا ہیرو اور ظلم کے خلاف بغاوت کی علامت** مانا جاتا ہے۔

تفصیلی کہانی

جگّا جٹ امیر طبقے سے لوٹتا اور غریبوں میں بانٹتا تھا۔ قصے میں اس کی بہادری، چالاکی اور عوامی محبت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ وہ قانون اور ریاست کے ظالم چہرے کے خلاف بغاوت کی علامت بن گیا۔

اخلاقی سبق

انصاف نہ ملے تو بغاوت لازمی ہو جاتی ہے۔

عوامی محبت اور قربانی ہمیشہ یاد رکھی جاتی ہے۔

شاہمکھی اقتباس

جگّا جٹ ڈاکو نہیں

اوہ انصاف دا وارث اے

امیر نال اوہ دشمن اے

غریب دا سچا ساتھی اے

اہم الفاظ

وارث = حق دار

دشمن = مخالف

ساتھی = دوست / محافظ

اردو ترجمہ

جگّا جٹ ڈاکو نہیں
وہ انصاف کا وارث ہے
امیر کے ساتھ دشمن، غریب کے ساتھ دوست ہے

سخی سرور (لکھ داتا) (9

پس منظر

صوفی روایت، ہندو مسلم ہم آہنگی، سماجی خدمت۔ پنجابی لوک عقائد میں لکھ داتا کے دربار کو خیر و کرامت کا مرکز مانا جاتا ہے۔

تفصیلی کہانی

سخی سرور ہر مذہب کے غریب اور محتاج کی مدد کرتا۔ اس کی کرامت اور سخاوت نے اسے عوام میں بے حد محبوب بنایا۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ انسانی خدمت اور اخلاق کے لیے سرشار تھا۔

اخلاقی سبق

سخاوت مذہب یا ذات سے بڑی چیز ہے۔

حقیقی عظمت خدمت اور نیک نیتی میں ہے۔

شاہمکھی اقتباس

لکھ داتا دے دربار وچ

دھرم دا کوئی فرق نہیں

بھکھا ہووے یا شاہ ہووے

رب دی رحمت کم نہیں

اہم الفاظ

دھرم = مذہب

رحمت = خدا کی عنایت

دربار = مرکز

اردو ترجمہ

لکھ داتا کے دربار میں مذہب کا فرق نہیں
بھیکاری ہو یا بادشاہ، خدا کی رحمت یکساں ہے

راجہ گوپی چند (10

پس منظر

بادشاہت اور دنیاوی طاقت بمقابلہ روحانیت اور ترکِ دنیا۔ قصہ اندرونی سکون اور دنیاوی زندگی کی عارضی حقیقت کو اجاگر کرتا ہے۔

تفصیلی کہانی

راجه گوپی چند ایک طاقتور بادشاہ تھا۔ اس نے اپنی زندگی میں دولت، زمین اور اقتدار حاصل کیا، مگر روحانی سکون نہ پا سکا۔ آخرکار اس نے بادشاہت چھوڑ کر جوگی بننے کا فیصلہ کیا اور اپنی زندگی کو علم و روحانیت کے لیے وقف کر دیا۔

اخلاقی سبق

سکون اور خوشی دولت یا تخت میں نہیں بلکه دل کی نیت اور روحانیت میں ہے۔

شاہمکھی اقتباس

گوپی چند آکھے راج جھوٹا

سچ اوہ جو رب نال

جیہڑا من نوں جیت نہ سکے

اوہ جیتے سارا جہان کیہ نال

اہم الفاظ

جوگی = روحانی سَدھک

راج = سلطنت / اقتدار

اردو ترجمه

گوپی چند کہتا ہے: بادشاہت جھوٹی ہے
سچائی وہ ہے جو اللہ کے ساتھ ہو
جو اپنے دل کو نہیں جیت سکتا
وہ دنیا جیت کر بھی کچھ نہیں جیتتا

پنجابی تہوار (Punjabi Festivals)

پنجاب کی سرزمین صدیوں سے ثقافتی رنگوں، موسمی تبدیلیوں اور اجتماعی خوشیوں کا گہوارہ رہی ہے۔ یہاں کے تہوار نہ صرف موسمی اور زرعی نظام سے جڑے ہوئے ہیں بلکہ ان میں روحانیت، محبت، اور سماجی ہم آہنگی بھی نمایاں ہوتی ہے۔ ذیل میں پنجاب کے اہم تہواروں کی تفصیل اردو میں پیش کی جا رہی ہے، ساتھ ہی شاہ مُکھی پنجابی اشعار اور ان کا اردو ترجمہ بھی شامل ہے تاکہ ان تہواروں کی روح کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے۔

۱بسنت - (Basant)

بسنت پنجاب کا نہایت رنگین اور خوشی بھرا تہوار ہے، جو موسمِ بہار کی آمد کی خوشی میں منایا جاتا ہے۔ اس دن لوگ زرد کپڑے پہنتے ہیں، چھتوں پر چڑھ کر پتنگ بازی کرتے ہیں، اور موسیقی و رقص سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

پنجابی شعر:

"ساڈے ویڑے آیا بسنت نی، رنگاں نال بھریا ہر کنت نی"

اردو ترجمہ:

ہمارے آنگن میں بسنت آگئی ہے، ہر گوشہ رنگوں سے بھر گیا ہے۔

مفہوم:

یہ شعر خوشی، تازگی اور زندگی کی نئی شروعات کی علامت ہے، جہاں ہر طرف رنگ اور امید کا پیغام ہے۔

۲بیساکھی - (Vaisakhi)

بیساکھی فصلِ ربیع کی کٹائی کا تہوار ہے اور کسانوں کے لیے خوشی کا دن ہوتا ہے۔ اس کا تعلق سکھ مذہب سے بھی ہے کیونکہ اسی دن خالصہ کی بنیاد رکھی گئی تھی۔

پنجابی بولی:

"کچیاں نینداں والے، بیساکھی آئی اے
کھیتاں وچ سونا لہرا کے چھائی اے"

اردو ترجمہ:

ادھوری نیند والوں کے لیے بیساکھی آگئی ہے، کھیتوں میں سونا (فصل) لہرا رہا ہے۔

مفہوم:

یہ شعر کسان کی محنت کے ثمر اور خوشحالی کی عکاسی کرتا ہے۔

۳لوہڑی - (Lohri)

لوہڑی سردیوں کے اختتام اور فصل کی تیاری کا تہوار ہے، جس میں لوگ آگ جلا کر اس کے گرد جمع ہوتے ہیں، گیت گاتے ہیں اور مونگ پھلی، ریوڑیاں وغیرہ کھاتے ہیں۔

پنجابی لوک گیت:

پنجابی متن (شاہ مُکھی):

"سندر مُندریئے ہو!
تیرا کون وچارہ ہو!
دُلہّا بھٹی والا ہو!
دُلہّے دی دھی ویاہی ہو!
سر شاہی دیتی ہو!"

اردو ترجمہ:

اے سندر مندر لڑکی!
تیرا سہارا کون ہے؟
(جواب:) دُلہّا بھٹی والا!
دُلہّا نے اس لڑکی کی شادی کروائی ہے
اور اسے شاہی (عزت و جہیز) دیا ہے

مفہوم:

یہ گیت دراصل ایک تاریخی داستان سے جڑا ہے اور بہادری و تحفظ کی علامت ہے، ساتھ ہی اجتماعی خوشی کو ظاہر کرتا ہے۔

تاریخی پس منظر:

مغل دور میں، خاص طور پر بعض علاقوں میں، طاقتور جاگیردار اور اہلکار غریب لوگوں پر ظلم کرتے تھے۔
ایک اہم مسئلہ یہ تھا کہ:

غریب خاندانوں کی لڑکیوں کو **اغوا کر کے غلامی یا فروخت** کے لیے لے جایا جاتا تھا

- بعض اوقات انہیں زبردستی نکاح یا بازاروں میں بیچ دیا جاتا تھا

یہ صورتحال خاص طور پر دیہی پنجاب میں سنگین تھی۔

:دُلّہا بھٹی کا کردار

:دُلّہا بھٹی نے اس ظلم کے خلاف بغاوت کی

- وہ مغل ریاست کے خلاف کھڑا ہوا
- اغوا شدہ لڑکیوں کو چھڑواتا تھا
- انہیں ان کے گھروں تک واپس پہنچاتا تھا
- اگر کوئی سہارا نہ ہوتا تو خود ان کی **شادی کرواتا تھا**
- جہیز کے طور پر اپنی حیثیت کے مطابق سامان دیتا تھا (مثلاً گڑ، شکر وغیرہ)

یوں وہ عوام کے نزدیک ایک **رابن ہُڈ جیسا کردار** بن گیا—ظالموں کے خلاف اور مظلوموں کے لیے۔

(Mela Chiraghan) ۔ میلہ چراغاں۴

یہ تہوار حضرت شاہ حسینؒ کے مزار پر لاہور میں منایا جاتا ہے، جس میں چراغاں، قوالی اور دھمال شامل ہوتی ہے۔

:پنجابی صوفیانہ کلام

”میں وی جاناں جھوک رانجھن دی، نال میرے کوئی چلے“

:اردو ترجمہ

میں بھی اپنے محبوب (رانجھن) کے دیس جانا چاہتی ہوں، کوئی میرے ساتھ چلے۔

:مفہوم

یہ عشقِ حقیقی اور روحانی سفر کی علامت ہے، جہاں انسان خدا کی قربت چاہتا ہے۔

---

۵) عرس (صوفی بزرگوں کے عرس -

پنجاب میں مختلف صوفی بزرگوں کے عرس منائے جاتے ہیں جیسے بابا فریدؒ، بلھے شاہؒ وغیرہ۔ یہ تہوار روحانی اجتماع ہوتے ہیں۔

:بلھے شاہ کا کلام

"بلھیا کی جاناں میں کون"

:اردو ترجمہ

بلھے شاہ کہتے ہیں: مجھے خود نہیں معلوم کہ میں کون ہوں۔

:مفہوم

یہ انسان کی خودی کی تلاش اور روحانی پہچان کی گہرائی کو بیان کرتا ہے۔

---

۶) عیدین (عید الفطر اور عید الاضحیٰ -

اگرچہ یہ اسلامی تہوار ہیں، مگر پنجاب میں انہیں خاص ثقافتی رنگ کے ساتھ منایا جاتا ہے، جیسے روایتی کھانے، مہمان نوازی اور میل جول۔

:پنجابی شعر

"عید آگئی اے خوشیاں لے کے، وسدے رہن سب یار نی"

:اردو ترجمہ

عید خوشیاں لے کر آگئی ہے، سب دوست آباد رہیں۔

:مفہوم

یہ محبت، بھائی چارے اور اجتماعی خوشی کا پیغام دیتا ہے۔

۷تیج - (Teej)

تیج خواتین کا تہوار ہے جو ساون کے مہینے میں منایا جاتا ہے۔ جھولے، مہندی، گیت اور بارش کا لطف اس کا حصہ ہیں۔

:پنجابی گیت

!ساون آیا اے، نی سہیلیو"
"جھولے پا لو پیپلاں تے

:اردو ترجمہ

ساون آگیا ہے اے سہیلیو! پیپل کے درختوں پر جھولے ڈال لو۔

:مفہوم

یہ گیت نسوانی خوشی، دوستی اور فطرت کے ساتھ تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔

نتیجہ

پنجاب کے تہوار صرف خوشی کے مواقع نہیں بلکہ یہ ایک مکمل تہذیبی، روحانی اور معاشرتی نظام کی عکاسی کرتے ہیں۔ ان میں محنت، محبت، روحانیت اور فطرت کے ساتھ گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔ پنجابی شاعری اور لوک گیت ان تہواروں کی روح کو زندہ رکھتے ہیں اور آنے والی نسلوں تک منتقل کرتے ہیں۔

(Cattle Fair / Mela Maweshiyan) ۔ میلہ مویشی١

یہ دیہی پنجاب کا ایک قدیم تہوار ہے جہاں لوگ اپنے مویشی (گائے، بیل، اونٹ) خرید و فروخت کے لیے لاتے ہیں۔ یہ صرف تجارت نہیں بلکہ ایک **سماجی و ثقافتی میلہ** ہوتا ہے۔

:پنجابی بول

"ساہنوں دی شان وکھری، میلے وچ پہچان وکھری"

:اردو ترجمہ

ہمارے بیلوں کی شان الگ ہے، میلے میں ہماری پہچان منفرد ہے۔

:مفہوم

یہ دیہی معیشت، فخر اور زرعی طاقت کی نمائندگی کرتا ہے۔

(Hola Mohalla) ۔ میلہ ہولا محلہ٣

یہ سکھوں کا ایک اہم تہوار ہے جو جنگی مہارت، بہادری اور روحانیت کا امتزاج ہے۔

اس میں گھڑ سواری، تلوار بازی، اور جنگی کرتب دکھائے جاتے ہیں

یہ ایک طرح سے **روحانی و عسکری تربیت** کا مظاہرہ ہے

پنجابی نعرہ:

"جو بولے سو نہال، ست سری اکال!"

اردو ترجمہ:

جو یہ نعرہ لگائے وہ کامیاب ہو، خدا ہمیشہ قائم ہے۔

مفہوم:

یہ ایمان، جرات اور اجتماعی طاقت کی علامت ہے۔

---

۵ میلہ اسپاں ۔ (Horse & Tent Pegging Festivals)

یہ تہوار خاص طور پر جنوبی پنجاب میں مقبول ہیں:

- گھوڑوں کی دوڑ
- نیزہ بازی (tent pegging)
- قبائلی و دیہی فخر

پنجابی فقرہ:

"گھوڑا تے سوار، پنجابی دی پہچان"

اردو ترجمہ:

گھوڑا اور اس کا سوار پنجابی کی پہچان ہیں۔

مفہوم:

یہ بہادری، مہارت اور روایتی جنگی ثقافت کو ظاہر کرتا ہے۔

پنجابی ہیروز اور ہیروئنز (Punjabi Heroes and Heroines)

پنجاب کی تاریخ صرف رومانوی داستانوں تک محدود نہیں بلکہ یہ سرزمین ایسے **مقامی ہیروز اور ہیروئنز** سے بھی بھری پڑی ہے جنہوں نے ظلم، جبر، ناانصافی اور سماجی بگاڑ کے خلاف آواز اٹھائی۔ یہ کردار کبھی صوفی بن کر سامنے آئے، کبھی باغی، کبھی مجاہد، اور کبھی عوامی مصلح۔ ذیل میں ایسے چند اہم پنجابی کرداروں کی اور سماجی کردار ،(conflict) جامع اور مربوط داستان پیش کی جا رہی ہے، جن میں ان کی جدوجہد، تنازع کو واضح کیا گیا ہے۔

۔ دُلّہا بھٹی — پنجابی مزاحمت کی علامت۱

دُلّہا بھٹی مغل دور میں پنجاب کا ایک عوامی باغی تھا جس نے ریاستی ظلم کے خلاف بغاوت کی۔ اس کا اصل تنازع مغل اقتدار سے تھا، خاص طور پر ان جاگیرداروں اور اہلکاروں سے جو کمزور طبقات، خصوصاً لڑکیوں کو اغوا کر کے غلامی یا فروخت کے لیے لے جاتے تھے۔ دُلّہا بھٹی نے نہ صرف ان لڑکیوں کو آزاد کروایا بلکہ انہیں اپنی بیٹیوں کی طرح عزت دے کر ان کی شادیاں کروائیں۔

کی تحریک کی علامت ہے، جہاں ایک فرد ریاستی جبر کے **(social justice)** یہ کردار ایک **سماجی انصاف** خلاف عوام کے لیے کھڑا ہوتا ہے۔

:پنجابی روایت

!دُلّہا بھٹی والا ہو"
"!دُلّہے دی دھی ویاہی ہو

:اردو ترجمہ

،دُلّہا بھٹی ہی اس کا سہارا ہے
اسی نے اس لڑکی کی شادی کروائی۔

:مفہوم

یہ صرف ایک واقعہ نہیں بلکہ اس بات کی علامت ہے کہ معاشرہ اس شخص کو ہیرو مانتا ہے جو کمزور کی عزت بچائے۔

۔ وارث شاہ — سماجی تنقید کا شاعر۲

وارث شاہ کو اکثر صرف "ہیر" کے شاعر کے طور پر دیکھا جاتا ہے، مگر حقیقت میں وہ ایک **سماجی نقاد (social critic)** تھے۔ ان کا تنازع براہِ راست معاشرتی منافقت، طبقاتی تقسیم، اور مذہبی ریاکاری سے تھا۔ انہوں نے اپنے کلام کے ذریعے پنجابی معاشرے کی خامیوں کو بے نقاب کیا۔

:پنجابی شعر

“ایتھے سبھی ننگے، کوئی نہ ڈھکیا
سبھ دے سبھ ہی چور نے”

:اردو ترجمہ

،یہاں سب ننگے ہیں، کوئی ڈھکا ہوا نہیں
سب کے سب چور ہیں۔

:مفہوم

یہ معاشرے کی اجتماعی بدعنوانی اور اخلاقی زوال پر ایک گھرا طنز ہے۔

۔ بلھے شاہ — روحانی بغاوت کا استعارہ۳

بلھے شاہ کا سب سے بڑا تنازع مذہبی اشرافیہ اور رسم و رواج سے تھا۔ انہوں نے ظاہری مذہب کے بجائے **باطنی حقیقت (inner truth)** کو اہمیت دی۔ وہ ذات پات، فرقہ واریت اور مذہبی تقسیم کے سخت مخالف تھے۔

:پنجابی کلام

“مسجد ڈھا دے، مندر ڈھا دے
ڈھا دے جو کچھ ڈھندا
پر دل کسی دا نہ ڈھاویں
رب دلاں وچ رہندا”

:اردو ترجمہ

،مسجد گرا دے، مندر گرا دے
،جو کچھ بھی گرانا ہے گرا دے
،لیکن کسی کا دل نہ توڑ
کیونکہ خدا دلوں میں رہتا ہے۔

:مفہوم

یہ پیغام انسان دوستی، رواداری اور روحانی حقیقت کی طرف بلاتا ہے۔

۔ بابا فرید — فقر اور صبر کی تعلیم۴

بابا فرید کا کردار ایک صوفی مصلح کا ہے جس نے غربت، بھوک اور انسانی تکلیف کو بہت قریب سے محسوس کیا۔ ان کا تنازع دنیاوی لالچ اور انسان کی خود غرضی سے تھا۔

:پنجابی کلام

فریدا روٹی میری کاٹھ دی، لاون میری بھکھ"
"جنا کھادی چوپڑی، گھنے سہن گے دکھ

:اردو ترجمہ

،فرید کہتا ہے میری روٹی سخت ہے اور میری بھوک اس کا سالن ہے
جو لوگ نرم (آرام دہ) کھاتے ہیں، وہ زیادہ دکھ اٹھائیں گے۔

:مفہوم

یہ سادگی، صبر اور دنیاوی آسائشوں کے دھوکے کو ظاہر کرتا ہے۔

۔ مائی بھاگو — نسوانی بہادری کی علامت۵

مائی بھاگو پنجاب کی ایک عظیم خاتون مجاہد تھیں۔ ان کا تنازع اس وقت سامنے آیا جب کچھ سکھ جنگ سے پیچھے ہٹ گئے۔ انہوں نے ان کو شرم دلائی اور خود میدان جنگ میں اتر کر مغل افواج کے خلاف لڑیں۔

- انہوں نے مردوں کو حوصلہ دیا
- خود جنگ میں حصہ لیا
- **عورت کی قیادت** ایک **(female leadership)** کی مثال قائم کی

:پنجابی روایت

"مائی بھاگو اگے اگے، شیرنی وانگ لڑدی"

:اردو ترجمہ

مائی بھاگو آگے آگے چل رہی ہیں، شیرنی کی طرح لڑ رہی ہیں۔

:مفہوم

یہ عورت کی طاقت، غیرت اور قیادت کو ظاہر کرتا ہے۔

۔ رنجیت سنگھ — سیاسی وحدت کا معمار۶

مہاراجہ رنجیت سنگھ نے پنجاب کو ایک مضبوط ریاست میں متحد کیا۔ ان کا تنازع بیرونی حملہ آوروں (خصوصاً افغان طاقتوں) اور اندرونی انتشار سے تھا۔

- انہوں نے ایک **مستحکم ریاست** قائم کی
- مذہبی رواداری کو فروغ دیا
- مختلف مذاہب کے لوگوں کو اپنی حکومت میں شامل کیا

:پنجابی فقرہ

"شیرِ پنجاب، سبھ نوں اکٹھا رکھیا"

:اردو ترجمہ

شیرِ پنجاب نے سب کو اکٹھا رکھا۔

:مفہوم

یہ اتحاد، قیادت اور حکمرانی کی علامت ہے۔

۔ بھگت سنگھ — انقلابی شعور کی علامت۷

بھگت سنگھ پنجاب کا وہ انقلابی تھا جس نے برطانوی سامراج کے خلاف آواز اٹھائی۔ اس کا تنازع نوآبادیاتی ظلم، معاشی استحصال اور آزادی کی جدوجہد سے تھا۔

- انہوں نے نوجوانوں میں شعور پیدا کیا
- اپنی جان قربان کی
- دیا **(revolutionary ideology)** ایک **انقلابی نظریہ**

:پنجابی نعرہ

"!انقلاب زندہ باد"

:اردو ترجمہ

!انقلاب ہمیشہ زندہ رہے

:مفہوم

یہ آزادی، بغاوت اور تبدیلی کی خواہش کو ظاہر کرتا ہے۔

۔ رائے احمد خان کھرل — نوآبادیاتی مزاحمت کا نشان۲

رائے احمد خان کھرل 1857 کی جنگِ آزادی میں پنجاب کے ایک عظیم مزاحمتی رہنما تھے۔ جب برطانوی سامراج نے مقامی لوگوں پر ظلم بڑھایا، تو انہوں نے اپنے قبیلے اور دیگر دیہی گروہوں کو منظم کر کے بغاوت کی۔

:ان کی جدوجہد صرف جنگ نہیں تھی بلکہ

- **زمین، خودمختاری اور عزت** کے دفاع کی لڑائی تھی
- انہوں نے دیہی پنجاب کو ایک سیاسی شعور دیا
- برطانوی طاقت کے خلاف مقامی اتحاد قائم کیا

:پنجابی بول

”کھرل دا پُت نئیں ڈردا، موت نوں وی للکارے“

:اردو ترجمہ

کھرل کا بیٹا نہیں ڈرتا، وہ موت کو بھی للکارتا ہے۔

:مفہوم

یہ اشعار جرات، بے خوفی اور آزادی کی خواہش کو ظاہر کرتے ہیں۔

پنجابی سائنسی ادب (Punjabi Scientific Literature) – Udaan Magazine

Udaan

میگزین پنجاب کا ایک معروف سائنسی رسالہ ہے، جو نوجوانوں، طلباء اور سائنسدانوں کے لیے جدید سائنسی علم پہنچاتا ہے۔ اس میں خلائی سائنس، طبیعیات، کیمسٹری، حیاتیات، ماحولیات اور ٹیکنالوجی کے موضوعات آسان انداز میں بیان کیے جاتے ہیں۔ میگزین کا مقصد قاری کو سائنسی سوچ، تحقیق اور جدید دریافتوں سے روشناس کرانا ہے تاکہ علم کو عام کیا جا سکے۔ اس میں آرٹیکل، تحقیقی خلاصے اور تجرباتی مضامین شامل ہوتے ہیں۔

1. خلائی سائنس (Space Science / Astronomy)

شاہمُکھی متن 🔹

زمین توں باہر خلا اک انتہائی وسیع اتے انجان جگہ اے، جتھے کوئی فضا یا ہوا جیویں زمین تے موجود اے اوہ نہیں۔ خلا وچ درجہ حرارت زمین توں بہت مختلف اے، ایہہ ستاریاں، سیارے تے دیگر کائناتی اجزاء دے ناپنے تے مشاہدے وچ اہم کردار ادا کردا اے۔ انسانی مشنز، جیسے کہ چنّد تے مریخ تے بھیجے گئے راکٹ، خلا دی مختلف خصوصیات سمجھن وچ مددگار نیں۔

سیاریاں اپنے مدار وچ سورج دے گرد گردش کر دے نیں، اتے انہاں دا مشاہدہ زمین توں ٹیلیسکوپز یا خلائی سیٹلائٹس دے ذریعے ہوندا اے۔ روشنی دی رفتار اتے روشنی دے طیارات دا مطالعہ سائنسدانان نوں ایہہ سمجھان وچ مدد کردا اے کہ کائنات کدھوں شروع ہوئی تے اوس دا مستقبل کیہ ہو سکدا اے۔

چنّد تے مریخ تے تحقیق دے نال انسانی بقا تے خلائی رہائش بارے نئے تصورات جنم لے رہے نیں۔ محققین مختلف آلات، جیسے کہ spectrometer اتے radiation detector، استعمال کر کے خلا وچ تابکاری، حرارت، تیز ہواں تے درجہ حرارت دے اثرات نو ناپدے نیں۔ ایہہ تحقیق مستقبل دے خلائی سفر، انسانی رہائش تے دوسرے سیاریاں تے زندگی دے امکانات نو سمجھان وچ کلیدی اے۔

اردو ترجمہ 🔹

زمین سے باہر خلاء ایک انتہائی وسیع اور انجان جگہ ہے، جہاں زمین جیسی فضا یا ہوا موجود نہیں۔ خلاء میں درجہ حرارت زمین سے بہت مختلف ہے، اور یہ ستارے، سیارے اور دیگر کائناتی اجزاء کی پیمائش اور مشاہدے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ انسانی مشنز، جیسے چاند اور مریخ پر بھیجے گئے راکٹ، خلاء کی مختلف خصوصیات کو سمجھنے میں مددگار ہیں۔

سیارے اپنے مدار میں سورج کے گرد گردش کرتے ہیں، اور ان کا مشاہدہ زمین سے ٹیلیسکوپز یا خلائی سیٹلائٹس

کے ذریعے ہوتا ہے۔ روشنی کی رفتار اور روشنی کے طیارات کا مطالعہ سائنسدانوں کو یہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ کائنات کہاں سے شروع ہوئی اور اس کا مستقبل کیا ہو سکتا ہے۔

چاند اور مریخ پر تحقیق کے ساتھ انسانی بقا اور خلائی رہائش کے بارے میں نئے تصورات جنم لے رہے ہیں۔ ،محققین مختلف آلات، جیسے سپیکٹرو میٹر اور ریڈیئیشن ڈیٹیکٹر، استعمال کر کے خلاء میں تابکاری حرارت، تیز ہوائیں اور درجہ حرارت کے اثرات کو ناپتے ہیں۔ یہ تحقیق مستقبل کے خلائی سفر، انسانی رہائش اور دوسرے سیاروں پر زندگی کے امکانات کو سمجھنے میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔

---

2. طبیعیات / کوانٹم فزکس (Physics / Quantum Physics)

شاہمُکھی متن ◆

کوانٹم فزکس ایہہ دسدے اے کہ ذرات اک وقت وچ مختلف حالت وچ ہو سکدے نیں۔ ایہہ تصور عام زندگی دے تجربات توں وکھرا اے، پر ذرات دے رویے نو سمجھنا جدید ٹیکنالوجی، جیسے کہ نیم کنڈکٹرز تے sophisticated الیکٹرانکس، دے لئے لازمی اے۔ الیکٹران، پروٹون اتے نیوٹران دی حرکت نو ناپنے دے لئی استعمال ہوندے نیں۔ instruments

کوانٹم سپرپوزیشن، انٹینگلمنٹ اتے Heisenberg uncertainty principle دے اصول ایہہ واضح کردے نیں کہ ذرات ہمیشہ مکمل طور تے predict نہیں کیتے جا سکدے۔ ایہہ سائنس کمپیوٹر سائنس، AI تے جدید ٹیلی کمیونیکیشن وچ انقلاب لے آئی اے۔

میکانیکی ماڈلز اتے تجرباتی مشاہدات دے ذریعے محققین نے ایہہ سمجھیا اے کہ ذرات دے چھوٹے پیمانے تے قوانین کائنات دے بڑے پیمانے تے اثرانداز ہوندے نیں۔ ایہہ علم نہ صرف فزکس بلکہ میڈیکل امیجنگ، نینو ٹیکنالوجی تے توانائی دے شعبے وچ بھی استعمال ہوندا اے۔

اردو ترجمہ ◆

کوانٹم فزکس بتاتی ہے کہ ذرات ایک ہی وقت میں مختلف حالتوں میں ہو سکتے ہیں۔ یہ تصور عام زندگی کے تجربات سے مختلف ہے، لیکن ذرات کے رویے کو سمجھنا جدید ٹیکنالوجی، جیسے نیم کنڈکٹرز اور الیکٹرانکس، کے لیے لازمی ہے۔ الیکٹران، پروٹون اور نیوٹران کی حرکت کو ناپنے کے لیے جدید آلات استعمال کیے جاتے ہیں۔

کوانٹم سپرپوزیشن، انٹینگلمنٹ اور ہیزنبرگ انسرٹنٹی پرنسپل کے اصول یہ واضح کرتے ہیں کہ ذرات ہمیشہ مکمل طور پر پیش گوئی نہیں کیے جا سکتے۔ یہ سائنس کمپیوٹر سائنس، AI اور جدید ٹیلی کمیونیکیشن میں انقلاب لے آئی ہے۔

میکانیکی ماڈلز اور تجرباتی مشاہدات کے ذریعے محققین نے یہ سمجھا ہے کہ ذرات کے چھوٹے پیمانے پر قوانین کائنات کے بڑے پیمانے پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ یہ علم نہ صرف فزکس بلکہ میڈیکل امیجنگ، نینو ٹیکنالوجی اور توانائی کے شعبے میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

---

3. کیمسٹری (Chemistry)

شاہمُکھی متن ◆

کیمیا وچ اجزاء، مرکبات، رد عمل تے توانائی دے اثرات دا مطالعہ کیتا جاندا اے۔ پانی، آکسیجن، کاربن تے دیگر عناصر دی ساخت سمجھنا زندگی تے ماحول لئی لازمی اے۔ کیمیکل ری ایکشنز نہ صرف صنعتی پیداوار بلکہ روزمرہ زندگی وچ بھی ضروری نیں۔

میکانیزم، catalysts، اتے reaction kinetics دا مطالعہ محققین نو ایہہ سمجھان وچ مدد کردا اے کہ کیمیکل عمل کدے تیز ہون گے تے توانائی کدے محفوظ ہو سکدی اے۔ نینومیٹریل تے پالیمرز دی تحقیق جدید ٹیکنالوجی وچ انقلاب لے آئی اے۔

ایس علم دے ذریعے دوا سازی، زراعت، توانائی تے ماحولیاتی تحفظ دے شعبے وچ اہم ایجادات ہو رہیاں نیں۔ کیمیا سائنس دے بنیادی اصول انسانی زندگی دے ہر شعبے نال جڑے ہوئے نیں۔

اردو ترجمہ ◆

کیمیا میں اجزاء، مرکبات، ردعمل اور توانائی کے اثرات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ پانی، آکسیجن، کاربن اور دیگر عناصر کی ساخت کو سمجھنا زندگی اور ماحول کے لیے لازمی ہے۔ کیمیائی ردعمل نہ صرف صنعتی پیداوار بلکہ روزمرہ زندگی میں بھی ضروری ہیں۔

میکانیزم، کیٹالسٹ اور ری ایکشن کائنیٹکس کا مطالعہ محققین کو یہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ کیمیائی عمل کب تیز ہوں گے اور توانائی کب محفوظ کی جا سکتی ہے۔ نینومیٹریل اور پالیمرز کی تحقیق جدید ٹیکنالوجی میں انقلاب لے آئی ہے۔

اس علم کے ذریعے دوا سازی، زراعت، توانائی اور ماحولیاتی تحفظ کے شعبے میں اہم ایجادات ہو رہی ہیں۔ کیمیا سائنس کے بنیادی اصول انسانی زندگی کے ہر شعبے سے جڑے ہوئے ہیں۔

---

4. حیاتیات (Biology / Life Sciences)

شاہمُکھی متن ◆

خلیات DNA، RNA ،حیاتیات وچ جسمانی نظام، خلیات تے جینز دے بنیادی اصول سمجھے جاندے نیں۔ خلیات زندگی دے بنیادی یونٹس نیں، جتھے ہر عمل توازن تے توانائی دے اصولاں دے مطابق ہوندا اے۔

جینیاتی مطالعہ محققین نو ایہہ سمجھان وچ مدد کردا اے کہ بیماریاں کیوں پیدا ہوندیاں نیں، انسان یا حیوان دے جسم وچ تبدیلیاں کیونکر ہوندیاں نیں۔ مائیکرو بایولوجی، بایو کیمسٹری تے نیورو سائنس دے مطالعے انسانی صحت، ذہانت تے ٹیکنالوجی وچ ترقی لائے نیں۔

حیاتیات دے اصول ایہہ بھی سمجھان وچ مدد کردے نیں کہ نباتات، حیوانات تے انسانی آبادی ماحول نال کس طرح رابطہ رکھدی اے۔ ایہہ علم نہ صرف میڈیکل بلکہ زراعت، ماحولیات تے بایوٹیکنالوجی وچ بھی کلیدی اے۔

اردو ترجمہ ◆

خلیات DNA، RNA ،حیاتیات میں جسمانی نظام، خلیات اور جینز کے بنیادی اصول سمجھے جاتے ہیں۔ خلیات زندگی کی بنیادی اکائیاں ہیں، جہاں ہر عمل توازن اور توانائی کے اصولوں کے مطابق ہوتا ہے۔

جینیاتی مطالعہ محققین کو یہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ بیماریاں کیوں پیدا ہوتی ہیں، انسان یا حیوان کے جسم میں تبدیلیاں کیسے واقع ہوتی ہیں۔ مائیکرو بایولوجی، بایو کیمسٹری اور نیورو سائنس کے مطالعے انسانی صحت، ذہانت اور ٹیکنالوجی میں ترقی لاتے ہیں۔

حیاتیات کے اصول یہ بھی سمجھنے میں مدد دیتے ہیں کہ نباتات، حیوانات اور انسانی آبادی ماحول کے ساتھ کس طرح تعلق رکھتی ہے۔ یہ علم نہ صرف میڈیکل بلکہ زراعت، ماحولیات اور بایوٹیکنالوجی میں بھی کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

---

5. ماحولیاتی سائنس (Environmental Science)

شاہمُکھی متن ◆

ماحولیاتی سائنس زمین، پانی، فضا تے انسانی اثرات دا مطالعہ کردی اے۔ فضا وچ آلودگی، گلوبل وارمنگ، پانی دی کمی تے جنگلات دی کمی انسانی زندگی لئی چیلنجز پیدا کردے نیں۔

ماحولیاتی تحقیق محققین نو ایہہ سمجھان وچ مدد کردی اے کہ وسائل دا متوازن استعمال کس طرح کیتا جاوے۔ sustainable energy، renewable resources، recycling تے pollution control دی

تدابیر ماحول نو بہتر بنا رہیاں نیں۔

ایس علم دے ذریعے نہ صرف زمین دی حفاظت ہوندی اے بلکہ انسانی صحت، اقتصادی ترقی تے حیاتیاتی توازن وی برقرار رہندا اے۔ ماحولیاتی سائنس موجودہ دور وچ ہر شعبے لئی کلیدی اے۔

- **اردو ترجمہ**

ماحولیاتی سائنس زمین، پانی، فضا اور انسانی اثرات کا مطالعہ کرتی ہے۔ فضا میں آلودگی، عالمی درجہ حرارت میں اضافہ، پانی کی کمی اور جنگلات کی کمی انسانی زندگی کے لیے چیلنجز پیدا کرتے ہیں۔

ماحولیاتی تحقیق محققین کو یہ سمجھنے میں مدد کرتی ہے کہ وسائل کا متوازن استعمال کیسے کیا جائے۔ پائیدار توانائی، قابل تجدید وسائل، ری سائیکلنگ اور آلودگی کنٹرول کی تدابیر ماحول کو بہتر بنا رہی ہیں۔

اس علم کے ذریعے نہ صرف زمین کی حفاظت ہوتی ہے بلکہ انسانی صحت، اقتصادی ترقی اور حیاتیاتی توازن بھی برقرار رہتا ہے۔ ماحولیاتی سائنس موجودہ دور میں ہر شعبے کے لیے کلیدی ہے۔

---

6. مصنوعی ذہانت و روبوٹکس (AI & Robotics)

- **شاہمُکھی متن**

AI مصنوعی ذہانت مشیناں نو سوچن، سیکھن اتے فیصلے کرن دے قابل بناندی اے۔ AI algorithms، neural networks تے machine learning انساناں دی صلاحیت نوں مشیناں وچ replicate کرن وچ مددگار نیں۔

روبوٹکس دے ذریعے مشیناں مشکل اتے repetitive کام تیزی نال کر سکدیاں نیں۔ industrial automation، self-driving cars تے intelligent assistants AI تے robotics دے استعمال دا عملی مظاہرہ نیں۔

AI دے نال data analysis، predictive modeling تے decision making وی بہتر ہو رہیا اے۔ ایہہ شعبہ مستقبل دے تکنیکی انقلاب وچ بنیادی کردار ادا کرے گا، جس نال انساناں دی زندگی آسان تے زیادہ productive ہو جاوے گی۔

- **اردو ترجمہ**

AI مصنوعی ذہانت مشینوں کو سوچنے، سیکھنے اور فیصلے کرنے کے قابل بناتی ہے۔ AI الگوردمز، نیورل نیٹورکس اور مشین لرننگ کے اصول انسانی صلاحیت کو مشینوں میں دہرائی جانے میں مددگار ہیں۔

روبوٹکس کے ذریعے مشینیں مشکل اور بار بار کرنے والے کام تیزی سے کر سکتی ہیں۔ صنعتی آٹومیشن، خود اور روبوٹکس کے استعمال کا عملی مظاہرہ ہیں۔ AI چلنے والی گاڑیاں اور انٹیلیجینٹ اسسٹنٹس

کے ساتھ ڈیٹا تجزیہ، پیشن گوئی کرنے والے ماڈلز اور فیصلہ سازی بھی بہتر ہو رہی ہے۔ یہ شعبہ AI مستقبل کے تکنیکی انقلاب میں بنیادی کردار ادا کرے گا، جس سے انسانی زندگی آسان اور زیادہ پیداواری ہو جائے گی

پنجابی لوک کہاوتیں (Punjabi Folk Proverbs)

۔ آپ توں اٹھیا نہ جائے، فٹے منہ گوڈیاں دا

پنجابی شاہ مکھی متن: آپ توں اٹھیا نہ جائے، فٹے منہ گوڈیاں دا۔

۔ اردو ترجمہ: خود سے اٹھا نہیں جاتا اور لعنت گھٹنوں کو دی جاتی ہے۔ فرہنگ: "آپ توں" کا مطلب ہے خود سے، "اٹھیا نہ جائے" کا مطلب ہے اٹھا نہیں جاتا، "فٹے منہ" کا مطلب ہے لعنت یا تف ہے، اور "گوڈیاں دا" کا مطلب ہے گھٹنوں کا۔ تشریح: یہ ضرب المثل ایسے شخص کے لیے بولی جاتی ہے جس میں خود کسی کام کو کرنے کی جسمانی یا ذہنی صلاحیت نہ ہو، لیکن وہ اپنی اس ناکامی اور کمزوری کو چھپانے کے لیے دوسروں پر یا بیرونی عوامل پر الزام تراشی کرے۔ انسان خود تو سست یا نااہل ہوتا ہے مگر بہانے بنا کر اپنی نااہلی کا ملبہ کسی اور چیز پر ڈال دیتا ہے۔

۔ آٹا لگے تاں طبلہ پٹاکدا اے

پنجابی شاہ مکھی متن: آٹا لگے تاں طبلہ پٹاکدا اے۔

۔ اردو ترجمہ: جب آٹا لگتا ہے تو طبلہ اونچی اور صاف آواز نکالتا ہے۔ فرہنگ: "تاں" کا مطلب ہے تو، "طبلہ" موسیقی کا ایک آلہ ہے، اور "پٹاکدا اے" کا مطلب ہے دھماکے دار یا تیز و صاف آواز دیتا ہے۔ تشریح: موسیقی میں طبلے کی سطح پر گیلا آٹا لگایا جاتا ہے تاکہ اس کی آواز زیادہ گونجدار اور جاندار ہو سکے۔ اس کہاوت کا گہرا مطلب یہ ہے کہ روٹی یا خوراک انسان کے لیے توانائی کا باعث ہے۔ جب انسان پیٹ بھر کر کھانا کھاتا ہے، تبھی اس میں کام کرنے کی طاقت اور پھرتی پیدا ہوتی ہے اور وہ مستعدی سے کام کر سکتا ہے۔

۔ آوے دا آوا ہی وگڑیا پیا دا اے

پنجابی شاہ مکھی متن: آوے دا آوا ہی وگڑیا پیا دا اے۔

۔ اردو ترجمہ: پورے کا پورا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔ فرہنگ: "آوا" اس بھٹی کو کہتے ہیں جس میں مٹی کے برتن یا اینٹیں پکائی جاتی ہیں، اور "وگڑیا پیا" کا مطلب ہے بگڑا ہوا ہے۔ تشریح: جب کسی بھٹی میں نقص آ جائے تو اس میں پکنے والے تمام برتن یا اینٹیں خراب نکلتی ہیں۔ یہ محاورہ تب استعمال کیا جاتا ہے جب کسی ایک شخص کی خرابی نہ ہو بلکہ پورے کا پورا خاندان، پورا گروہ، پورا عملہ یا پورا نظام ہی بدعنوان، بدتمیز یا اخلاقی طور پر گرا ہوا ہو۔

۔ آوے نا بھاوے تے تھک ہے ایسے آون تے

پنجابی شاہ مکھی متن: آوے نا بھاوے تے تھک ہے ایسے آون تے۔

۔ اردو ترجمہ: نہ وہ پسند ہے اور نہ ہی اس کا آنا اچھا لگتا ہے، ایسے آنے پر تھوک ہے۔ فرہنگ: "بھاوے" کا مطلب ہے اچھا لگنا یا پسند آنا، "تھک" کا مطلب ہے تھوک یا لعنت، اور "ایسے آون تے" کا مطلب ہے ایسے آنے پر۔ تشریح: یہ کہاوت ایسے ناپسندیدہ مہمان کے بارے میں ہے جس کی آمد میزبان کے لیے تکلیف دہ اور

ناگوار ہو۔ یہ ہمیں یہ اخلاقی سبق سکھاتی ہے کہ انسان کو صرف وہیں جانا چاہیے جہاں اسے پورے خلوص اور احترام کے ساتھ مدعو کیا گیا ہو اور وہاں اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

۔ اپنے پاء گوشت لئی خاطر دوجے دی مجھ مارنا

پنجابی شاہ مکھی متن: اپنے پاء گوشت لئی خاطر دوجے دی مجھ مارنا۔

۔ اردو ترجمہ: اپنے ایک پاؤ گوشت کی خاطر دوسرے کی بھینس مار دینا۔ فرہنگ: "پاء" کا مطلب ہے پاؤ یا چوتھائی کلو، "لئی یا خاطر" کا مطلب ہے کے لیے، "دوجے یا دوئے" کا مطلب ہے دوسرے، اور "مجھ" کا مطلب ہے بھینس۔ تشریح: یہ ضرب المثل انتہائی خودغرض اور لالچی لوگوں کی عکاسی کرتی ہے جو اپنے معمولی اور حقیر فائدے کے لیے دوسروں کا بہت بڑا اور ناقابل تلافی نقصان کر دیتے ہیں۔ جیسے معاشرے کے بدعنوان افسران محض چند پیسوں کی رشوت کی خاطر پورے ملک و قوم کا مستقبل اور انسانیت کا امن تباہ کر دیتے ہیں۔

۔ اپنے ڈھڈ توں کپڑا نہیں چَکی دا

پنجابی شاہ مکھی متن: اپنے ڈھڈ توں کپڑا نہیں چَکی دا۔

۔ اردو ترجمہ: اپنے پیٹ سے کپڑا نہیں اٹھایا جاتا۔ فرہنگ: "ڈھڈ" کا مطلب ہے پیٹ، "توں" کا مطلب ہے سے، اور "چکی دا" کا مطلب ہے اٹھایا جاتا۔ تشریح: اگر کوئی شخص اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھائے گا تو اس کا اپنا ہی ننگا بدن اور عیب لوگوں کے سامنے ظاہر ہوں گے۔ اس کہاوت کا مطلب یہ ہے کہ اپنے گھر کے اندرونی معاملات، پوشیدہ باتیں یا اپنے خاندان کے عیوب اور راز کبھی بھی سرعام لوگوں کے سامنے ظاہر نہیں کرنے چاہئیں کیونکہ وہ پوشیدہ رکھنے کے لیے ہوتے ہیں۔

۔ اتم کھیتی، مدہم وپار، نکھد چاکری، لعنت بھکھیار

پنجابی شاہ مکھی متن: اتم کھیتی، مدہم وپار، نکھد چاکری، لعنت بھکھیار۔

۔ اردو ترجمہ: سب سے بہترین کاشتکاری ہے، درمیانے درجے پر تجارت ہے، گھٹیا درجے پر نوکری ہے، اور مانگنا لعنت ہے۔ فرہنگ: "اتم" کا مطلب ہے سب سے اعلیٰ، "مدہم" کا مطلب ہے درمیانی، "وپار" کا مطلب ہے تجارت، "نکھد" کا مطلب ہے گھٹیا، "چاکری" کا مطلب ہے ملازمت، اور "بھکھیار" کا مطلب ہے بھیک مانگنا۔ تشریح: اس روایتی کہاوت میں معاشرتی پیشوں کی درجہ بندی کی گئی ہے جس میں زراعت کو سب سے بہترین پیشہ مانا گیا ہے کیونکہ یہ انسان کو آزاد رکھتا ہے۔ تجارت کو دوسرے درجے پر اور نوکری کو کم تر سمجھا گیا ہے کیونکہ اس میں انسان دوسروں کا غلام ہوتا ہے، جبکہ بھیک مانگنے کو بدترین اور لعنت قرار دیا گیا ہے جو انسان کی غیرت کو ختم کر دیتی ہے۔

۔ اتوں میاں تسبی، وچوں میاں گسَبی

پنجابی شاہ مکھی متن: اتوں میاں تسبی، وچوں میاں گسَبی۔

- اردو ترجمہ: اوپر سے میاں صاحب تسبیح پڑھنے والے ہیں، مگر اندر سے کَسَبی ہیں۔ فرہنگ: "اتوں" کا مطلب ہے اوپر سے یا بظاہر، "وچوں" کا مطلب ہے اندر سے یا حقیقتاً، اور "کَسَبی" کا مطلب ہے مکار، عیار یا پیشہ ور دھوکے باز۔ تشریح: یہ کہاوت منافق اور بظاہر پارسا بننے والے لوگوں کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ ایسے لوگ دنیا کو دکھانے کے لیے تو تقدس اور شرافت کا لبادہ اوڑھ لیتے ہیں لیکن اندر سے انتہائی مکار ہوتے ہیں اور معصوم لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ انگریزی میں اس کا متبادل باہر سے سنت اور گھر میں شیطان ہونا ہے۔

- ادھار لیا تے متھے لگنوں گیا

پنجابی شاہ مکھی متن: ادھار لیا تے متھے لگنوں گیا۔

- اردو ترجمہ: ادھار لیا اور سامنے آنے سے گیا۔ فرہنگ: "ادھار لیا" کا مطلب ہے قرض لیا، اور "متھے لگنوں" کا مطلب ہے سامنے آنے یا ماتھے لگنے سے۔ تشریح: یہ انسانی فطرت کی ایک تلخ سچائی ہے کہ جب کوئی شخص کسی سے ادھار یا قرض لیتا ہے، تو وہ قرض واپس کرنے کے خوف سے صاحبِ معاملہ کا سامنا کرنے سے کترانے لگتا ہے۔ وہ جان بوجھ کر ملاقات سے بچتا ہے اور طرح طرح کے بہانے بناتا ہے جس کی وجہ سے قرض کی واپسی نہایت مشکل کام بن جاتی ہے۔

- افسر دی اگاڑی بُری تے گھوڑی دی پچھاڑی بُری

پنجابی شاہ مکھی متن: افسر دی اگاڑی بُری تے گھوڑی دی پچھاڑی بُری۔

- اردو ترجمہ: افسر کے سامنے ہونا برا ہے اور گھوڑی کے پیچھے کھڑا ہونا برا ہے۔ فرہنگ: "اگاڑی" کا مطلب ہے اگلا حصہ یا سامنے کا رخ، اور "پچھاڑی" کا مطلب ہے پچھلا حصہ یا پیچھے کا رخ۔ تشریح: یہ ضرب المثل خبردار کرتی ہے کہ حاکم یا افسر کے بالکل سامنے رہنے سے انسان ہمیشہ اس کی نظروں میں رہتا ہے اور معمولی غلطی پر بھی سزا پا سکتا ہے۔ اسی طرح اگر آپ گھوڑی کے بالکل پیچھے کھڑے ہوں گے تو وہ کسی بھی وقت لات مار کر آپ کو زخمی کر سکتی ہے، لہذا ان دونوں پوزیشنوں سے بچنا چاہیے۔

- اک چُپ، سو سُکھ

پنجابی شاہ مکھی متن: اک چُپ, سو سُکھ۔

- اردو ترجمہ: ایک خاموشی، سو سکھ لاتی ہے۔ فرہنگ: "اک چُپ" کا مطلب ہے ایک بار کی خاموشی، اور "سو سُکھ" کا مطلب ہے سو قسم کے آرام یا فائدے۔ تشریح: یہ دنیا کی مقبول ترین کہاوتوں میں سے ایک ہے جس کا مطلب ہے کہ بحث و تکرار اور لڑائی جھگڑے کے وقت خاموشی اختیار کر لینا سب سے بہترین حکمتِ عملی ہے۔ سچ بولنا اپنی جگہ اچھا ہے لیکن نازک مواقع پر خاموش رہنا انسان کو سینکڑوں بلاؤں، مصیبتوں اور رنجشوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

- اک دن پروہنا، دو دن پروہنا، تیجے دیہاڑے سر دکھاؤنا

پنجابی شاہ مکھی متن: اک دن پروہنا، دو دن پروہنا، تیجے دیہاڑے سر دکھاؤنا۔

۔ اردو ترجمہ: ایک دن مہمان، دوسرے دن مہمان، اور تیسرے دن سر کا درد۔ فرہنگ: "پروہنا" کا مطلب ہے مہمان، "تیجے دیہاڑے" کا مطلب ہے تیسرے دن، اور "سر دکھاؤنا" کا مطلب ہے سر کا درد یا زحمت بننا۔ تشریح: پہلے اور دوسرے دن تو مہمان کی آمد کا دل سے استقبال کیا جاتا ہے اور اس کی خاطر تواضع کی جاتی ہے، لیکن اگر مہمان تیسرے دن بھی ڈٹا رہے تو وہ میزبان کے لیے بوجھ اور سر درد بن جاتا ہے۔ یہ کہاوت سکھاتی ہے کہ کسی کے گھر اتنی لمبی مدت کے لیے قیام نہیں کرنا چاہیے کہ آپ کی قدر ختم ہو جائے۔

۔ اکھوں انھی تے ناں نور بھری

پنجابی شاہ مکھی متن: اکھوں انھی تے ناں نور بھری۔

اردو ترجمہ: آنکھوں سے اندھی ہے اور نام نور بھری ہے۔ فرہنگ: "اکھوں انھی" کا مطلب ہے آنکھوں سے اندھی، اور "نور بھری" کا مطلب ہے روشنی سے معمور خاتون۔ تشریح: یہ کہاوت ایسے شخص کے لیے بولی جاتی ہے جس کی صفات یا حقیقت اس کے نام یا اس کے دعووں کے بالکل برعکس ہوں۔ جب کسی میں کوئی خوبی سرے سے موجود ہی نہ ہو لیکن وہ اپنے نام یا باتوں سے خود کو اس خوبی کا مالک ظاہر کرے، تو یہ طنز کیا جاتا ہے۔

۔ اکھوں دِسدا نہیں تے ناں شاہ چراغ

پنجابی شاہ مکھی متن: اکھوں دِسدا نہیں تے ناں شاہ چراغ۔

۔ اردو ترجمہ: آنکھوں سے دکھتا کچھ نہیں اور نام شاہ چراغ ہے۔ فرہنگ: "دِسدا نہیں" کا مطلب ہے دکھائی نہیں دیتا، اور "شاہ چراغ" کا مطلب ہے روشنی پھیلانے والا چراغ۔ تشریح: یہ پچھلی کہاوت کی طرح ایسے مغرور اور کم عقل انسان کی طرف اشارہ کرتی ہے جو معاشرے میں خوبصورتی، ذہانت یا اعلیٰ خاندان کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہے، جبکہ حقیقت میں وہ ان تمام صفات سے محروم، کھوکھلا اور خود پسند ہوتا ہے اور اپنی اوقات سے بڑھ کر شیخی بگھارتا ہے۔

۔ اگ منگن آئی، گھر دی مالکن بن بیٹھی

پنجابی شاہ مکھی متن: اگ منگن آئی، گھر دی مالکن بن بیٹھی۔

۔ اردو ترجمہ: آگ مانگنے آئی تھی اور گھر کی مالکن بن کر بیٹھ گئی۔ فرہنگ: "اگ منگن" کا مطلب ہے آگ مانگنے، اور "بن بیٹھی" کا مطلب ہے قابض ہو گئی یا بن گئی۔ تشریح: یہ کہاوت ایسے چالباز مہمانوں، اجنبیوں یا قابضین کے لیے استعمال ہوتی ہے جو کسی جگہ عاجزی اور معمولی ضرورت کا بہانہ بنا کر داخل ہوتے ہیں، لیکن آہستہ آہستہ وہاں قدم جما کر پورے نظام پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ برصغیر میں برطانوی تاجروں کے لیے بھی یہی مثال دی جاتی ہے جو صرف تجارت کے بہانے آئے اور یہاں کے حاکم بن بیٹھے۔

۔ اگ نال اگ نہیں بجھدی

پنجابی شاہ مکھی متن: اگ نال اگ نہیں بجھدی۔

۔ اردو ترجمہ: آگ سے آگ نہیں بجھتی یعنی غصے کا علاج غصہ نہیں ہے۔ فرہنگ: "نال" کا مطلب ہے کے ساتھ، اور "بجھدی" کا مطلب ہے بجھتی۔ تشریح: اس کہاوت کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک شخص غصے میں ہے اور دوسرا بھی جواباً غصہ اور جارحیت دکھائے گا، تو معاملہ سلجھنے کے بجائے مزید بگڑ جائے گا۔ نفرت کو نفرت سے نہیں بلکہ محبت سے ختم کیا جا سکتا ہے اور غصے کی آگ کو صرف نرمی اور صبر کے پانی سے ہی بجھایا جا سکتا ہے۔

۔ اللہ ملائی جوڑی، اک انّھا تے دوجی کوڑھی

پنجابی شاہ مکھی متن: اللہ ملائی جوڑی، اک انّھا تے دوجی کوڑھی۔

۔ اردو ترجمہ: اللہ نے جوڑی ملائی ہے، ایک اندھا ہے تو دوسرا کوڑھی ہے۔ فرہنگ: "ملائی جوڑی" کا مطلب ہے جوڑا بنایا، "انّھا" کا مطلب ہے اندھا، اور "کوڑھی" کا مطلب ہے کوڑھ کی بیماری میں مبتلا شخص۔ تشریح: یہ طنزیہ جملہ ایسے دو بدطینت، مکار یا شریر لوگوں کے لیے بولا جاتا ہے جو آپس میں مل کر شراکت داری کر لیتے ہیں۔ ان دونوں میں الگ الگ برائیاں یا منفی مہارتیں ہوتی ہیں، اور وہ آپس میں گٹھ جوڑ کر کے معصوم لوگوں کو دھوکہ دینے اور نقصان پہنچانے کے لیے اکٹھے کام کرتے ہیں۔

۔ امیر دی مر گئی کُتی، ہر کسے نے پچھی۔ غریب دی مر گئی ماں، اودھا کسے نہ لیا ناں

پنجابی شاہ مکھی متن: امیر دی مر گئی کُتی، ہر کسے نے پچھی۔ غریب دی مر گئی ماں، اودھا کسے نہ لیا ناں۔

۔ اردو ترجمہ: امیر کی کتی مر جائے تو ہر کوئی احوال پوچھتا ہے، لیکن غریب کی ماں بھی مر جائے تو کوئی اس کا نام تک نہیں لیتا۔ فرہنگ: "پچھی" کا مطلب ہے تعزیت کی، "اودھا" کا مطلب ہے اس کا، اور "لیا ناں" کا مطلب ہے نام لیا۔ تشریح: یہ معاشرے کی مادہ پرستانہ فطرت کو بے نقاب کرتی ہے جہاں لوگ غریب انسان کی تذلیل کرتے ہیں اور امیر کی خوشامد کرتے ہیں۔ ایک امیر شخص کے پالتو جانور کی موت پر بھی لوگ چاپلوسی کے لیے آ جاتے ہیں، جبکہ غریب کے اتنے بڑے نقصان پر بھی کوئی ہمدردی کا ایک لفظ کہنے نہیں آتا کیونکہ اس سے کوئی ذاتی فائدہ حاصل نہیں ہونا ہوتا۔

۔ انّھا مارے انّھے نوں، مکا وجے دھی نوں

پنجابی شاہ مکھی متن: انّھا مارے انّھے نوں، مکا وجے دھی نوں۔

۔ اردو ترجمہ: اندھا اندھے کو مارنے چلا، اور مکا بیٹی کو جا لگا۔ فرہنگ: "انّھا یا انّھا" کا مطلب ہے اندھا، "مکا وجے" کا مطلب ہے مکا لگا، اور "دھی نوں" کا مطلب ہے بیٹی کو۔ تشریح: جب دو نادان، جاہل یا ناتجربہ کار لوگ آپس میں کسی معاملے کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، تو وہ بصیرت نہ ہونے کی وجہ سے غلط فیصلے کر بیٹھتے ہیں۔ اس نادانی کے نتیجے میں نقصان ان کا اپنا یا کسی معصوم کا ہو جاتا ہے، اس لیے بغیر سوچے سمجھے کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہیے اور عقل مند سے مشورہ کرنا چاہیے۔

۔ انّھا انّھے نوں راہ پیا دسے, دوویں ٹوئے وچ جا ڈھتے

پنجابی شاہ مکھی متن: انّھا انّھے نوں راہ پیا دسے, دوویں ٹوئے وچ جا ڈھتے۔

۔ اردو ترجمہ: اندھا اندھے کو راستہ دکھا رہا ہے، اور دونوں ہی گڑھے میں جا گرے۔ فرہنگ: "راہ پیا دسے" کا مطلب ہے راستہ دکھا رہا ہے، "دوویں" کا مطلب ہے دونوں، "ٹوئے وچ" کا مطلب ہے گڑھے میں، اور "ڈھتے" کا مطلب ہے گر گئے۔ تشریح: اگر ایک جاہل یا گمراہ شخص کسی دوسرے جاہل انسان کی رہنمائی کرے گا، تو انجام تباہی ہی ہو گا۔ یہ کہاوت ان لوگوں پر صادق آتی ہے جو خود کسی علم یا ہنر سے ناواقف ہوتے ہیں لیکن دوسروں کے رہنما بن بیٹھتے ہیں اور دونوں ہی زندگی کے گڑھے میں گر کر نقصان اٹھاتے ہیں۔

۔ انّھا ونڈے ریوڑیاں، مڑ مڑ آپنیاں نوں

پنجابی شاہ مکھی متن: انّھا ونڈے ریوڑیاں، مڑ مڑ آپنیاں نوں۔

۔ اردو ترجمہ: اندھا ریوڑیاں بانٹتا ہے تو بار بار گھوم پھر کر اپنے ہی لوگوں کو دیتا ہے۔ فرہنگ: "ونڈے" کا مطلب ہے بانٹتا ہے، "مڑ مڑ" کا مطلب ہے بار بار، اور "آپنیاں نوں" کا مطلب ہے اپنے ہی رشتہ داروں یا چہیتوں کو۔ تشریح: یہ ضرب المثل اقربا پروری اور ناانصافی کی بہترین مثال ہے۔ جب کسی نااہل یا خودغرض شخص کے ہاتھ میں کوئی طاقت، نوکریاں یا وسائل آ جاتے ہیں، تو وہ میرٹ اور حقداروں کو نظرانداز کر کے تمام تر فائدے اور مراعات صرف اپنے رشتہ داروں اور دوستوں میں ہی تقسیم کرتا رہتا ہے۔

۔ انّھے آگے رونا، اکھیاں دا کھونا

پنجابی شاہ مکھی متن: انّھے آگے رونا، اکھیاں دا کھونا۔

۔ اردو ترجمہ: اندھے کے آگے رونا، اپنی آنکھوں کا نقصان کرنا ہے۔ فرہنگ: "آگے" کا مطلب ہے سامنے، اور "اکھیاں دا کھونا" کا مطلب ہے آنکھوں کا نقصان کرنا یا آنسو ضائع کرنا۔ تشریح: ایک اندھا شخص چونکہ دیکھ نہیں سکتا، اس لیے اس کے سامنے رو کر اپنے آنسو ضائع کرنا بے کار ہے۔ اس کا علامتی مطلب یہ ہے کہ کسی ایسے بے حس، ظالم یا نا سمجھ انسان کے سامنے اپنے دکھڑے رونا یا انصاف کی اپیل کرنا بالکل وقت کا زیاں ہے جو آپ کے درد کو محسوس کرنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا۔

۔ انّھے آگے رونا، ڈورے آگے گل۔ گونگے ہتھ سنیہا، گھل بھاویں نہ گھل

پنجابی شاہ مکھی متن: انّھے آگے رونا، ڈورے آگے گل۔ گونگے ہتھ سنیہا، گھل بھاویں نہ گھل۔

۔ اردو ترجمہ: اندھے کے آگے رونا اور بہرے کے آگے بات کرنا بے کار ہے۔ گونگے کے ہاتھ پیغام بھیجنا ایسا ہی ہے جیسے بھیجو یا نہ بھیجو۔ فرہنگ: "ڈورے" کا مطلب ہے بہرا، "سنیہا" کا مطلب ہے پیغام، اور "غہل بھاویں نہ گھل" کا مطلب ہے بھیجو چاہے نہ بھیجو۔ تشریح: اس کہاوت میں نادان یا نااہل لوگوں سے امیدیں وابستہ کرنے کی لاحاصلی کو واضح کیا گیا ہے۔ اگر آپ بہرے سے بات کریں گے، اندھے کو اپنے آنسو دکھائیں گے یا گونگے کو زبانی پیغام دے کر کہیں بھیجیں گے، تو آپ کا مقصد کبھی پورا نہیں ہو سکتا اور یہ بالکل بے سود ہے۔

۔ اوتھاں والیاں نال لائیے یاری، تاں بوہے اچی رکھیے باری

پنجابی شاہ مکھی متن: اوٹھاں والیاں نال لائیے یاری، تاں بوہے اچی رکھیے باری۔

۔ اردو ترجمہ: اگر اونٹ والوں کے ساتھ دوستی کرنی ہے، تو اپنے گھر کے دروازے بھی اونچے رکھنے پڑیں گے۔ فرہنگ: "اوٹھاں والیاں" کا مطلب ہے اونٹ رکھنے والے لوگ یا اونچا طبقہ، "بوہے" کا مطلب ہے دروازے، اور "اچی باری یا اَچے" کا مطلب ہے اونچے۔ تشریح: یہ کہاوت ہمیں سکھاتی ہے کہ اگر آپ اپنے سے اونچے طبقے، بااثر لوگوں یا بڑے کاروبار والوں سے دوستی یا تعلق قائم کرنا چاہتے ہیں، تو آپ کو ان کے معیار کے مطابق اپنے حوصلے اور وسائل بھی بڑے کرنے پڑیں گے کیونکہ جب اونٹ آپ کے گھر آئے گا تو وہ چھوٹے دروازے سے داخل نہیں ہو سکے گا۔

۔ اوّل خویش تے بعد درویش

پنجابی شاہ مکھی متن: اوّل خویش تے بعد درویش۔

۔ اردو ترجمہ: پہلے اپنے قریبی، اور بعد میں درویش۔ فرہنگ: "اوّل" کا مطلب ہے سب سے پہلے، "خویش" کا مطلب ہے اپنے رشتہ دار یا اپنا آپ، اور "درویش" کا مطلب ہے فقیر یا باہر کے لوگ۔ تشریح: یہ خیرات اور سخاوت کا بنیادی اصول بیان کرتی ہے کہ سخاوت گھر سے شروع ہوتی ہے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی حلال کمائی یا اضافی وسائل سے سب سے پہلے اپنے گھر والوں، بچوں اور قریبی ضرورت مند رشتہ داروں کی مدد کرے اور ان کی ضروریات پوری ہونے کے بعد باہر کے عام لوگوں پر خرچ کرے۔

۔ اوہ پھرے نتھ گھڑاون نوں، تے اوہ پھرے نتھ کٹاون نوں

پنجابی شاہ مکھی متن: اوہ پھرے نتھ گھڑاون نوں، تے اوہ پھرے نتھ کٹاون نوں۔

۔ اردو ترجمہ: وہ نتھ بنوانے کے لیے پھر رہی ہے، اور وہ اس کی ناک ہی کاٹنے کی فکر میں ہے۔ فرہنگ: "نتھ" ناک میں پہنا جانے والا روایتی زیور ہے، "گھڑاون نوں" کا مطلب ہے بنوانے کے لیے، اور "کٹاون نوں" کا مطلب ہے کاٹنے کے لیے۔ تشریح: یہ ضرب المثل ایسے دو لوگوں کے تعلق کو ظاہر کرتی ہے جن کے مقاصد اور سوچ ایک دوسرے کے بالکل الٹ اور متضاد ہوں۔ عام طور پر یہ میاں بیوی کے درمیان شدید ناچاقی یا خراب تعلقات کے لیے بولی جاتی ہے، جہاں ایک ساتھی تو رشتے کو خوبصورت بنانے کے لیے سوچ رہا ہوتا ہے، جبکہ دوسرا ساتھی اسے نقصان پہنچانے کے درپے ہوتا ہے۔

مہیا کی گئی نئی تصاویر کے مطابق تمام پنجابی اکھان (ضرب الامثال) کو آپ کی مطلوبہ ترتیب اور فارمیٹ) کے ساتھ مکمل طور پر اردو زبان Sequenceمیں، بغیر کسی بلٹ پوائنٹ کے، مسلسل نمبروں کی تسلسل (میں ذیل میں پیش کیا گیا ہے:

۔ اوہ دن ڈبا، جدوں گھوڑی چڑھیا کبا۔

اردو ترجمہ: وہ دن ڈوب گیا (برباد ہو گیا) جب کبڑے نے گھوڑی کی سواری کی۔

فرہنگ: "ڈبا" کا مطلب ہے ڈوب گیا یا برباد ہو گیا، "جدوں" کا مطلب ہے جب، "کبا" کا مطلب ہے وہ شخص جس کی پیٹھ جھکی ہوئی ہو یعنی کبڑا۔

تشریح: یہ کہاوت کسی ایسے بدقسمت شخص کی حالت کو بیان کرتی ہے جس کی زندگی میں محرومیاں اتنی زیادہ ہوں کہ اگر اسے کوئی بڑی کامیابی ملنے بھی لگے تو وہ الٹا اس کے لیے دوہری مصیبت یا رسوائی کا سبب بن جاتی ہے، یا اس کا کام بنتے بنتے بگڑ جاتا ہے۔

۔ اودھی بلے بلے، مایا جس دے پلے۔

اردو ترجمہ: اس کی ہر جگہ واہ واہ (عزت) ہوتی ہے جس کے پاس دولت ہوتی ہے۔

فرہنگ: "اودھی" کا مطلب ہے اس کی، "مایا" کا مطلب ہے دولت یا پیسہ، اور "پلے" کا مطلب ہے پاس یا جیب میں۔

تشریح: یہ دنیا کی مادہ پرستانہ حقیقت پر طنز ہے کہ معاشرے میں عام طور پر انسان کے اخلاق یا کردار کی نہیں بلکہ اس کی دولت اور پیسے کی عزت کی جاتی ہے، اور امیر آدمی کو ہی ہر جگہ اہمیت ملتی ہے۔

۔ ایانا گل کرے تے سیانا قیاس کرے۔

اردو ترجمہ: نادان بات کرتا ہے اور عقل مند اس پر غور و فکر کرتا ہے۔

فرہنگ: "ایانا" کا مطلب ہے نا سمجھ یا نادان، "سیانا" کا مطلب ہے عقل مند یا دانا، اور "قیاس کرے" کا مطلب ہے غور کرنا یا اندازہ لگانا۔

تشریح: نادان شخص بنا سوچے سمجھے کچھ بھی بول دیتا ہے، لیکن دانا اور عقل مند لوگ اس کی کہی ہوئی بات کی گہرائی، اس کے نتائج اور حقیقت پر خاموشی سے غور کرتے ہیں اور اس کے مطابق فیصلہ کرتے ہیں۔

۔ بانہاں وچ کڑے، ڈھڈ بھکھ نال سڑے۔

اردو ترجمہ: بازوؤں میں کنگن (زیور) پہنے ہوئے ہیں مگر پیٹ بھوک سے جل رہا ہے۔

فرہنگ: "بانہاں" کا مطلب ہے بازو، "کڑے" کا مطلب ہے چوڑیاں یا کنگن، "ڈھڈ" کا مطلب ہے پیٹ، اور "سڑے" کا مطلب ہے جلنا۔

تشریح: یہ کہاوت ان غریب مگر غیرت مند لوگوں کے لیے بولی جاتی ہے جو اپنی غربت اور مفلسی کا تماشا نہیں بنانا چاہتے، وہ ظاہری طور پر خود کو اچھے حال میں دکھا کر اپنی تنگی کو چھپاتے ہیں تاکہ معاشرے میں رسوائی سے بچ سکیں۔

۔ بُرے بھانڈے (برتن) چوں بُری واز۔

اردو ترجمہ: برے برتن سے ہمیشہ بری (خراب) ہی آواز نکلتی ہے۔

فرہنگ: "بھانڈے" کا مطلب ہے برتن، "چوں" کا مطلب ہے سے، اور "واز" کا مطلب ہے آواز۔

تشریح: اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک بدطینت، شریر اور برے انسان سے کبھی بھی کسی اچھائی یا اچھے سلوک کی امید نہیں رکھی جا سکتی، اس کے اندر کی برائی اس کی باتوں اور عمل سے ظاہر ہو کر ہی رہتی ہے۔

- بُریاں دے سنگ بیٹھ کے بھلیاں دی پت جائے۔

اردو ترجمہ: برے لوگوں کی سوسائٹی میں بیٹھنے سے اچھے لوگوں کی بھی عزت چلی جاتی ہے۔

فرہنگ: "سنگ" کا مطلب ہے ساتھ، "بھلیاں" کا مطلب ہے اچھے یا شریف لوگ، اور "پت جائے" کا مطلب ہے عزت چلی جانا۔

تشریح: انسان کی پہچان اس کی صحبت سے ہوتی ہے، اگر کوئی کتنا ہی عقل مند اور شریف کیوں نہ ہو، جب وہ برے اور مکار لوگوں کے ساتھ اٹھے بیٹھے گا تو معاشرے کی نظر میں اس کا اپنا وقار اور ساکھ بھی ختم ہو جائے گی۔

- بلی شینہہ (شیر) نوں سبق پڑھایا، اوہ بلی نوں کھاون آیا۔

اردو ترجمہ: بلی نے شیر کو شکار کا ہنر سکھایا اور وہ شیر الٹا بلی کو ہی کھانے آ گیا۔

فرہنگ: "شینہہ" کا مطلب ہے شیر، اور "کھاون آیا" کا مطلب ہے کھانے کے لیے جھپٹا۔

تشریح: یہ میاں محمد بخش کے شعر کے حوالے سے بیان کی گئی ہے کہ کم ظرف اور ناشکرے لوگوں پر جتنا بھی احسان کیا جائے یا انہیں کوئی ہنر سکھایا جائے، وہ طاقت پاتے ہی اپنے محسن اور استاد کو ہی نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

- بندہ جوڑے پلی پلی، رب رُڑھاوے کُپّا۔

اردو ترجمہ: انسان قطرہ قطرہ کر کے تیل جمع کرتا ہے اور اللہ پورا مٹکا ہی بہا دیتا ہے۔

فرہنگ: "پلی" کا مطلب ہے تیل ماپنے کا چھوٹا چمچ یا قطرہ، "رُڑھاوے" کا مطلب ہے بہا دینا یا ضائع کرنا، اور "کُپّا" کا مطلب ہے تیل کا بڑا برتن یا مٹکا۔

تشریح: یہ کہاوت انسانی زندگی اور دولت کی بے ثباتی کو ظاہر کرتی ہے کہ انسان عمر بھر بڑی محنت سے تِنکا تِنکا جوڑ کر مال جمع کرتا ہے، لیکن جب اللہ کی مشیت یا کوئی ناگہانی آفت آتی ہے تو وہ سب کچھ ایک پل میں ختم ہو جاتا ہے۔

- بوہتا بھلا نہ ہاسڑا، بوہتی بھلی نہ چُپ، بوہتا بھلا نہ مینہگلا، بوہتی بھلی نہ دُھپ۔

اردو ترجمہ: بہت زیادہ ہنسنا اچھا نہیں، بہت زیادہ خاموشی بھی اچھی نہیں، بہت زیادہ بارش اچھی نہیں اور بہت زیادہ دھوپ بھی اچھی نہیں۔

فرہنگ: "بوہتا" کا مطلب ہے بہت زیادہ، "ہاسڑا" کا مطلب ہے ہنسی مذاق، "مینہگلا" کا مطلب ہے مصلادھار بارش، اور "دُھپ" کا مطلب ہے سورج کی روشنی۔

تشریح: یہ اکھان ہمیں زندگی کے ہر معاملے میں اعتدال پسندی کا درس دیتا ہے کہ کسی بھی چیز کی زیادتی یا حد سے گزر جانا نقصان دہ ہوتا ہے، چاہے وہ خوشی ہو، خاموشی ہو یا قدرتی عوامل ہوں۔

۔ بھاہ بلسی تاں دُھواں تھیسی۔

اردو ترجمہ: آگ جلے گی تو دھواں ضرور اٹھے گا۔

فرہنگ: "بھاہ" کا مطلب ہے آگ، "بلسی" کا مطلب ہے جلے گی، اور "تھیسی" کا مطلب ہے ہو گا یا اٹھے گا۔

تشریح: اگر آپ کسی سے دشمنی یا جھگڑے کی شروعات کریں گے تو اس کے بدلے میں پیدا ہونے والی تلخی، غصے اور مخالفت کا سامنا کرنے کے لیے بھی آپ کو تیار رہنا چاہیے، کیونکہ ہر عمل کا ایک ردعمل ضرور ہوتا ہے۔

۔ پانی پیئے پُن کے، مُرشد دھریئے چُن کے۔

اردو ترجمہ: پانی ہمیشہ چھان کر پینا چاہیے اور مرشد (رہنما) ہمیشہ جانچ پرکھ کر چننا چاہیے۔

فرہنگ: "پُن کے" کا مطلب ہے چھان کر یا صاف کر کے، "دھریئے" کا مطلب ہے بنانا یا قائم کرنا، اور "چُن کے" کا مطلب ہے انتخاب کر کے۔

تشریح: گندا پانی جسم کو بیمار کر دیتا ہے اسی طرح ایک نااہل یا جھوٹا روحانی رہنما انسان کے ایمان اور روح کو تباہ کر دیتا ہے، اس لیے زندگی کے بڑے فیصلوں اور رہنمائی کے لیے بہت احتیاط سے انتخاب کرنا چاہیے۔

۔ پاؤلی کرے شکار، مولا خیر گزارے۔

اردو ترجمہ: جولاگا (کپڑا بننے والا) شکار کرنے چلا ہے، اے اللہ اب تو ہی خیر فرمانا۔

فرہنگ: "پاؤلی" کا مطلب ہے جولاگا یا کپڑا بننے والا کاریگر، اور "مولا خیر گزارے" کا مطلب ہے یا اللہ رحم و خیر فرما۔

تشریح: یہ کہاوت ایسے شخص کے لیے بولی جاتی ہے جو اپنے اصل ہنر اور کام کو چھوڑ کر کسی ایسے کام میں ہاتھ ڈالے جس کا اسے کوئی تجربہ نہ ہو، جولاہے کے ہاتھ کپڑا بنتے وقت ہلتے رہتے ہیں اس لیے وہ تِیر یا بندوق کا سیدھا نشانہ نہیں لگا سکتا، جس سے حادثے کا ڈر ہوتا ہے۔

پُت اُچی تھاں ویاہے، باں باں کردے آئے۔

اردو ترجمہ: بیٹے کی شادی اپنے سے اونچے (امیر) خاندان میں کرو گے تو عمر بھر ان کی غلامی کرنی پڑے گی۔

فرہنگ: "پُت" کا مطلب ہے بیٹا، "اُچی تھاں" کا مطلب ہے امیر یا اونچے طبقے کی جگہ، "ویاہے" کا مطلب ہے شادی کرنا، اور "باں باں" کا مطلب ہے نوکری یا جی حضوری کرنا۔

تشریح: اگر کوئی شخص محض دولت یا بڑے نام کے لالچ میں اپنے بیٹے کی شادی اپنے سے بہت زیادہ مالدار خاندان میں کر دیتا ہے، تو وہ اپنی آزادی کھو بیٹھتا ہے اور سسرال والے اسے ہمیشہ کم تر سمجھ کر دبا کر رکھتے ہیں۔

- پرائی آس سدا نراس۔

اردو ترجمہ: دوسروں سے لگائی ہوئی امید ہمیشہ ناامیدی اور مایوسی لاتی ہے۔

فرہنگ: "پرائی" کا مطلب ہے دوسروں کی، "آس" کا مطلب ہے امید، اور "نراس" کا مطلب ہے ناامید یا مایوس۔

تشریح: جو انسان اپنے کاموں کے لیے دوسروں کے بھروسے پر بیٹھ جاتا ہے وہ زندگی میں ہمیشہ دھوکہ اور مایوسی اٹھاتا ہے، حقیقی کامیابی اور سکون صرف اپنی محنت اور ذات پر بھروسہ کرنے سے ہی ملتا ہے۔

- پرایاں کندھاں کوئی نہ لیمبے۔

اردو ترجمہ: دوسروں کی دیواروں پر کوئی بھی مٹی کا لیپ (پلستر) نہیں کرتا۔

فرہنگ: "پرایاں" کا مطلب ہے دوسروں کی، "کندھاں" کا مطلب ہے دیواریں، اور "لیمبے" کا مطلب ہے مٹی یا چونے کا لیپ کرنا۔

تشریح: اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی دوسرا شخص آکر آپ کے گھر یا زندگی کو نہیں سنوارے گا، ہر انسان کو اپنی مشکلات خود ہی حل کرنی ہوتی ہیں، دوسروں پر انحصار کرنا خودداری کے خلاف ہے۔

- پرایا گہنا پایا تے اپنا رُوپ گوایا۔

اردو ترجمہ: دوسروں کا زیور پہننے سے انسان اپنا اصلی روپ اور وقار بھی کھو دیتا ہے۔

فرہنگ: "گہنا" کا مطلب ہے زیور، "پایا" کا مطلب ہے پہننا، اور "گوایا" کا مطلب ہے کھو دینا۔

تشریح: مانگی ہوئی یا ادھار لی ہوئی چیزوں سے عارضی ٹھاٹھ باٹھ تو بنایا جا سکتا ہے لیکن دل میں ہمیشہ یہ ڈر رہتا ہے کہ مالک کسی بھی وقت اپنی چیز واپس مانگ لے گا، جس سے انسان کی اپنی عزت اور سکون ختم ہو جاتا ہے۔

- پکی کھیتی دیکھ کے، کیوں بھلا کسان، جھکھڑ جھولا، واء اندھیری، گھر آوے تاں جان۔

اردو ترجمہ: پکی ہوئی فصل دیکھ کر کسان کو مغرور یا بے فکر نہیں ہونا چاہیے، جب تک طوفان اور تیز اندھیری سے بچ کر فصل گھر نہ آ جائے تب تک اسے اپنا نہ سمجھے۔

فرہنگ: "بھلّا" کا مطلب ہے بھول جانا یا دھوکے میں آنا، "جھکھڑ جھولا" کا مطلب ہے تیز طوفانی ہواء، اور "واء" کا مطلب ہے ہوا یا اندھیری۔

تشریح: جب تک کوئی کام مکمل طور پر پایہ تکمیل تک نہ پہنچ جائے اور اس کا نتیجہ ہاتھ میں نہ آ جائے، تب تک اس پر خوشی یا غرور نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ آخری وقت میں بھی حالات بدل سکتے ہیں۔

- پلے نہیں دھیلا، کردی میلہ میلہ۔

اردو ترجمہ: جیب میں ایک پیسہ بھی نہیں ہے اور میلے میں جانے کی ضد کر رہی ہے۔

فرہنگ: "پلے" کا مطلب ہے پاس یا جیب، "دھیلا" کا مطلب ہے پرانے وقتوں کا ایک چھوٹا یا دھیلا (پیسہ)، اور "میلہ میلہ" کا مطلب ہے جشن یا میلے کا شور مچانا۔

تشریح: یہ کہاوت ایسے لوگوں کے لیے استعمال ہوتی ہے جو اپنے بجٹ اور مالی حیثیت کو دیکھے بغیر بڑے بڑے خواب دیکھتے ہیں یا فرمائشیں کرتے ہیں، انسان کو ہمیشہ اپنی چادر دیکھ کر ہی پاؤں پھیلانے چاہئیں۔

پہلے سال چٹی، دوجے سال ہٹی، تیجے سال کھٹی۔

اردو ترجمہ: کاروبار کے پہلے سال نقصان (چٹی) اٹھانی پڑتی ہے، دوسرے سال دکان جمتی ہے، اور تیسرے سال جا کر منافع (کھٹی) ہوتا ہے۔

فرہنگ: "چٹی" کا مطلب ہے جرمانہ یا نقصان، "ہٹی" کا مطلب ہے دکان یا کاروبار کا برابر ہونا، اور "کھٹی" کا مطلب ہے کمائی یا منافع۔

تشریح: یہ کہاوت تجارت اور بزنس کے بنیادی اصول کو بیان کرتی ہے کہ کامیابی کے لیے صبر اور مستقل مزاجی ضروری ہے، شروع میں نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ منافع شروع ہو جاتا ہے۔

- ترکھان سیدھا ہووے تاں لکڑی آپ ہی سیدھی ہو جاندی اے۔

اردو ترجمہ: اگر ترکھان (کاریگر) خود ماہر اور سیدھا ہو تو لکڑی اپنے آپ ہی سیدھی ہو جاتی ہے۔

فرہنگ: "ترکھان" کا مطلب ہے بڑھئی یا لکڑی کا کام کرنے والا، اور "سیدھا ہووے" کا مطلب ہے ماہر یا مخلص ہونا۔

تشریح: اگر کسی کام کو کرنے والا استاد یا رہنما خود قابل، ایمان دار اور اپنے ہنر میں ماہر ہو تو کام میں استعمال ہونے والا مواد یا اس کے ماتحت لوگ کتنے ہی خراب کیوں نہ ہوں، وہ انہیں درست کر کے بہترین نتیجہ نکال لیتا ہے۔

- تلوار دا پھٹ بھر جاندا اے، جیبھ دا زخم نہیں بھردیا۔

اردو ترجمہ: تلوار کا زخم تو بھر جاتا ہے لیکن زبان کا زخم کبھی نہیں بھرتا۔

فرہنگ: "پھٹ" کا مطلب ہے کٹ یا زخم، "جیبھ" کا مطلب ہے زبان، اور "بھردیا" کا مطلب ہے ٹھیک ہونا۔

تشریح: جسمانی چوٹ یا تلوار کا زخم وقت کے ساتھ ساتھ ٹھیک ہو جاتا ہے، لیکن کسی کے کڑوے، برے اور ظالمانہ الفاظ انسان کے دل پر جو زخم لگاتے ہیں، وہ عمر بھر یاد رہتے ہیں اور کبھی ختم نہیں ہوتے۔

۔ تنوں راہ کراہ، مرد نوں چکی، رن نوں راہ، سنڈے نوں گاہ۔

اردو ترجمہ: یہ تینوں راستے غلط (برے) ہیں: مرد کے لیے چکی پیسنا، عورت کے لیے اکیلے سفر کرنا، اور جھوٹے (بھینسے) سے گاہ (فصل کی کٹائی کا کام) لینا۔

فرہنگ: "تنوں" کا مطلب ہے یہ تینوں، "کراہ" کا مطلب ہے غلط راستہ، "رن" کا مطلب ہے عورت، "سنڈے" کا مطلب ہے بھینسا، اور "گاہ" کا مطلب ہے گندم کی فصل گاہنا۔

تشریح: یہ ضرب المثل ان کاموں کی نشاندہی کرتی ہے جو روایتی طور پر متعلقہ افراد کی طبیعت یا مہارت کے خلاف ہیں، مرد چکی پیسنے کا عادی نہیں ہوتا، عورت کے لیے قدیم دور میں اکیلے سفر کرنا خطرات کا باعث تھا، اور بھینسا گاہ کے کام کے لیے موزوں نہیں مانا جاتا تھا۔

۔ تھکاں نال پکوڑے نہیں تلیندے۔

اردو ترجمہ: تھوک کے ساتھ پکوڑے نہیں تلے جا سکتے۔

فرہنگ: "تھکاں نال" کا مطلب ہے تھوک کے ساتھ، اور "تلیندے" کا مطلب ہے تلے جانا۔

تشریح: یہ کہاوت ان لوگوں پر طنز کرتی ہے جو صرف زبانی جمع خرچ کرتے ہیں اور عملی محنت کچھ نہیں کرتے، کوئی بھی بڑا کام محض بڑی بڑی باتیں کرنے یا ہوائی قلعے بنانے سے نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے وسائل اور حقیقی محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔

۔ تیویں منگے پیڑے، کھوان والے بتیڑے۔

اردو ترجمہ: عورت پیڑے (مٹھائی) مانگے تو کھلانے والے بہت مل جاتے ہیں۔

فرہنگ: "تیویں" کا مطلب ہے عورت، "پیڑے" کا مطلب ہے ایک روایتی پنجابی مٹھائی، اور "بتیڑے" کا مطلب ہے بہت زیادہ یا کئی سارے۔

تشریح: اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی پرکشش عورت مردوں کو اپنی طرف مائل کرنا چاہے تو بہت سے مکار مرد اسے بیوقوف بنانے یا اس کا فائدہ اٹھانے کے لیے جھوٹی ہمدردی دکھانے فوراً تیار ہو جاتے ہیں، یہ عورت کو ہوشیار رہنے کا سبق دیتی ہے۔

۔ جاگدیاں دیاں کٹیاں تے ستیاں دے کٹے۔

اردو ترجمہ: جاگنے والوں (ہوشیار) کے ہاں کٹیاں (مادہ کٹیا) پیدا ہوتی ہیں اور سونے والوں کے ہاں کٹے (نر بھینسا)۔

فرہنگ: "کٹیاں" کا مطلب ہے مادہ بھینس کا بچہ (جو دودھ دیتی ہے اور قیمتی ہوتی ہے)، "ستیاں" کا مطلب ہے سونے والے یا غافل، اور "کٹے" کا مطلب ہے نر بھینسا۔

تشریح: دیہاتی ماحول میں مادہ بچہ زیادہ قیمتی مانا جاتا ہے، یہ کہاوت ایک کہانی پر مبنی ہے جہاں ایک غافل کسان سوتا رہا اور چالاک ہوشیار کسان نے اپنے نر بچے کو اس کی مادہ سے بدل دیا، یعنی زندگی میں جو ہوشیار رہتا ہے وہی نفع کماتا ہے اور غافل نقصان اٹھاتا ہے۔

۔ جتھے پھل، اوتھے کنڈے۔

اردو ترجمہ: جہاں پھول ہوتے ہیں، وہاں کانٹے بھی ضرور ہوتے ہیں۔

فرہنگ: "جتھے" کا مطلب ہے جہاں، اور "اوتھے" کا مطلب ہے وہاں۔

تشریح: زندگی کا کوئی بھی راستہ مشکلات سے خالی نہیں ہے، اگر آپ کو کوئی بڑی خوشی، کامیابی یا خوبصورت منزل چاہیے تو اس کے ساتھ آنے والی تکلیفوں، چیلنجز اور رکاوٹوں کو بھی برداشت کرنا پڑے گا۔

۔ جٹ دا ہاسا، غریب دا بھنے پاسا۔

اردو ترجمہ: جٹ کا ہنسی مذاق بھی غریب کی پسلیاں توڑ دیتا ہے۔

فرہنگ: "ہاسا" کا مطلب ہے ہنسی مذاق، "بھنے" کا مطلب ہے توڑ دینا، اور "پاسا" کا مطلب ہے پسلیاں یا سائیڈ۔

تشریح: طاقتور یا زبردست لوگوں کا عام سا مذاق یا چھوٹی سی شرارت بھی کسی کمزور اور غریب انسان کے لیے بہت بڑے نقصان یا تباہی کا باعث بن سکتی ہے، کیونکہ دونوں کی طاقت اور حیثیت برابر نہیں ہوتی۔

۔ جدوں گھر نوں اگ لگ جاوے تاں فیر کھوہ نوں کھودن دا فیدا کیہ؟

اردو ترجمہ: جب گھر کو آگ لگ جائے تو پھر اسی وقت کنواں کھودنے کا کیا فائدہ؟

فرہنگ: "جدوں" کا مطلب ہے جب، "کھوہ" کا مطلب ہے کنواں، اور "فیدا کیہ" کا مطلب ہے کیا فائدہ۔

تشریح: یہ کہاوت وقت گزر جانے کے بعد تدبیر کرنے پر طنز کرتی ہے، جب کوئی مصیبت سر پر آ جائے تو اسی وقت اس کا علاج ڈھونڈنا بے کار ہوتا ہے، انسان کو ہمیشہ خطرے سے نمٹنے کی تیاری پہلے سے کر کے رکھنی چاہیے۔

۔ جس بیڑی وچ بیٹھیے، اوہدے وچ سوراخ نہیں کری دا۔

اردو ترجمہ: جس کشتی میں بیٹھے ہوں، اس میں خود سوراخ نہیں کرنا چاہیے۔

فرہنگ: "بیڑی" کا مطلب ہے کشتی، "اوہدے" کا مطلب ہے اس کے، اور "سوراخ نہیں کری دا" کا مطلب ہے سوراخ نہیں کیا جاتا۔

تشریح: یہ محسن کشی کے خلاف ایک بڑی مثال ہے، جس کا مطلب ہے کہ جو شخص یا ادارہ آپ کو پناہ دے، آپ کی مدد کرے یا آپ کی روزی روٹی کا ذریعہ ہو، اس کو کبھی بھی نقصان نہیں پہنچانا چاہیے کیونکہ اس سے آپ خود بھی ڈوب جائیں گے۔

- جس کھیتی وچ خصم نہ جائے، اوہ کھیتی خصم (مالک) نوں کھائے۔

اردو ترجمہ: جس زمین یا فصل کی دیکھ بھال مالک خود نہ کرے، وہ کھیتی الٹا مالک کو ہی کھا جاتی ہے (برباد کر دیتی ہے)۔

فرہنگ: "خصم" کا مطلب ہے مالک یا شوہر، اور "کھائے" کا مطلب ہے نقصان پہنچانا یا برباد کرنا۔

تشریح: انسان کو اپنے کاروبار، زمین یا نجی معاملات کی نگرانی خود کرنی چاہیے، اگر وہ سب کچھ ملازموں یا دوسروں کے بھروسے پر چھوڑ دے گا تو وہ چیز فائدہ دینے کے بجائے نقصان کا سبب بن جائے گی۔

- جِناں چھوٹا، اونا ہی کھوٹا۔

اردو ترجمہ: جو جتنا چھوٹا ہوتا ہے، وہ اتنا ہی زیادہ چالاک اور مکار ہوتا ہے۔

فرہنگ: "جِناں" کا مطلب ہے جتنا، "اونا" کا مطلب ہے اتنا، اور "کھوٹا" کا مطلب ہے مکار، عیار یا شرارتی۔

تشریح: یہ ایک عام مشاہداتی کہاوت ہے جو ایسے کم قد یا چھوٹے ظاہر ہونے والے لوگوں (یا جانوروں) کے لیے بولی جاتی ہے جو بظاہر معصوم لگتے ہیں لیکن اندر سے انتہائی تیز، شرارتی اور دوسروں کے لیے مصیبت کھڑی کرنے والے ہوتے ہیں۔

دستاویز میں موجود ضرب الامثال آپ کی مطلوبہ شکل میں درج ذیل ہیں:

- جو اِیڈ کھائے سو ہڈ کھائے، جو ونڈ کھائے سو کھنڈ کھائے

اردو ترجمہ: جو اکیلا کھاتا ہے وہ ہڈیاں (مشکلات) کھاتا ہے، اور جو بانٹ کر کھاتا ہے وہ شکر (مٹھاس) کھاتا ہے۔

فرہنگ: "ایڈ" کا مطلب ہے اکیلا، "ونڈ" کا مطلب ہے بانٹنا، اور "کھنڈ" کا مطلب ہے چینی یا شکر۔

تشریح: اس ضرب المثل میں بانٹ کر کھانے اور سخاوت کی تعریف کی گئی ہے۔ اکیلا کھانے والا تنہائی کا شکار رہتا ہے جبکہ مل بانٹ کر کھانے والے کی زندگی میں مٹھاس اور برکت ہوتی ہے۔

- جوں ساوے تاں کوئی نہ آوے، جوں پکے تاں ملن سکے

اردو ترجمہ: جب فصل ہری ہو تو کوئی نہیں آتا، جب پک جائے تو سب رشتے دار ملنے آ جاتے ہیں۔

فرہنگ: "ساوے" کا مطلب ہے سبز یا ہری، "سکے" کا مطلب ہے رشتے دار یا قریبی لوگ۔

تشریح: یہ کہاوت معاشرے کے لوگوں کے خود غرضانہ رویے کی عکاسی کرتی ہے۔ جب انسان مشکل میں ہو یا اس کے پاس وسائل نہ ہوں تو کوئی نہیں پوچھتا، لیکن خوشحالی آتے ہی سب دوست بن جاتے ہیں۔

- جہدا کھائیے، اوہدے گیت گائیے

اردو ترجمہ: جس کا نمک کھائیں، اسی کی تعریف و توصیف کرنی چاہیے۔

فرہنگ: "جہدا" کا مطلب ہے جس کا، "اوہدے" کا مطلب ہے اس کے، اور "گیت گائیے" کا مطلب ہے تعریف کرنا۔

تشریح: یہ ضرب المثل ہمیں سکھاتی ہے کہ محسن کی قدر کرنی چاہیے اور کھلانے والے کا احترام کرنا چاہیے۔ یہ انگریزی کے اس مقولے کے برابر ہے کہ ہر شخص اس پل کی تعریف کرتا ہے جس سے وہ گزرتا ہے۔

- جہناں دے گھر دانے، اونہاں دے کملے وی سیانے

اردو ترجمہ: جن کے گھر میں اناج (دولت) ہو، ان کے بیوقوف بھی عقل مند سمجھے جاتے ہیں۔

فرہنگ: "جہناں" کا مطلب ہے جن کے، "دانے" کا مطلب ہے اناج یا دولت، اور "کملے" کا مطلب ہے بیوقوف۔

تشریح: دولت اور زمین لوگوں کو ذہنی صلاحیتوں سے قطع نظر معاشرے میں مقام اور عزت دلاتی ہے۔ مختصر یہ کہ ایک امیر گھرانہ اپنے بیوقوف افراد کو بھی معزز بنا دیتا ہے۔

- جہنے لائی لوئی، اوہدا کیہ کرے گا کوئی

اردو ترجمہ: جس نے خود ہی اپنی چادر (عزت) اتار دی، اس کا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے۔

فرہنگ: "لوئی" کا مطلب ہے چھوٹی چادر (یہاں مراد عزت ہے)۔

تشریح: یہ کہاوت ایسے بے شرم شخص کے لیے کہی جاتی ہے جسے اپنی عزتِ نفس کا کوئی پاس نہ ہو۔ جب انسان خود اپنی عزت نہیں کرتا، تو دوسرے بھی اسے شرمندہ نہیں کر سکتے۔

- جے کوئی گڑ دتیاں مرے تاں اوہنوں موہرا (زہر) دیون دی کیہ لوڑ اے

اردو ترجمہ: اگر کوئی میٹھا کھلانے سے ہی مر جائے تو اسے زہر دینے کی کیا ضرورت ہے۔

فرہنگ: "گڑ" کا مطلب ہے گڑ (شکر کی خام شکل)، "موہرا" کا مطلب ہے زہر، اور "لوڑ" کا مطلب ہے ضرورت۔

تشریح: اس کا مطلب ہے کہ اگر کوئی کام نرمی اور میٹھی زبان سے حل ہو سکتا ہو، تو سختی کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

- چڑھدے مرے خاں نوں، ماں مت دیندی کھڑی، یاراں چوراں وچ بہہ کے، نہ کرئیے گل کھری

اردو ترجمہ: خان کے مرنے پر اس کی ماں کھڑی نصیحت کر رہی ہے کہ دشمنوں اور چوروں کی محفل میں بیٹھ کر کھری بات نہیں کرنی چاہیے۔

فرہنگ: "مت دینا" کا مطلب ہے نصیحت کرنا، "یاراں چوراں" سے مراد دشمن یا مشکوک لوگ ہیں، اور "گل کھری" کا مطلب ہے سچی بات۔

تشریح: یہ کہاوت مرزا صاحباں کے قصے سے منسوب ہے، جہاں مرزا کی ماں نے اسے نصیحت کی تھی کہ نادان دشمنوں کے سامنے سچ بولنا یا بہادری دکھانا اپنی جان خطرے میں ڈالنے کے مترادف ہے۔

- چڑیاں دا مرنا، تے گنواراں دا ہاسا

اردو ترجمہ: چڑیاں کی موت اور جاہلوں کا مذاق۔

فرہنگ: "گنواراں" کا مطلب ہے جاہل یا غیر مہذب لوگ، اور "ہاسا" کا مطلب ہے ہنسی یا مذاق۔

تشریح: یہ ضرب المثل ایسے جاہل اور بدتمیز شخص کے رویے کی طرف اشارہ کرتی ہے جو دوسروں (خاص طور پر کمزوروں) کی تکلیف اور دکھ کا مذاق اڑاتا ہے۔

- چمڑی جائے پر دمڑی نہ جائے

اردو ترجمہ: جسم کی کھال اتر جائے لیکن پیسہ نہ جائے۔

فرہنگ: "چمڑی" کا مطلب ہے کھال، اور "دمڑی" کا مطلب ہے پرانے وقتوں کا ایک بہت چھوٹا سکہ یا پیسہ۔

تشریح: یہ کہاوت انتہا درجے کے کنجوس شخص کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ ایسے شخص کے جسم سے کھال الگ کرنا تو آسان ہے مگر اس کی جیب سے ایک پیسہ نکالنا ناممکن ہے۔

- چور اُچکا چوہدری تے گنڈی رن پردھان اے

اردو ترجمہ: چور اور اٹھائی گیرا چوہدری (سردار) بن بیٹھے ہیں اور بدکردار عورت رہنما بن گئی ہے۔

فرہنگ: "اُچکا" کا مطلب ہے جیب کترا یا اٹھائی گیرا، "گنڈی" کا مطلب ہے بدکردار یا آوارہ عورت، اور "پردھان" کا مطلب ہے رہنما یا لیڈر۔

تشریح: یہ کہاوت کسی ایسے ملک یا معاشرے کی بگڑی ہوئی صورتحال کی عکاسی کرتی ہے جہاں اقتدار چوروں، لٹیروں اور بدقماش لوگوں کے ہاتھ میں آ جائے جنہیں عوام کی کوئی پروا نہ ہو۔

- چوراں دے کپڑے، ڈانگاں دے گز

اردو ترجمہ: چوروں کا کپڑا اور لاٹھیوں کا گز۔

فرہنگ: "ڈانگاں" کا مطلب ہے لاٹھیاں (موٹی لکڑیاں)، اور "گز" کا مطلب ہے ناپنے کا پیمانہ۔

تشریح: جب چور چوری کا مال بیچتے ہیں تو وہ نفع نقصان یا باریک بینی سے ناپ تول نہیں کرتے بلکہ موٹی لکڑیوں سے ہی اندازاً ناپ کر سستے داموں بیچ دیتے ہیں۔ آسان الفاظ میں "حرام مال، بے دردی سے پامال" یا "جیسے آئی ویسے گئی۔"

چوری لکھ دی، ککھ دے برابر۔

اردو ترجمہ: چوری چاہے تنکے کی ہو یا لاکھوں روپے کی، دونوں برابر ہیں۔

فرہنگ:

لکھ =بہت بڑی مالیت یا بڑی مق

ککھ =تنکے جتنی حقیر چیز

تشریح: یہ ضرب المثل انسان کی اس عادت کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ جو شخص چھوٹا گناہ یا چھوٹی چوری کر سکتا ہے، وہ موقع ملنے پر بڑی چوری بھی کر سکتا ہے۔ جرم چاہے چھوٹا ہو یا بڑا، اخلاقی طور پر دونوں کی سنگینی برابر ہے۔

- چولاں (چھبلاً) دی جنج نہیں جائی دا

اردو ترجمہ: بے شرم اور اخلاقی طور پر گرے ہوئے لوگوں کی برات میں نہیں جانا چاہیے۔

فرہنگ: "چولاں/چھبلاً" کا مطلب ہے اوچھے، بدتمیز یا بے شرم لوگ، اور "جنج" کا مطلب ہے شادی کی برات۔

تشریح: اخلاقی طور پر گرے ہوئے اور جھگڑالو لوگوں کے ساتھ چلنا یا ان کی محفل کا حصہ بننا ہمیشہ مصیبت کا سبب بنتا ہے۔ جب آپ ایسے لوگوں سے جڑتے ہیں تو انجام کار آپ کو ہی نقصان اور شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔

- داتا کال پرکھیے، داند پھگن ماہ، گھر والی تاں پرکھیے جے دھَیلا پلے ناہ

اردو ترجمہ: سخی کی آزمائش قحط میں ہوتی ہے، بیل کی آزمائش پھگن کے مہینے میں ہوتی ہے اور بیوی کی آزمائش تب ہوتی ہے جب جیب میں ایک دھیلا (پیسہ) نہ ہو۔

فرہنگ: "پرکھیے" کا مطلب ہے آزمایا جائے، "داند" کا مطلب ہے بیل، "پھگن ماہ" سے مراد دیسی سال کا آخری مہینہ (فروری/مارچ) ہے، اور "دھَیلا" کا مطلب ہے تانبے کا چھوٹا سکہ یا پیسہ۔

تشریح: اس کہاوت میں تین طرح کی آزمائشوں کا ذکر ہے۔ سخی کا پتہ قحط میں چلتا ہے، بیل کی ہمت کا پتہ پھگن کی سخت محنت میں لگتا ہے، اور وفادار بیوی کی سچی پہچان شوہر کے شدید مالی بحران کے وقت ہوتی ہے کہ وہ صبر کرتی ہے یا جھگڑا کر کے زندگی عذاب بناتی ہے۔

- داند چوراں کھڑیا یا کِلے بدھا، اک برابر

اردو ترجمہ: بیل کو چور لے جائیں یا وہ کھونٹے سے بندھا رہے، (مظلوم کے لیے) دونوں برابر ہیں۔

فرہنگ: "داند" کا مطلب ہے بیل، "کھڑیا" کا مطلب ہے لے گئے، اور "کِلے" کا مطلب ہے کھونٹا جس سے جانور باندھا جاتا ہے۔

تشریح: یہ کہاوت ان پسماندہ اور پسے ہوئے عوام کی حالت زار بیان کرتی ہے جن پر کوئی بھی ظالم حکمران آ کر مسلط ہو جائے، ان کی قسمت نہیں بدلتی۔ انہیں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اوپر کون راج کر رہا ہے، انہوں نے ہمیشہ جانوروں کی طرح پسنا اور خاموش رہنا ہوتا ہے۔

- دریا وچ رہ کے مگرمچھ نال ویر نہیں پائی دا

اردو ترجمہ: دریا میں رہ کر مگرمچھ سے دشمنی نہیں کرنی چاہیے۔

فرہنگ: "وچ" کا مطلب ہے میں، "نال" کا مطلب ہے ساتھ، اور "ویر" کا مطلب ہے دشمنی۔

تشریح: اگر آپ کو کسی جگہ یا ماحول میں رہنا ہو، تو وہاں کے طاقتور اور مقتدر شخص سے عداوت مول لینا نادانی ہے۔ پانی میں رہ کر مگرمچھ کو چیلنج کرنا سراسر اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے کے مترادف ہے۔

- دکانداری نرم دی، حاکمی گرم دی تے اگراہی بے شرم دی

اردو ترجمہ: دکانداری نرم مزاجی سے چلتی ہے، حکومت رعب و دبدبے سے اور ادھار کی وصولی بے شرمی سے ہوتی ہے۔

فرہنگ: "حاکمی" کا مطلب ہے حکومت یا افسری، اور "اگراہی" کا مطلب ہے دیا ہوا قرض یا ادھار واپس وصول کرنا۔

تشریح: اس کہاوت میں تین الگ شعبوں کے گر بتائے گئے ہیں۔ دکاندار کو گاہکوں کے ساتھ ہمیشہ خوش اخلاق ہونا چاہیے؛ حکمران یا افسر اگر نرم پڑ جائے تو نظام بگڑ جاتا ہے اس لیے اسے سخت ہونا چاہیے؛ اور اگر کسی کو دیا ہوا ادھار واپس لینا ہو تو مروت چھوڑ کر بار بار تقاضا کرنا پڑتا ہے۔

- دھی دے گھر پیو، سوہرے گھر جوائی، بھین دے گھر بھائی، ستا کتا

اردو ترجمہ: بیٹی کے گھر باپ، سسرال میں داماد، اور بہن کے گھر بھائی، سوئے ہوئے کتے کی مانند ہیں۔
فرہنگ: "دھی" کا مطلب ہے بیٹی، "پیو" کا مطلب ہے باپ، "سوہرے" کا مطلب ہے سسرال، "جوائی" کا مطلب ہے داماد، اور "بھین" کا مطلب ہے بہن۔

تشریح: یہ ضرب المثل خاندانی رشتوں میں کچھ مخصوص حالات کی نازکی اور شرمندگی کی عکاسی کرتی ہے۔ روایتی معاشرے میں ایک باپ کا بیٹی کے گھر، داماد کا سسرال میں، یا بھائی کا بہن کے سسرال جا کر زیادہ دیر رہنا دونوں فریقین کے لیے انتہائی غیر مکرر اور تکلیف دہ ہوتا ہے۔

- دھی موئی، جوائی چور

اردو ترجمہ: بیٹی مر گئی، تو داماد چور (اجنبی) ہو گیا۔

فرہنگ: "موئی" کا مطلب ہے مر گئی، اور "جوائی" کا مطلب ہے داماد۔

تشریح: یہ کہاوت اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ سسرال اور داماد کا رشتہ صرف بیٹی کی زندگی تک قائم رہتا ہے۔ بیٹی کے انتقال کے ساتھ ہی وہ قریبی تعلق ختم ہو جاتا ہے اور داماد ایک بیگانے شخص کی طرح ہو جاتا ہے۔

- دے وڈھی، کم کڈھی

اردو ترجمہ: رشوت دو اور اپنا کام نکلوالو۔

فرہنگ: "وڈھی" کا مطلب ہے رشوت، اور "کم کڈھی" کا مطلب ہے کام نکالنا یا کروانا۔

تشریح: یہ کوئی روایتی حکمت پر مبنی مقولہ نہیں بلکہ معاشرے کی تلخ حقیقت اور کرپٹ افسر شاہی کا رونا ہے۔ جہاں عام لوگ مجبور ہو کر اپنے جائز کاموں کے لیے بھی رشوت دینے پر مجبور ہوتے ہیں، کیونکہ اس کے بغیر نظامِ حکومت میں عام آدمی کی کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔

- ڈگا کھوتی توں تے غصہ کمہار تے

اردو ترجمہ: گدھی سے خود گرا اور غصہ بیچارے کمہار (مالک) پر اتار رہا ہے۔

فرہنگ: "ڈگا" کا مطلب ہے گرا، "کھوتی" کا مطلب ہے گدھی، اور "کمہار" سے مراد گدھے کا مالک ہے۔
تشریح: یہ ضرب المثل تب بولی جاتی ہے جب انسان اپنی غلطی، نادانی یا نااہلی کی وجہ سے نقصان اٹھائے، لیکن اپنی خفت مٹانے کے لیے کسی معصوم یا غیر متعلقہ شخص کو قصوروار ٹھہرانے لگے۔

- ڈنڈا پیر اے وگڑیاں تگڑیاں دا

اردو ترجمہ: ڈنڈا (سختی) ہی بگڑے ہوئے اور سرکش لوگوں کا پیر (علاج) ہے۔

فرہنگ: "وگڑیاں" کا مطلب ہے بگڑے ہوئے، اور "تگڑیاں" کا مطلب ہے طاقتور یا سرکش لوگ۔

تشریح: اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ پیار اور اخلاق کی زبان نہیں سمجھتے، ان کو راہِ راست پر لانے کے لیے طاقت اور سختی کا استعمال ناگزیر ہوتا ہے۔ یہ انگریزی کے مقولے "Spare the rod and spoil the child" کے ہم معنی ہے۔

- ڈاڈھیاں دا ستاں ویہاں سو

اردو ترجمہ: طاقتوروں کے لیے سات بیسیاں بھی سو کے برابر ہوتی ہیں۔

فرہنگ: "ڈاڈھیاں" کا مطلب ہے طاقتور یا زبردست لوگ، "ستاں" کا مطلب ہے سات، اور "ویہاں" کا مطلب ہے بیسیاں (یعنی $7 \times 20 = 140$)۔

تشریح: یہ کہاوت معاشرے میں قانون کی کمزوری اور طاقتور کی من مانی کو ظاہر کرتی ہے۔ زبردست اور جابر شخص جو چاہے کرے، اس کا ہر غلط کام اور حساب بھی درست مان لیا جاتا ہے کیونکہ کوئی اس کا راستہ روکنے والا نہیں ہوتا۔

- ڈھڈ خالی اے پر مچھاں تے چول

اردو ترجمہ: پیٹ خالی ہے مگر مونچھوں پر چاول کا دانہ چپکایا ہوا ہے۔

فرہنگ: "ڈھڈ" کا مطلب ہے پیٹ، اور "مچھاں تے چول" کا مطلب ہے مونچھوں پر چاول۔

تشریح: یہ ایسے منافق اور دکھاوا کرنے والے شخص کے لیے استعمال ہوتی ہے جو اندر سے کتنا ہی مفلس یا عیب دار کیوں نہ ہو، باہر دنیا کے سامنے اپنی جھوٹی شان و شوکت اور امارت کا ڈھونگ رچاتا ہے۔

- ڈھڈ نہ پیاں روٹیاں، سبھو گلاں کھوٹیاں

اردو ترجمہ: اگر پیٹ میں روٹی نہ ہو، تو دنیا کی تمام باتیں جھوٹی (بے معنی) لگتی ہیں۔

فرہنگ: "ڈھڈ" کا مطلب ہے پیٹ، اور "کھوٹیاں" کا مطلب ہے بیکار یا جھوٹی۔

تشریح: بھوک اور غربت سب سے بڑی سچائی ہیں۔ جب انسان بھوکا ہو تو اسے فلسفے، اخلاقیات یا دنیا کی کوئی دوسری چیز اچھی نہیں لگتی کیونکہ پیٹ کی آگ بجھانا سب سے پہلی ضرورت ہے۔

- ڈھکی رِجھے، کوئی نہ بُجھے

اردو ترجمہ: برتن ڈھکا ہوا پکے تو کوئی نہیں جان سکتا کہ اندر کیا پک رہا ہے۔

فرہنگ: "ڈھکی" کا مطلب ہے ڈھکی ہوئی (چھپی ہوئی)، "رِجھے" کا مطلب ہے پکنا، اور "بُجھے" کا مطلب ہے بوجھنا یا جاننا۔

تشریح: صوفی شاعر وارث شاہ کے شعر کے تناظر میں اس کا مطلب ہے کہ اپنی خوشیوں، دولت اور رازوں کو لوگوں کی نظروں سے چھپا کر رکھنا چاہیے، کیونکہ معاشرے میں حسد بہت عام ہے اور دوسروں کی نظر لگنے کا ڈر رہتا ہے۔

- ذات دی کور کرلی تے شہتیراں نال جپھے

اردو ترجمہ: ذات کی تو وہ گرگٹ (چھپکلی) ہے لیکن شہتیروں کو گلے لگانا چاہتی ہے۔

فرہنگ: "کور کرلی" کا مطلب ہے جنگلی چھپکلی یا گرگٹ، "شہتیراں" کا مطلب ہے چھت کے وزنی شہتیر، اور "جپھے" کا مطلب ہے گلے ملنا۔

تشریح: یہ کہاوت ایسے شخص کے لیے بولی جاتی ہے جو اپنی کم تر حیثیت، اوقات یا قابلیت سے بڑھ کر بڑی بڑی باتیں کرے یا ایسے بلند و بانگ دعوے کرے جو اس کی پہنچ سے باہر ہوں۔

"30-21 دستاویز "pf Punjabi proverb extract.docx" میں دیے گئے تمام پنجابی اکھان (کہاوتیں) آپ کے فراہم کردہ پیٹرن کے مطابق درج ذیل ہیں:

۔ رانجھا مجھیاں چرائیاں، ڈولی لے گئے نئیں کھیڑے

اردو ترجمہ: رانجھے نے عمر بھر بھینسیں چرائیں، لیکن ڈولی (ہیر کی) کھیڑے لے گئے۔

فرہنگ: "مجھیاں" کا مطلب ہے بھینسیں، "چرائیاں" کا مطلب ہے چرانا، "ڈولی" کا مطلب ہے شادی کی پالکی، اور "کھیڑے" سے مراد ہیر کے سسرالی یا حریف لوگ ہیں۔

تشریح: یہ کہاوت ایسے موقع پر بولی جاتی ہے جب محنت یا قربانی کوئی اور کرے لیکن اس کا پھل، کریڈٹ یا فائدہ کوئی دوسرا لے اڑے۔

۔ رُتاں مُڑ مُڑ آوندیاں، مُریا مُڑے نہ کوئی

اردو ترجمہ: موسم تو بار بار لوٹ آتے ہیں، لیکن مرا ہوا کبھی واپس نہیں آتا۔

فرہنگ: "رُتاں" کا مطلب ہے موسم، "مُڑ مُڑ" کا مطلب ہے بار بار یا دوبارہ، اور "مُریا" کا مطلب ہے مرا ہوا شخص۔

تشریح: یہ ایک قدرتی نظام اور آفاقی سچائی کی طرف اشارہ ہے کہ دنیا میں ہر چیز (جیسے سردی، گرمی) ختم ہو کر دوبارہ آ سکتی ہے، لیکن جب انسان مر جاتا ہے تو وہ کبھی لوٹ کر نہیں آتا۔

۔ رجّ نوں حج اے

اردو ترجمہ: پیٹ بھرا ہو (امارت ہو) تو حج نصیب ہوتا ہے یا تہذیب آتی ہے۔

فرہنگ: "رجّ" کا مطلب ہے پیٹ کا بھرا ہونا یا آسودگی، اور "حج" سے یہاں مراد نیک اطوار، آدابِ زندگی یا مذہبی فرائض کی طرف رغبت ہے۔

تشریح: اس کہاوت کا مطلب ہے کہ جب انسان کی بنیادی ضرورت (بھوک) مٹ جاتی ہے اور وہ مالی طور پر مستحکم ہو جاتا ہے، تبھی وہ مہذب بنتا ہے اور آداب و اخلاق سیکھتا ہے۔

۔ رجیا مُلاں تے بھکھا داند اک برابر کھاندے نیں

اردو ترجمہ: پیٹ بھرا ہوا مولوی اور بھوکا بیل، کھانا کھلایا جائے تو دونوں ایک برابر کھاتے ہیں۔

فرہنگ: "رجیا" کا مطلب ہے پیٹ بھرا ہوا، "مُلاں" سے مراد مولوی، "داند" کا مطلب ہے بیل، اور "برابر" کا مطلب ہے یکساں۔

تشریح: اس کہاوت کے ذریعے طنزاً یہ واضح کیا گیا ہے کہ ایک لالچی یا حریص انسان (جس کی مثال یہاں مولوی سے دی گئی ہے) کی نیت کبھی نہیں بھرتی، چاہے وہ کتنا ہی پیٹ بھرا کیوں نہ ہو، وہ بھوکے بیل کی طرح کھانے پر ٹوٹ پڑتا ہے۔

۔ رسی سڑ گئی پر ول نہ گیا

اردو ترجمہ: رسی جل گئی لیکن اس کا بل (مروڑ) نہیں گیا۔

فرہنگ: "سڑ گئی" کا مطلب ہے جل گئی، اور "ول" کا مطلب ہے مروڑ یا بل۔

تشریح: یہ کہاوت ایسے مغرور اور ضدی شخص کے لیے استعمال ہوتی ہے جس کی دولت، طاقت یا حیثیت ختم ہو چکی ہو، مگر اس کا گھمنڈ، اکڑ اور پرانی عادتیں اب بھی جوں کی توں قائم ہوں۔

۔ رکھی نہ لاہندی تے چوری کٹ کٹ کھاندی

اردو ترجمہ: روکھی سوکھی روٹی تو اس سے اتاری نہیں جاتی (میسر نہیں) اور باتیں چوری (گھی شکر ملی روٹی) کٹ کٹ کر کھانے کی کرتی ہے۔

فرہنگ: "رکھی" کا مطلب ہے روکھی سوکھی روٹی، "چوری" سے مراد روٹی کے ٹکڑوں میں گھی اور شکر ملا کر بنایا جانے والا لذیذ چیلا یا چوری، اور "کٹ کٹ" کا مطلب ہے کچل کر یا بنا کر۔

تشریح: یہ کہاوت ایسے شخص کے لیے بولی جاتی ہے جس کے پاس بنیادی ضرورت کی چیزیں بھی نہ ہوں، لیکن وہ دوسروں کے سامنے بڑی بڑی الٹی سیدھی ہانکے اور عیش و عشرت کے بلند و بانگ دعوے کرے۔

۔ زبان ای تخت اُتے بٹھائے، زبان ای سر وڈھائے

اردو ترجمہ: زبان ہی تخت پر بٹھاتی ہے اور زبان ہی سر قلم کرواتی ہے۔

فرہنگ: "اُتے" کا مطلب ہے پر، "وڈھائے" کا مطلب ہے کٹوانا یا قلم کروانا۔

تشریح: اس کہاوت میں گفتگو کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے کہ انسان کے بولنے کا انداز ہی اسے عزت و مرتبہ (تخت) دلا سکتا ہے، اور اس کی زبان کی ایک چھوٹی سی غلطی یا بدتمیزی اسے بڑی مصیبت یا موت (سر کٹنے) کے منہ میں دھکیل سکتی ہے۔

۔ سپاں دے پتر مِتر نہ ہندے بھاویں چلیاں بھر بھر دُدھ پیائیے

اردو ترجمہ: سانپوں کے بچے کبھی دوست نہیں بنتے، چاہے انہیں چلو بھر بھر کے دودھ ہی کیوں نہ پلایا جائے۔
فرہنگ: "سپاں" کا مطلب ہے سانپوں، "مِتر" کا مطلب ہے دوست، "بھاویں" کا مطلب ہے چاہے، اور "چلیاں" کا مطلب ہے چلو یا اچھلیاں۔

تشریح: اس کہاوت کا سبق یہ ہے کہ بدفطرت، حاسد اور مکار لوگوں کے ساتھ آپ جتنا مرضی احسان کر لیں، وہ وقت آنے پر اپنی فطرت کے مطابق نقصان ہی پہنچائیں گے۔ اس لیے ایسے لوگوں سے دور رہنا چاہیے۔

۔ سراندی سوں، پواندی سوں, لک وچکار ای آونا اے

اردو ترجمہ: چاہے سرہانے سوؤ، چاہے پائینتی سوؤ، کمر نے بیچ میں ہی آنا ہے۔

فرہنگ: "سراندی" کا مطلب ہے سرہانے، "پواندی" کا مطلب ہے پائینتی، اور "وچکار" کا مطلب ہے درمیان میں۔

تشریح: اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ہر طرف سے مصیبت یا پریشانی ہو، تو آپ جو مرضی پوزیشن اختیار کر لیں یا جہاں بھی جائیں، تکلیف سے فرار ممکن نہیں ہوتا۔ مصیبت آپ کو گھیر ہی لیتی ہے۔

۔ شکل بھیڑی ہووے تاں بندہ گل تے چنگی کرے

اردو ترجمہ: اگر شکل بری (بدصورت) ہو تو انسان کو بات تو اچھی کرنی چاہیے۔

فرہنگ: "بھیڑی" کا مطلب ہے بری یا بدصورت، "تاں" کا مطلب ہے تو، اور "گل" کا مطلب ہے بات۔
تشریح: اس کہاوت کا مقصد یہ سمجھانا ہے کہ اگر کوئی شخص ظاھری طور پر خوبصورت نہیں ہے، تو کم از کم اسے اپنی زبان اور اخلاق کو شیریں رکھنا چاہیے تاکہ لوگ اس کی گفتگو کی وجہ سے اس کی عزت کریں۔

۔ شکل موماناں تے کرتوت کافراں

اردو ترجمہ: شکل مومنوں جیسی اور کرتوت کافروں جیسے ہیں۔

فرہنگ: "کرتوت" کا مطلب ہے اعمال یا افعال۔

تشریح: یہ کہاوت منافق انسان کے لیے بولی جاتی ہے جو ظاہر میں تو بڑا پرہیزگار، نیک اور معصوم بنتا ہو (جیسے بڑی داڑھی یا مذہبی حلیہ رکھنا) لیکن اندر سے انتہائی مکار ہو اور پوشیدہ طور پر برے کام کرتا ہو۔

۔ صرفا کر کے سُتی، آٹا کھا گئی کُتی

اردو ترجمہ: کفایت شعاری کر کے سوئی تھی، لیکن آٹا کتی کھا گئی۔

فرہنگ: "صرفا" کا مطلب ہے بچت یا کفایت شعاری، "سُتی" کا مطلب ہے سو گئی، اور "کُتی" کا مطلب ہے مادہ کتا۔

تشریح: یہ کہاوت تب بولی جاتی ہے جب کوئی خاتون یا شخص بہت کنجوسی اور دیکھ بھال سے کوئی چیز بچا کر رکھے، لیکن مناسب حفاظت یا نگرانی نہ ہونے کی وجہ سے وہ چیز کسی لاپروائی کے سبب ضائع ہو جائے۔

۔ کالا گجّے، چِٹا ورسے

اردو ترجمہ: کالا بادل گرجتا ہے، اور سفید بادل برستا ہے۔

فرہنگ: "گجّے" کا مطلب ہے گرجنا، "چِٹا" کا مطلب ہے سفید، اور "ورسے" کا مطلب ہے برسنا یا بارش ہونا۔

تشریح: یہ مطلع بادلوں کے حوالے سے ہے، جس کا مطلب یہ بھی لیا جاتا ہے کہ "جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں"۔ یعنی بہت زیادہ شور مچانے والے عملی طور پر کچھ نہیں کرتے، جبکہ خاموش رہنے والے کام کر جاتے ہیں۔

۔ کالے مل مل نہ ہووِن بگّے، بھاویں سو من صابن لگے

اردو ترجمہ: کالے دھونے سے سفید نہیں ہو سکتے، چاہے سو من صابن ہی کیوں نہ لگ جائے۔

فرہنگ: "مل مل" کا مطلب ہے مل مل کر دھونا، "بگّے" کا مطلب ہے سفید، "بھاویں" کا مطلب ہے چاہے، اور "من" برصغیر میں وزن کا ایک پیمانہ ہے۔

تشریح: اس کہاوت کا مقصد یہ بتانا ہے کہ کسی چیز یا شخص کی بدفطرتی اور اصل جبلت کو جتن کر کے بھی بدلا نہیں جا سکتا۔ جو اندر سے کالا یا برا ہے، وہ ظاہری کوششوں سے پاک نہیں ہو سکتا۔

۔ کاہلی آگے ٹوئے

اردو ترجمہ: جلدی کے آگے گڑھے ہوتے ہیں۔

فرہنگ: "کاہلی" کا مطلب ہے جلد بازی، اور "ٹوئے" کا مطلب ہے گڑھے یا کھڈے۔

تشریح: یہ انگریزی کی مشہور کہاوت "Hurry spoils curry" (جلدی کا کام شیطان کا) کے مترادف ہے، جس کا مطلب ہے کہ جلد بازی میں کیے گئے کاموں میں ہمیشہ نقصان یا رکاوٹ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

۔ کُتی چوراں نال رلی ہوئی اے

اردو ترجمہ: کتی چوروں کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔

فرہنگ: "نال" کا مطلب ہے ساتھ، اور "رلی" کا مطلب ہے ملی ہوئی۔

تشریح: یہ کہاوت اس چوکیدار یا محافظ کے لیے بولی جاتی ہے جو خود چوروں کے ساتھ مل کر گھر کو لٹوا دے۔ جب اپنا ہی کوئی رکھوالا غداری کر جائے، تب یہ کہاوت استعمال ہوتی ہے۔

۔ کرم کپتا چنگا، گوانڈھ کپتا مندا

اردو ترجمہ: جھگڑالو رشتے دار پھر بھی بہتر ہے، لیکن جھگڑالو ہمسایہ بہت برا ہے۔

فرہنگ: "کرم" سے مراد سسرالی یا شادی کے ذریعے بننے والے رشتے دار، "کپتا" کا مطلب ہے جھگڑالو یا برے اخلاق والا، "گوانڈھ" کا مطلب ہے پڑوسی/ہمسایہ، اور "مندا" کا مطلب ہے برا۔

تشریح: اس کہاوت میں بتایا گیا ہے کہ برے رشتے داروں سے تو کبھی کبھار ہی واسطہ پڑتا ہے، لیکن ایک بدتمیز اور لڑاکا پڑوسی مستقل کا سردرد بن جاتا ہے کیونکہ وہ روزانہ سامنے ہوتا ہے۔ اس لیے اچھے پڑوسی کے لیے دعا کرنی چاہیے۔

۔ کنک پرانی، گھٹیو نواں، گھر ستوتی نار۔ گھوڑا ہووے چڑھن نوں، چارے سرگ سنسار

اردو ترجمہ: پرانی گندم، نیا گھی، گھر میں نیک بیوی، اور سواری کے لیے تیار گھوڑا؛ یہ چاروں دنیا میں جنت کی نشانیاں ہیں۔

فرہنگ: "کنک" کا مطلب ہے گندم، "گھٹیو" کا مطلب ہے گھی، "ستوتی نار" کا مطلب ہے وفادار یا نیک عورت/بیوی، "چڑھن نوں" کا مطلب ہے سواری کے لیے، اور "سرگ سنسار" کا مطلب ہے دنیا کی جنت۔
تشریح: اس کہاوت میں خوشحال اور پُرسکون زندگی کے چار بنیادی عناصر کا ذکر کیا گیا ہے، جن کے میسر ہونے سے انسان کی زندگی دنیا میں ہی جنت کا نمونہ بن جاتی ہے۔

۔ کھاہدے اُتے کھائیے نہ، بن بلائے جائیے نہ

اردو ترجمہ: پیٹ بھرا ہونے پر دوبارہ مت کھاؤ، اور بغیر دعوت کے (کسی کے گھر) مت جاؤ۔

فرہنگ: "کھاہدے اُتے" کا مطلب ہے پہلے سے کھائے ہوئے کے اوپر، اور "بن بلائے" کا مطلب ہے بغیر دعوت یا پکار کے۔

تشریح: یہ اکھان معاشرتی آداب اور صحت کے اصول سکھاتا ہے کہ جب ایک بار کھانا کھا چکے ہو تو دوبارہ کھانے سے پرہیز کرو، اور جب تک کوئی عزت سے نہ بلائے، کسی کے ہاں مہمان بن کر مت جاؤ۔

۔ کھسریاں (ہیجڑیاں) دے گھر بال جمیا، اوہناں چم چم کے مار چھڈیا

اردو ترجمہ: خواجہ سراؤں کے گھر بچہ پیدا ہوا، انہوں نے اسے چوم چوم کر ہی مار ڈالا۔

فرہنگ: "کھسریاں" کا مطلب ہے خواجہ سرا، "بال" کا مطلب ہے بچہ، "جمیا" کا مطلب ہے پیدا ہوا، اور "چم چم" کا مطلب ہے چوم چوم کر۔

تشریح: یہ کہاوت تب بولی جاتی ہے جب کسی ایسے شخص کو کوئی غیر معمولی یا غیر متوقع خوشی یا نایاب چیز مل جائے، اور وہ حد سے زیادہ لاڈ پیار، نادانی یا خوشی کے غلبے میں آکر اس چیز کو خود ہی ضائع یا برباد کر دے۔

۔ کھیتے جٹ نہ چھیڑئے، ہٹی وچ کراڑ۔ بیڑی ملاح نہ چھیڑئے، متاں بھن سٹن بجھاڑ

اردو ترجمہ: کھیت میں جٹ کو، دکان پر کراڑ (بنیے) کو، اور کشتی پر ملاح کو مت چھیڑو، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارا منہ توڑ دیں۔

فرہنگ: "کھیتے" کا مطلب ہے کھیت میں، "ہٹی" کا مطلب ہے دکان، "کراڑ" سے مراد ہندو بنیا یا تاجر، "بیڑی" کا مطلب ہے کشتی، "متاں" کا مطلب ہے کہیں ایسا نہ ہو، اور "بھن سٹن بجھاڑ" کا مطلب ہے جبڑا یا منہ توڑ دینا۔

تشریح: اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی بھی شخص کو اس کی اپنی مہارت یا کام کی جگہ پر چھیڑنے یا چیلنج کرنے سے گریز کرنا چاہیے، کیونکہ وہاں وہ سب سے زیادہ مضبوط اور بااختیار ہوتا ہے۔

۔ کھیتی، خصماں سیتی

اردو ترجمہ: کھیتی مالک کی دیکھ بھال سے ہی لہلہاتی ہے۔

فرہنگ: "خصماں" کا مطلب ہے مالک یا خاوند، اور "سیتی" کا مطلب ہے سے یا کے ساتھ۔

تشریح: اس کہاوت کا مقصد یہ ہے کہ کوئی بھی کاروبار یا زراعت تبھی کامیاب ہو سکتی ہے جب اس کا مالک خود کھڑے ہو کر اس کی نگرانی کرے؛ ملازمین یا دوسروں کے بھروسے کام خراب ہو جاتا ہے۔

۔ گل لکھ دی، کرنی ککھ دی

اردو ترجمہ: بات تو لاکھ روپے کی (بڑی بڑی) اور عمل ککھ (تنکے) برابر بھی نہیں۔

فرہنگ: "گل" کا مطلب ہے بات، "لکھ" کا مطلب ہے لاکھ، "کرنی" کا مطلب ہے عمل یا کام، اور "ککھ" کا مطلب ہے تنکا یا کچھ بھی نہیں۔

تشریح: یہ کہاوت ان لوگوں کے لیے استعمال ہوتی ہے جو صرف زبانی جمع خرچ کرنا جانتے ہوں، بڑی بڑی باتیں اور دعوے تو بہت کریں لیکن جب عملی قدم اٹھانے کا وقت آئے تو کچھ بھی نہ کریں۔

۔ گل پیا ڈھول وجانا پیندا اے

اردو ترجمہ: گلے میں پڑا ہوا ڈھول بجانا ہی پڑتا ہے۔

فرہنگ: "گل پیا" کا مطلب ہے گلے میں پڑا ہوا، اور "وجانا پیندا" کا مطلب ہے بجانا پڑتا ہے۔

تشریح: جب انسان پر کوئی ایسی ذمہ داری، فرض یا مصیبت آ پڑے جس سے چھٹکارا ممکن نہ ہو، تو اسے ناچار یا خوشی دلی سے نبھانا ہی پڑتا ہے۔ جو وعدہ یا ذمہ داری لے لی، اسے پورا کرنا ہی پڑے گا۔

۔ گھلو مجھ تھلے، جاندا اے کٹے تھلے

اردو ترجمہ: بھیجو بھینس کے نیچے (دودھ دوہنے)، اور وہ جاتا ہے کٹے (بیل کے بچے) کے نیچے ہے۔

فرہنگ: "گھلو" کا مطلب ہے بھیجو، "مجھ" کا مطلب ہے بھینس، "تھلے" کا مطلب ہے نیچے، "جاندا" کا مطلب ہے جاتا ہے، اور "کٹے" سے مراد بھینس کا نر بچہ۔

تشریح: یہ کہاوت کسی ایسے نادان، احمق یا بے وقوف ملازم کے لیے بولی جاتی ہے جسے بات کچھ اور کہی جائے اور وہ اپنی کم عقلی کی وجہ سے اس کا بالکل الٹ یا بے تکی حرکت کر آئے۔

۔ لوک سستی بھیڈ دی پُوچھل چک چک ویکھدے نیں

اردو ترجمہ: لوگ سستی بھیڑ کی دُم اٹھا اٹھا کر دیکھتے ہیں۔

فرہنگ: "لوک" کا مطلب ہے لوگ، "بھیڈ" کا مطلب ہے بھیڑ، "پُوچھل" کا مطلب ہے دُم، "چک چک" کا مطلب ہے اٹھا اٹھا کر، اور "ویکھدے نیں" کا مطلب ہے دیکھتے ہیں۔

تشریح: جب کوئی چیز مارکیٹ میں بہت سستی مل رہی ہو، تو لوگ شک کا شکار ہو جاتے ہیں کہ اس میں ضرور کوئی نقص یا عیب ہوگا، اور وہ اس کی بار بار چھان بین کرتے ہیں کہ کہیں کوئی گڑبڑ تو نہیں ہے۔

۔ ماں ٹُنڈی تے پیو کانا، پُتر موتی دا دانا

اردو ترجمہ: ماں تو ہاتھ سے معذور ہے اور باپ ایک آنکھ سے اندھا، اور تم توقع رکھتے ہو کہ بیٹا موتی کا دانہ (شاہکار) ہوگا!

فرہنگ: "ٹُنڈی" کا مطلب ہے ہاتھ سے معذور، "پیو" کا مطلب ہے باپ، "پُتر" کا مطلب ہے بیٹا، اور "موتی دا دانا" سے مراد انتہائی قیمتی یا خوبصورت چیز۔

تشریح: اس کہاوت کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی چیز کی بنیاد، خام مال یا والدین کے اوصاف ہی ناقص اور برے ہوں، تو ان سے پیدا ہونے والی پروڈکٹ یا اولاد سے کسی غیر معمولی اچھائی کی امید نہیں رکھی جا سکتی۔

۔ مجھاں مجھاں دیاں بھیناں ہوندیاں نیں

اردو ترجمہ: بھینسیں بھینسوں کی ہی بہنیں ہوتی ہیں۔

فرہنگ: "مجھاں" کا مطلب ہے بھینسیں، "دیاں" کا مطلب ہے کی، اور "ہوندیاں نیں" کا مطلب ہے ہوتی ہیں۔

تشریح: یہ کہاوت عام طور پر عورتوں کے لیے استعمال کی جاتی ہے کہ عورتیں ہمیشہ دوسری عورتوں کی ہی طرف داری کرتی ہیں اور آپس میں ایک ہو جاتی ہیں۔

۔ مُنہ اُتے جھریاں تے کھیڈن دا چاء

اردو ترجمہ: منہ پر جھریاں پڑی ہوئی ہیں لیکن کھیلنے کا شوق اب بھی قائم ہے۔

فرہنگ: "اُتے" کا مطلب ہے پر، "جھریاں" کا مطلب ہے بڑھاپے کی لکیریں، "کھیڈن" کا مطلب ہے کھیلنا، اور "چاء" کا مطلب ہے شوق یا ارمان۔

تشریح: یہ کہاوت ایسے بوڑھے شخص کے لیے بولی جاتی ہے جو اپنی عمر اور حیثیت کے تقاضوں کو بھول کر اب بھی بچوں یا جوانوں جیسی الٹ بازیاں یا شوق پالے ہوئے ہو۔

۔ مورکھ کڈھے ٹوئے، نہ کوئی ہسے نہ کوئی روئے

اردو ترجمہ: احمق گڑھے کھودتا ہے، نہ کوئی ہنستا ہے اور نہ کوئی روتا ہے۔

فرہنگ: "مورکھ" کا مطلب ہے بے وقوف یا احمق، "کڈھے" کا مطلب ہے نکالنا یا کھودنا، "ٹوئے" کا مطلب ہے گڑھے، اور "ہسے" کا مطلب ہے ہنسنا۔

تشریح: اس کا مطلب یہ ہے کہ بے وقوف انسان جو بھی الٹے سیدھے کام کرتا ہے، دنیا اس پر کوئی توجہ نہیں دیتی۔ اس کے کام اتنے بے معنی ہوتے ہیں کہ نہ تو کسی کو ان پر ہنسی آتی ہے اور نہ ہی کوئی افسوس کرتا ہے۔

۔ میں نہ منّاں، گھوڑی چڑھیا اندھا

اردو ترجمہ: میں نہیں مانتا کہ گھوڑی پر چڑھا ہوا شخص اندھا ہے۔

فرہنگ: "منّاں" کا مطلب ہے تسلیم کرنا، "گھوڑی چڑھیا" کا مطلب ہے گھوڑے پر سوار، اور "اندھا" کا مطلب ہے نابینا۔

تشریح: یہ کہاوت کسی شخص کی معذوری یا خامی کی وجہ سے اس کی نااہلی کو ظاہر کرنے کے لیے بولی جاتی ہے۔ اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ جب کسی میں بنیادی قابلیت ہی نہ ہو، تو لوگ اس کے بڑے کارناموں یا عہدوں کو تسلیم نہیں کرتے۔

۔ نانی خصم کیتا، دوہتے نوں چٹی پائی

اردو ترجمہ: نانی نے خاوند (دوسرا نکاح) کیا، اور جرمانہ دوہتے (نواسے) کو بھرنا پڑا۔

فرہنگ: "خصم" کا مطلب ہے شوہر، "کیتا" کا مطلب ہے کیا، "دوہتے" کا مطلب ہے نواسا، اور "چٹی پائی" کا مطلب ہے تاوان یا جرمانہ لگنا۔

تشریح: یہ کہاوت تب بولی جاتی ہے جب قصور یا عیش و عشرت کوئی اور کرے، لیکن اس کا خمیازہ، نقصان یا سزا کسی دوسرے معصوم انسان کو بھگتنا پڑ جائے۔

۔ نصیب ہوون چنگے، تاں کِکراں تھہون بیر

اردو ترجمہ: اگر نصیب اچھے ہوں، تو کیکر کے درختوں سے بھی بیر مل جاتے ہیں۔

فرہنگ: "ہوون چنگے" کا مطلب ہے اچھے ہوں، "تاں" کا مطلب ہے تو، "کِکراں" سے مراد کیکر کا کانٹے دار درخت، "تھہون" کا مطلب ہے ملنا، اور "بیر" ایک میٹھا پھل ہے۔

تشریح: عام طور پر کیکر سے بیر ملنا ناممکن ہے، لیکن اس کہاوت کا مطلب یہ ہے کہ اگر انسان کی قسمت مہربان ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے غیبی ذرائع سے اس کے لیے انتظام کر دیتا ہے جو بظاہر ناممکن نظر آتے ہیں۔

۔ نگّ اتے مکھی بہہ گئی، نہاتی دھوتی رہ گئی

اردو ترجمہ: ناک پر مکھی بیٹھ گئی، اور نہائی دھوتی (سج دھج کر) بیٹھی رہ گئی۔

فرہنگ: "نگّ" کا مطلب ہے ناک، "اتے" کا مطلب ہے پر، "بہہ گئی" کا مطلب ہے بیٹھ گئی، اور "نہاتی دھوتی" کا مطلب ہے غسل کر کے تیار ہونا۔

تشریح: اتنے زیادہ ہنگامے، تیاری اور جوش و خروش کے بعد جب آخر میں ہاتھ کچھ بھی نہ آئے یا سارا مزا کرکرا ہو جائے، تب یہ کہاوت بولی جاتی ہے۔

۔ نکھٹو آئے لڑدا، کماؤ آئے ڈردا

اردو ترجمہ: نکما گھر آتا ہے تو لڑتا ہے، اور کمانے والا گھر آتا ہے تو ڈرتا ہے۔

فرہنگ: "نکھٹو" کا مطلب ہے کام چور یا نکما، "لڑدا" کا مطلب ہے جھگڑا کرتا ہوا، "کماؤ" کا مطلب ہے محنتی یا کمانے والا، اور "ڈردا" کا مطلب ہے خوف کھاتا ہوا۔

تشریح: اس کہاوت میں انسانی رویوں پر طنز ہے کہ جو شخص کوئی کام نہیں کرتا وہ گھر آ کر الٹا رعب جماتا ہے اور جھگڑتا ہے، جبکہ جو دن رات محنت کر کے لاتا ہے وہ عاجزی اور اس خوف سے آتا ہے کہ کہیں کوئی کمی نہ رہ گئی ہو۔

۔ نوٹ ٹُڑوایا تاں گیا، منڈا ویاہیا تاں گیا

اردو ترجمہ: بڑا نوٹ تڑوایا تو ختم ہوا، اور لڑکے کی شادی کی تو وہ ہاتھ سے گیا۔

فرہنگ: "ٹُڑوایا" کا مطلب ہے کھلے کروانا، "تاں گیا" کا مطلب ہے تو سمجھو گیا، "منڈا" کا مطلب ہے لڑکا/بیٹا، اور "ویاہیا" کا مطلب ہے شادی ہو گئی۔

تشریح: اس کہاوت کے دو پہلو ہیں: پہلا یہ کہ بڑا کرنسی نوٹ جب تک کھلا نہ ہو محفوظ رہتا ہے، ٹوٹتے ہی جلدی ختم ہو جاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ بیٹا جب تک کنوارا ہو ماں باپ کا رہتا ہے، شادی ہوتے ہی وہ اپنی بیوی کا ہو کر رہ جاتا ہے۔

۔ نہ کر میری میری، جندڑی (زندگی) اے خاک دی دھیری

اردو ترجمہ: میری میری مت کر، زندگی تو مٹی کا ایک ڈھیر ہے۔

فرہنگ: "میری میری" کا مطلب ہے ملکیت کا غرور، "جندڑی" کا مطلب ہے پیاری زندگی، اور "خاک دی دھیری" کا مطلب ہے مٹی کا ڈھیر۔

تشریح: یہ کہاوت انسان کو عاجزی کا درس دیتی ہے کہ دنیا کی کوئی چیز مستقل تمہاری نہیں ہے۔ یہ زندگی فانی ہے اور انسان آخر کار مٹی کا ڈھیر بن کر اسی زمین میں لوٹ جائے گا، اس لیے گھمنڈ فضول ہے۔

۔ نہ مُنہ نہ متھا، جن پہاڑوں لتھا

اردو ترجمہ: نہ شکل اچھی ہے نہ پیشانی، جیسے کوئی جن پہاڑوں سے اترا ہو۔

فرہنگ: "مُنہ" کا مطلب ہے چہرہ، "متھا" کا مطلب ہے ماتھا یا پیشانی، "جن" سے مراد بھوت، اور "لتھا" کا مطلب ہے اترا ہوا۔

تشریح: یہ کہاوت کسی ایسے بدصورت یا بدحلیہ شخص کے لیے طنزاً استعمال کی جاتی ہے جس میں کوئی ظاہری یا باطنی خوبی نہ ہو، لیکن وہ خود کو بہت خوبصورت یا معزز ظاہر کرنے پر اصرار کرے۔

۔ نیچ دی یاری، ٹھوئیں دا ڈنگ

اردو ترجمہ: کمینے کی دوستی بچھو کے ڈنک کی طرح ہوتی ہے۔

فرہنگ: "نیچ" کا مطلب ہے کمینہ یا گھٹیا شخص، "یاری" کا مطلب ہے دوستی، "ٹھوئیں" کا مطلب ہے بچھو، اور "ڈنگ" کا مطلب ہے ڈنک مارنا۔

تشریح: اس کہاوت کا مطلب یہ ہے کہ کسی جاہل، بدفطرت یا کم ظرف انسان سے دوستی کرنا انتہائی خطرناک اور تکلیف دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ بچھو کی فطرت ڈنک مارنا ہے، بالکل اسی طرح کمینہ شخص بھی اپنی جبلت کے باعث کبھی بھی نقصان پہنچا سکتا ہے۔

۔ وچ شریکاں وسئیے، اندر روئیے باہر ہسئیے

اردو ترجمہ: جب رشتے داروں کے درمیان رہو، تو اندر روؤ لیکن باہر ہنسو۔

فرہنگ: "وچ" کا مطلب ہے میں، "شریکاں" سے مراد حریف یا جلنے والے رشتے دار، "وسئیے" کا مطلب ہے رہنا، "اندر روئیے" کا مطلب ہے دل میں غم چھپانا، اور "باہر ہسئیے" کا مطلب ہے چہرے پر مسکراہٹ رکھنا۔
تشریح: اس کہاوت کا مقصد یہ سکھانا ہے کہ حاسد یا جلنے والے رشتے داروں کے سامنے کبھی اپنی کمزوری یا دکھ ظاہر نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ وہ آپ کی تکلیف دیکھ کر خوش ہوں گے۔ اپنے دکھ اندر ہی رکھیں اور باہر مسکراتے رہیں۔

۔ وساکھ تے جیٹھ سونے دی گئی وی نہیں پگدی

اردو ترجمہ: وساکھ اور جیٹھ کے مہینوں میں مٹی میں رلی سونا بھی واپس نہیں ملتی۔

فرہنگ: "وساکھ اور جیٹھ" دیسی مہینوں کے نام ہیں، "سونے دی" کا مطلب ہے سونے کی، اور "پگدی" کا مطلب ہے پوری ہونا یا واپس ملنا۔

تشریح: یہ کہاوت کسانوں کے حوالے سے ہے کہ ان مہینوں میں فصلیں پک کر تیار ہوتی ہیں اور کسان کھلیان میں کام کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر اس دوران بارش ہو جائے یا غفلت برتی جائے تو پکی ہوئی فصل (جو سونے کی مانند ہے) تباہ ہو جاتی ہے اور نقصان پورا نہیں ہو سکتا۔

۔ ویلے دیاں نمازاں، کویلے دیاں ٹکراں

اردو ترجمہ: وقت پر پڑھی جانے والی نمازیں ہی اصل نمازیں ہیں، بے وقت کی نمازیں تو صرف زمین پر سر مارنے کے برابر ہیں۔ فرہنگ: "ویلے دیاں" کا مطلب ہے وقت کی، "کویلے" کا مطلب ہے بے وقت، اور "ٹکراں" کا مطلب ہے سر پٹخنا۔ تشریح: اس کہاوت کا بنیادی مقصد یہ سمجھانا ہے کہ ہر کام اپنے مقررہ وقت پر ہی جچتا اور فائدہ دیتا ہے۔ جب وقت ہاتھ سے نکل جائے، تو اس کام کو کرنے کا کوئی فائدہ یا قدر نہیں رہتی۔

۔ ہوچھے گھروں کھانا، عمر بھر دا طعنہ

اردو ترجمہ: کم ظرف کے گھر سے کھانا کھانا، عمر بھر کا طعنہ بن جاتا ہے۔

فرہنگ: "ہوچھے" کا مطلب ہے کم ظرف یا گھٹیا، "گھروں" کا مطلب ہے کے گھر سے، اور "طعنہ" کا مطلب ہے طنز یا جتاوا۔

تشریح: یہ کہاوت ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ اگر کوئی کمینہ یا احسان فراموش شخص آپ کو کوئی فائدہ پہنچائے یا کھانا کھلائے، تو وہ اس کا ڈھنڈورا پیٹنا شروع کر دیتا ہے اور زندگی بھر آپ کو جتا جتا کر ذلیل کرتا ہے۔

۔ حوراں نوں ہوری نال، اندھے نوں ڈنگوری نال

اردو ترجمہ: خوبصورت حوریں اپنی گفتگو میں مگن ہیں، اور اندھے کو صرف اپنی لاٹھی کی فکر ہے۔

فرہنگ: "حوراں" سے مراد خوبصورت عورتیں، "ہوری نال" کا مطلب ہے اپنی باتوں کے ساتھ، "اندھے" کا مطلب ہے نابینا، اور "ڈنگوری" کا مطلب ہے لاٹھی یا چھڑی۔

تشریح: اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں ہر شخص صرف اسی چیز کی پرواہ کرتا ہے جو اس کے اپنے مطلب یا فائدے کی ہو۔ ایک ضرورت مند یا محدود ذہن کا انسان دنیا بھر کی باتوں کو چھوڑ کر صرف اپنی بنیادی ضرورت کے بارے میں ہی سوچتا ہے۔